ھو الغالب

التماس

یہ خاکسار گنہگار سیاہ کار قصبہ سندیلہ کا قدیم باشندہ مگر ایک گمنام بدنام ہیچمدان نام حقیر و فقیر اور فقیر کی ولا سے ہے۔ احقر کے آبا و اجداد و بزرگان کا اس قصبہ مالوفہ میں جسکی شان میں عارف اصفہانی نے کہا ہے

کوے عشق است خاک سندیلہ — اے خوشا خاک پاک سندیلہ

بہت عرصہ سے تشریف لانا ظاہر ہوتا ہے۔ راقم کے جد اعلی حضرت محمد عارف المعروف بہ سید شاہ ولایت قادری اور جد امجد نانہالی حضرت مولانا حافظ سید سراج الدین الملقب بہ مولانا حافظ کی درگاہ و مزار پر انوار اس وقت تک سندیلہ میں زیارتگاہ خلائق ہیں۔ چنانچہ مولانا حافظ صاحب کا عرب سے سرزمین ہند میں تشریف لا کر اس سنہ الہ یعنی قصبہ سندیلہ میں مقیم ہونا بعہد سلطان محمد شاہ تغلق ثابت ہوتا ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکا عارف ہوشمند کم کتاب مطبوعہ ممتاز الاذکار میں مفصل حال تحریر ہے اور کتاب قلمی بحر ذخار میں بھی (جو ابتک شائع نہیں ہوئی ہے کسی سو برس کی تالیف ہے) ذکر خیر آپکا درج ہے۔ یہ ناچیز بدنام کنندہ نیکونامی چند جیسا کہ فی الواقع ایک قلیل و خوار ہے جہالت سے ہمکنار ہے علم موسیقی میں بھی بالکل بے شعور و بیوقار ہے حتی کہ اجہل میں اسکا شمار ہے یعنی واقعتاً اس فن لطیفہ سے نابلد محض ہے پس ظاہر ہے کہ ایسی بیش بہا و نادر نسخہ کا ایک نااہل کے ہاتھ آجانا گویا تصنیف کے مقدر پر چھری چل جانا ہے مصنف کا نام گمنام ہونے اور اسکی عمر بھر کی محنت و مشقت کی خاک میں مل جانے اور پامال ہوجانے کا بس یہی ٹھکانہ ہے عرصہ تک یہ کتاب ردی کتابوں میں پڑی رہی بوجہ نااہلیت کبھی سرسری نگاہ سے بھی دیکھنے کی ضرورت نہ پڑی (حتی کہ جابجا کیڑوں کی نذر ہو چلی) مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی پرانے اشیا پر فریفتہ بلکہ ایک ایک پرچہ کاغذ کہنہ پر بھی دلدادہ و جان نثار ہے کتاب تلف نہیں ہونے پائی بلکہ اس احقر کی ناچیز کوششوں سے حوادث زمانہ کے دست برد سے محفوظ و مامون ہے لیکن کب تک حفاظت کا بار ناقابل برداشت کیڑوں کی بے پناہ اور متواتر حملوں کی روک تھام دشوار

آج ہنین توکل یقینا زمانہ اسکو اور اُسکے باکمال مصنف کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر چھوڑتا۔ خوش قسمتی سے اس دوران مین یہ کتاب اتفاقیہ احباب کے مطالعہ مین آئی اور اکثر ماہران فن نے بھی ثنا و صفت کی۔ لہذا دوستون کے اصرار سے علی الخصوص اس خیال کو مدنظر رکھکر کہ نام مصنف کا زندہ رہے و پبلک بھی اس سے فائدہ حاصل کرے۔ بنا چیز مجبوراً کتاب ہذا کی طبع و اشاعت کے بھاری بوجھ کو اپنے کمزور کاندھون پر اُٹھا رہا ہے اور اسطرح سے اپنے خیال کے بموجب مصنف کے مقابلہ مین اپنے تئین مواخذۂ اُخروی سے پاک و بری اور سبکدوش کر رہا ہے۔ اور آیات کریمہ پر بھروسہ رکھکر امیدوار مغفرت درگاہ رب العزت ہے سبقت رحمتی علی غضبی۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ
اگرچہ یہ خیال بھی پورے طور سے جاگزین ہے کہ اس دار ناپائدار مین کسی شے کو ثبات و قرار اور بقا نہین ہے بلکہ ہر ایک چیز کو اس جہان مین فنا ہے۔ پس بمصداق اسکے نام مصنف کا بھی چند سے ہی قائم رہ سکیگا۔ بالآخر فنا ہے۔ فنا ہے۔ فنا۔ بہرحال یہ عہد شاہی کی نادر و بےمثل تصنیف "معدن الموسیقی" اب و بدہ زیب طباعت کے ساتھ چھپکر شائقین کے مبارک ہاتھون تک پہونچنے کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اب قدردانی اسکی پبلک کے ہاتھ ہے خصوصاً ماہران فن کے حسن ظن پر موقوف ہے۔ مین خود اسکے حسن و قبح کی نسبت کچھ نہین کہنا چاہتا۔ بلکہ اسکو ناظرین کی نقادانہ نظر و منصفانہ رائے پر چھوڑتا ہون۔ باقی دیباچہ چودھری عبدالغنی صاحب بی۔ اے۔ رئیس سندیلہ نے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ علیحدہ تحریر کر دیا ہے کہ جو مجھ سے ممکن بھی نہ تھا۔ مجھکو حضرت منشی وصی احمد صاحب اخگر بی۔ اے۔ ایل۔ بی۔ اور مولوی ضامن علی صاحب منشی محکمہ رجسٹری جنھون نے اپنا بہت سا عزیز وقت کتاب کے مقابلہ و پروف کی صحت وغیرہ مین صرف کیا ہے۔ اور چودھری محب اللہ صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر و رئیس سندیلہ کا کہ جو مجھکو امداد پہونچانے مین بدل کوشان ہین شکریہ خاص طور سے ادا کرنا ہے۔

آخر مین ناظرین والا تمکین سے یہ التجا ہے کہ جس وقت کتاب کے مطالعہ سے محظوظ ہون اُس وقت مصنف کے ساتھ اس عاصی کو و نیز برخوردار مولوی عبدالحفیظ سلمہٗ کو جسکی خاص کوشش سے یہ کتاب طبع ہو رہی ہے دعائے خیر سے یاد فرمائین۔

ملتمس

خاکسار ازلی سید واجد علی

المرقوم ۲۵ ستمبر ۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

از چودھری محمد عبد الغنی صاحب بی اے ایس ہینڈیلہ آنریری سیکرٹری
ریشنلسٹ پریس ایسوسی ایشن آف لندن گریٹ برٹن

منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعی
اپنا بیانِ باعثِ عزت نہین مجھے

حمد و ثنا اُس معبودِ حقیقی و صانعِ باکمال کے لئے ہے جس نے مضرابِ عالم کو طرح طرح نغموں سے آشنا کیا سامعہ و ناطقہ مین گوناگون عجائبات و لذّات پیدا کئے۔ سبحان اللہ کیسا خالق ہے وہ جان و دہان سے سحر و معجزہ کا کام لیا۔ انسان تو انسان وحوش و طیور کو بھی نغمہ سنجی عطا فرمائی۔ و بیشہ اُس باغبانِ حقیقی کی مدح و صفت مین رطب اللسان ہے

اے زبان کو کہ ثنائے تو کنیم — توصیفِ کمالِ کبریائے تو کنیم

چیزے بہ بساط ماتہی دستان نیست جانے کہ تو دادۂ فدائے تو کنیم

درود اور سلام حضور سرور عالم شفیع محشر حضرت محمد صلعم اور جملہ آل و اصحاب پر ہو جنکے طفیل مین عالم وعا[...]
عدم سے وجود مین آئی۔

خراباتیان مے پرستی کنند محمد گویند و مستی کنند

صاحبانِ ذی وقار و اربابِ فراست پر واضح ہو کہ کتاب لاجواب معروف بہ معدن الموسیقی
ایک گوہر نایاب و دُرِ بے بہا ہے۔ عرصہ تک طالبانِ صادق و عاشقان تشنہ دہان کی نظرون سے
مانند چشمۂ آب حیات پنہان رہکر بعد کو دستیاب اب ہماری نظرون کے سامنے ہے۔ اسکی قدر ماہرا[ن]
فن وارباب بصارت ہی کر سکتے ہین۔

حُسن لیلیٰ گر ندانی از قتیلِ عشق پرس درد مجنون گر ندانی از من شیدا شنو

علم موسیقی کا شمار فنون لطیفہ مین ہے تعلق اسکا حُسن سمع سے ہے اور دار و مدار اسکا آواز پر ہے
جس طرح کوئی انسان طب کی کتابین پڑھ کر حکیم نہین ہو سکتا اور مصوری کی کتابین مطالعہ کرنے
سے باکمال مصور نہین بن سکتا۔ اسی طرح یہ امید کبھی نہین کی جا سکتی ہے کہ محض اس کتاب کے
پڑھنے ہی سے بلا عملی مشق و محنت کے کوئی شخص گویا بن سکے

علم موسیقی ہندوستان مین تین ہزار برس سے رائج ہے۔ پرانی کتابین اور گرنتھ اس فن پر سنسکرت
مین ہین۔ انکا سمجھنا ہر شخص کے لیئے اس زمانہ مین آسان نہین۔ کچھ کتابین فارسی مین ہین۔ ا[س]
حال مین اردو مین بھی دو ایک کتابین اچھی لکھی گئی ہین لیکن زبان اردو مین کوئی پرانی تصنیف
کسی استاد کی اس وقت تک شایع نہین ہوئی ہے۔

کتب مطبوعہ کی اس قلت کے چند اسباب ہین۔

اول تو میوزک کی تعلیم کا کسی یونیورسٹی مین انتظام نہین۔ دوسرے نہ کسی اسکول یا کالج کے

نصاب مین داخل ہے۔ اِس فن کے جاننے والے اور باکمال اکثر نہایت درجہ بخیل گذرے ہین - اور جو
صاحبِ کمال مرا اپنا فن بھی ساتھ لیتا گیا۔ اور اکثر ان مین سے جاہل اور تصنیف و تالیف سے نابلد ہین۔
خوشی۔ غمی۔ جنگ۔ عبادت ہر موقع اور محل پر موسیقی کا عام چرچا ہے۔ علمائے یورپ نے
حال مین بہت سے تجربون کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ اکثر گانے اور راگ دماغی امراض کے علاج مین
نہایت درجہ مفید ہین۔ تھکاوٹ اور اضمحلال کے دور کرنے مین بھی گانا اکثر سود مند ہوتا ہے۔ اس
مسئلہ کے نفسیاتی پہلو سے ہندوستان کا غریب مزدور اور دیہاتی چکی پیسنے والی بھی آگاہ ہین۔ گو ان کا
علم بالکل غیر شعوری ہے۔ راگ اور گانے کا اثر جانورون پر بھی ہوتا ہے۔ غصہ ور اور ضدی ننھے بچے کو
مان لوری دیکر کس طرح رام کرلیتی ہے۔ اور سانپ اور ریچھ تونبی کی آواز پر کس طرح مست ہوتے اور جھومتے
ہین۔ مختصر یہ کہ گانا ایک ایسی برقی طاقت ہے کہ ہر ذی رُوح کی رگ و پے مین اسکا اثر دوڑ جاتا ہے
اور اسکی سلطنت ہر جگہ جاری و ساری ہے۔ اور لحن داودی کا ذکر تو بعض مفسرین نے تفسیر شریف کلام
الٰہی مین بھی کیا ہے۔ مشہور عالم پروفیسر بوس کی تحقیقات و انکشافات پر تو ہمکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پودے بھی
اس سے تہیج مین آتی ہین۔

المختصر ایک ایسے فن پر اس پُرانی تصنیف کا عام فہم زبان اُردو مین دستیاب ہوجاتا اور پھر
حلۂ طبع سے مزین نہ ہونا بڑے شرم کی بات تھی۔ منشی سید واجد علی صاحب رئیس سندیلہ نہایت درجہ تعریف
و شکریہ کے مستحق ہین کہ اُنہون نے اس کتاب کی چھپائی کا بہت بڑا بار اپنے ذمہ لیا ہے۔ ورنہ اس
کتاب کے حاصل کرلینے کے معاوضہ مین از راہ قدردانی بعض معزز و متمول شائقین منشی صاحب کو
ایک معتدبہ رقم ادا کرنے پر رضامند تھے۔ مگر آپ نے ایسے طمع غلیظ سے احتراز رکھکر کسی معاملت کو
جائز نہ رکھا بلکہ باکمال مصنف کے نام نامی کو زندہ رکھنے کا خیال مدنظر رکھکر اشاعت کتاب مین
کوشش کی ہے۔

آپ نے عرصہ تک نہایت نیکنامی اور خوش اسلوبی سے گورنمنٹ سروس کی ہے۔ اور آپکے مربی و سرپرست مشہور گورنر معلی القاب **سر ہارکورٹ بٹلر** بہادر رہے تھے۔

ایک نادر ذخیرہ پرانی قلمی کتابون کا فارسی عربی اردو وغیرہ مین آپکے پاس ہے۔ اکثر اُس مین کی کتابین غیر مطبوعہ اور نہایت درجہ قابل قدر ہین۔ بعض بعض احادیث شریف وغیرہ کتب مذہبیہ بمقام دمشق۔ ہرات۔ سمرقند و بیت الحرام وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین اور ۴۸ھ ہجری تک کی لکھی ہوئی پائی جاتی ہین۔ اور فرامین شاہی آپکے بزرگون کے نام معافیات وغیرہ کے اکبر بادشاہ سے قبل شیر شاہ بادشاہ کے وقت تک کے ہنوز موجود ہین۔ ایک رسالہ شاہزادہ دارا شکوہ کا تصنیف کردہ بھی ہے۔ اور علم طب کی اکثر نادر کتابین ہین جنکا اب تک طبع ہونا پایا نہین جاتا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب بھی اُسی ذخیرہ مین دستیاب ہوئی ہے۔ اور کتاب ہذا کا آپکے یہان آنا اس طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب ہذا کو عقیدت حضرت شاہ خادم صفی صاحب پیرزادہ صفی پور قدس سرہٗ سے تھی۔ اور چونکہ حضرت شاہ موصوف کو (علاوہ اپنے خاندان واجب التعظیم کے) سلسلۂ بیعت و اجازت خاندان قادریہ کا منشی صاحب کے آبا و اجداد سے پہونچا ہے۔ اِس طریقہ سے کہ منشی صاحب کے اجداد مین حضرت شاہ قمر الدین صاحب کے (جو آپ کے جد امجد حضرت محمد عارف عرف شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ العزیز کی چوتھی پشت مین تھی) ایک خلیفہ حضرت شاہ برحق صاحب تھے۔ اور اُن کے مُرید حضرت شاہ خادم صفی صاحب کے دادا پیر صاحب تھے جنکا کہ نام نامی اسم گرامی جناب حضرت شاہ غلام زکریا صاحب تھا۔ پس اسی سلسلۂ قدامت کے وسیلہ سے مُصنّف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مذکورہ کا آپکے کتب خانہ مین پہونچنا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس شجرۂ سلسلۂ بیعت کو کسی نے اس طریقہ سے نظم کیا ہے جسمین کے چند اشعار حسب ذیل ہین۔ [illegible]

مظہر انوار برحق حضرت خادم صفی   چون جناب شہ حفیظ اللہ با صدق و صفا

شہ غلام زکریا غواص بحرِ معرفت — شاہِ برحق شاہ قمرالدین شمس الابتدا
شاہ عین اللہ کہ شہ عباس بود اندر علوم — شہ ولایت شاہ قاسم سرگروہِ اولیا

کتاب کے فاضل مصنف اپنے وقت کے اُستاد کامل بلکہ نایکِ زمانہ تھے جو فن موسیقی شاعری شہسواری اور حکمت وغیرہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خود ایک مفصل دیباچہ فن ناد پر لکھا ہے جو شامل کتاب ہے ہمکو صرف اتنا عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناظرین کو کتاب کا طریقۂ بیان وطرز ادا بعض بعض مقامات پر خصوصًا اخیر "رسالۂ راز النسا" میں کسی قدر پیچیدہ ودقیانوسی معلوم ہو تو معاف فرمائیں۔ ہم نے خود اس بات کو اکثر جگہ محسوس کیا ہے اور خیال ہوا تھا کہ عبارت مثل زمانۂ موجودہ کے صاف ودرست کردیجاوے یا یہ حصہ "رسالۂ راز النسا" کا نکال ڈالا جائے۔ مگر پھر یہ ذہن میں آیا کہ ہر تحریر کا طرز بیان نرالا اور ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتا ہے۔ مثلاً جو کتب تاریخ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب ریاضی کا نہیں ہوتا ہے۔ اور جو کتب ادبیہ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب طبیہ کا نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس ممکن ہے کہ اپنے طرز تحریر میں ماہر فن مصنف نے کوئی مصلحت مدنظر رکھی ہو اس لیئے فی الحال کتاب جس طرح سے ملی ہے چھپائی جاتی ہے۔ آیندہ ایڈیشن میں مناسب تغیرات بشرط فرمایش وخواہش ناظرین کے کردی جاینگی۔

اخیر میں میں پھر سید صاحب کی ہمت مردانہ کی داد دیتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے طبع ہونے کا انتظام نہایت خوبی سے کررہے ہیں۔ بیشک فن موسیقی پر اُن کا بڑا احسان ہے اور وہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہیں امید ہے کہ پبلک اور ماہران فن خاص طور سے اس کتاب کی قدر کرینگے۔

الراقم
چودھری عبدالغنی۔ المرقوم ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

مناقب حضرت محمد عارف عرف سید شاہ ولایت قادری سندیلوی قدس سرہٗ

جدّ اعلیٰ سید واجد علی صاحب

انتخاب از کتاب مطبوعہ وسیلۂ نجات موسوم بہ مناجات و مناقب

اے وارثِ خیر الوریٰ، اے مجمعِ فضل و سخا — وے رونقِ بزمِ وفا، یعنی کہ آلِ مجتبیٰ
شاہِ ولایت نامِ تو، اسرارِ حیدر کامِ تو — نہ آسمان یک گامِ تو ہمچون عروجِ مصطفیٰ
اے ناصبِ علمِ علی، اے سرورِ علمِ خفی — اے واقفِ علمِ نبی، اے مظہرِ شیرِ خدا
نورِ تو از نورِ علی، وز نورِ تو صد ہا ولی — تو خود ظہورِ کاملی، ہستی امامِ مقتدا
سر از علی تو یافتی، در جان ما انداختی — ہمراہ حیدر تاختی، در مسجد و ہم در دعا
با شاہِ مردان بودۂ، خود کعبہ افسردۂ — گو از ہمہ بر بودۂ، با مجتبیٰ با مرتضیٰ
اے قبلہ گاہِ   اے دستگیرِ بیکسان — اے شاہ شاہانِ جہان، بر ما عطای خود نما

اے سرِ مشکل شکن، افتادہ بر کویت حسن
از پنجہ شیر محن، مسکن بہ لطفِ خود رہا

نوٹ:- مندرجہ بالا مناقب میں بعض بعض الفاظ کتاب کے کہنہ ہو جانے کی وجہ سے پڑھے نہ جا سکے اسلئے انکی جگہ چھوڑ دی گئی ہے

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النسا

مولفۂ

جناب حکیم محمد کرم امام خاں صاحب وناصی اُستاد فن موسیقی

و موجد راگنیاں موہنی و سروری و گوری پراستہائی و بھیروی کرم شاہی۔ و موجد راگماے جیت بسنت۔ و

پی سندھوری و سندراوتی و اڈان کیدار و سیام سارنگ وغیرہ

حسب الارشاد

جناب منشی سید اجد علی صاحب رئیس قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سابق سپرنٹنڈنٹ سیتاپور میونسپلٹی و انسپکٹر اکٹرائی لکھنؤ

من اولاد جناب حضرت محمد عارف عرف حضرت شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ

باہتمام بابو کیدار ناتھ۔ ورما۔ بی۔ اے۔

ہندوستانی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین کہ جس نے ایک نغمہ کن سے قانون تمام عالم بنایا۔ الحق جو بغور وتامل خیالات ہر دو عالم لوح دل سے دور کئے تو الوجود بین العدمین کا نقشہ نظر آیا۔ قولہ شعر

خیالاتِ دو عالم راچنان از لوح دل شستم ... کہ شد بر تختۂ ہستی زیک نقطہ دو خط پیدا

یعنی جبکہ تمامی خیال تختۂ دل سے اٹھا دیئے تو بحالت محویت لوح ہستی پر ایک نقطہ سے دو خط مشاہدہ ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وہ نقطہ کیا ہے ذات معلّی پروردگار عالم اور دو نو خط متعلق ہین عدمین سے۔ بہر حال حمد و ثنا اسکی باہر ہے از قیاس وگمان ووہم وخیال۔ **ابیات**

وہ کلمۂ کن کا نغمہ پرداز ... اس گلشنِ دہر کا چمن ساز
طغرا کش نو بہار ہے وہ ... رنگ گل و نوک خار ہے وہ

بس اس ترنم ساز رزاق وحوش وطیور وانسان اور سرود پرداز خلاق کون ومکان نے واسطے ہدایت نغمہ سازی عبودیت انسان ضعیف البنیان کہ جو محلّی باشرف المخلوقات ہے۔ رسولان مقبول نزول فرمائے۔ للہ الحمد کہ شادابی بوستان سخن اسی گلچین قضا وقدر کے سبب ہے۔ اگرچہ گل چمن گلدستہ ہستی کے محبت مین اسکی گریبان چاک نہ ہوتا تو چشم بلبل مین گلستان خار نظر آتا۔ اور سرو آزاد اگر سلسلہ عبودیت مین اسکی

پا بگل نرہتا تو نگاہ قمری مین دار معلوم ہوتا۔ بیت

ہر ایک پتّے سے گل کی بو عیان ہے　　اُسی علّت سے بلبل نوحہ خوان ہے

اور تمامی جن و انس نغمہ سازی اور سرود پردازی صفت و ثنا مین اُسکی مشغول۔ اور دعا ہر سرود سرا کی اخلاص و طرب مین اُسکی مقبول۔ پس جبکہ لسان مقال شیرین بیان نطق ستایش مین سبق صمٌ و بکمٌ پڑھے۔ تو شان والا مین اُسکے کافی ہے سورۂ قل ہو اللہ احد۔ اور اجیانًا اگر خیال اُس نواسنج پردہ دار جبار و قہار کا بہ نظر پردہ دری اوپر قہر و جلال اُسکے آ جائے تو بجز ظلّ عاطفت قسیم آب کوثر شفیع روز محشر بدر الدجیٰ نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کے کوئی ملجائے دما وائے پناہ ہے سلام ہزار ان ہزار اور درود بیشمار اوپر اُس بلبل خوش نوائے عالی حسب و الا نسب کے کہ سبب ایجاد کون و مکان اور باعث بنائے زمین و آسمان ہے۔ رباعی

محمد باعث ایجاد کل محبوب سبحانی　　شرف ہے عیسیٰ گردون نشین کا جسکی دربانی

چراغ طاق گردون ماہ بام یثرب و بطحیٰ　　کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیات قرآنی

اِس ناچیز ہیچمیرز کا کیا زہرہ اور قلم بریدہ زبان کا کیا یارا کہ جسکی شان مقدس مین سرود ساز زمان نے لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ دعوی صفت و ثنا کرے۔ اور درود بیحد و سلام لا تعد اوپر آل اطہار اور اصحاب کبار کے کہ ولا اور مودت اُنکی لاریب وسیلۂ نجات عقبیٰ اور کینہ و عداوت اُن سے باعث ادخال سقر بے شبہہ۔ ابیات

طاقت ہے بھلا کہان قلم کی　　قدرت ہے کسے بیان رقم کی

وان آیا خیال جو رستم کا　　زہرہ ہوا آب یان قلم کا

خلاصہ تر یہ ہے کہ مانند قول حقیر قول حضرت بو علی شاہ قلندر قدس سرہ صباح و مساہے۔ بیات

اے خدائے من بحق مصطفیٰ　　از طفیل حرمت آل عبا

اے خدائے من بحق جملہ یار | ہر چہ کردم عفو کن روز شمار
روز محشر دار با آل رسول | از طفیل مقبلان گردد قبول

بند

درود رہتا ہی سلامی یہی اکثر میرا | ساتھ ہو پنجتن پاک کے محشر میرا

سبب تالیف کتاب

بیان اختصاراً بہ خیال سمع خراشی نازک مزاجان و مصدع وہی عالی دماغان بندۂ خاکسار ذرہ بیقدار خوشہ چین خرمن نکتہ سنجان سخن و ہوا خواہ نے نوایان ماہران ہر فن **محمد کرم امام** ولد محمد **دلاور علی خان** ساکن قصبۂ اونام متعلقہ اختر نگر صوبۂ اودھ بیت السلطنت لکھنؤ بیچ خدمت سامعین نکتہ پرور و شائقین سخن گستر کے عرض و التماس رکھتا ہے کہ صاحبانِ فہم و فراست و مشتاقانِ لیاقت و کیاست سہو و خطا کو کہ الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان ہے۔ ناخن عفو سے حک کر کے بضرابِ اصلاح ملاحظہ مین لائین۔ اور فقرات منقوشہ قرطاس ہذا کو بگوش دل سماعت فرمائین کہ جد اعلی محمد غوث علی ساکن ملک غور دہلی مین مقرب بارگاہ سلطانی تھے۔ چنانچہ حضور محمد اکبر شاہ بادشاہ سے یہ عطیہ مہر خطاب محمد غوث علی خان فدوی اکبر شاہ غازی مفتخر ہو کے بخدمت چودہ ہزاری گنہ جہلوتر متعلقہ مضاف اختر نگر صوبۂ اودھ معین و مامور ہوئے اور جداً مجد محمد زور آور علی خان جنگ چکلہ داران سے تاب نہ لا کے مقام قصبۂ اونام مین کہ فاصلہ پنج کروہی ہے بعہد نواب آصف الدولہ بہادر جنت آرامگاہ باعث قرابت و ارتباط و فرط محبت لیسان عظام کہ فیما بین تھی سکونت اختیار کر کے ملازم سرکار لکھنؤ رہے۔ اور راقم ہیچمیرز کو ایام طفولیت سے باوجود کثرت نوشت و خواند و شوق شہسواری و فن سپہ گری اور صناعی وغیرہ کا رہا بلکہ علی قدر منقوش مقسوم اکثرے فنون کی نوبت اخذ بہم پہونچی۔ چنانچہ قبل سن تمیز جناب ماموں علیم اللہ خان صاحب و

بشارت علی خان صاحب اور والد مغفور کہ علم موسیقی مین مہارت بے بدل و استعداد کامل رکھتے تھے کسی قدر تعلیم سوز خوانی وغیرہ کرتے رہے۔ زان بعد دارالسلطنت لکھنؤ مین صحبت ہمنشینی نواب حسین علیخان صاحب ولد نواب قاسم علی خان صاحب ابن نواب سالار جنگ خان صاحب بہادر اُستاد بے ہمتائے موسیقی مدّت دراز تک رہی۔ مگر اتفاق اخذ سوز وغیرہ معدن علم و کمال و مخزن کسب و افضال جناب قبلہ سیّد میر علی صاحب مغفور سے ہوا۔ ما ورا اسکے جبکہ نوبت سفر بہم پہونچی تو جمیع شریف و مغنیان مثل قوّال و کلاونت و ڈھاریان وغیرہ معاصر اِس زمانے کے جو اُستاد نامی ہین اتفاق سُننے کا بے تکلفانہ زمانہ دراز تک رہا اور حتی الامکان علی قدر مقدرت مہانداری اُنکی مین مصروف رہے اور بعد ازان بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ والی ملک اودھ باعث عنایت بزرگانہ و افراط مکرمت محتانہ جناب منشی صاحب قبلہ سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم شہر شکوہ آباد سررشتہ دار کلکٹری مقام باندا ضلع بوندیلکھنڈ مین عرصہ تک قیام رہا۔ وہان بھی جوکہ باعث قدر دانی نواب ذوالفقار بہادر رئیس بوندیلکھنڈ اکثر ماہران فن موسیقی اور گوئیے اُستادانِ کامل جمع تھے اور خود رئیس ممدوح بھی استعداد کامل رکھتے تھے۔ سب کو بے تکلف ایک مدت تک سُنا اور اکثر رسالہ فارسیہ مثل خلاصۃ العیش و نغمات آصفی و رسالہ مدھ نایک و رسالہ امیر خسرو و رسالہ تانسین وغیرہ اور کتبہائے ہندی معتبرہ متقدمین و متاخرین مثال رتن مالا و چنگیت ساز و سنگیت درپن و سور ساگر وغیرہ ملاحظہ مین آئین مگر بندہ نے کسی کو اس زمانہ مین مکمل فن ناد[1] کا نہ پایا۔ الّا جناب بابو رام سہائے صاحب کہ سرود ساز زمان اُنکو بعمر طبعی پہونچائے ہر ایک علم مین علامۂ زمان ہین اور علم موسیقی مین اُن سے کوئی فی زمانتا عمدہ برآنہ ہوا۔ یا جناب قبلہ میر علی صاحب مغفور کہ نغمہ پرداز کون و مکان نے بہتر اُن سے نغمہ سرائی مین خلق نہ کیا اور فن مرثیہ خوانی مین باوضع و موجد

[1] ناد ہندی مین گانے کو کہتے ہین یعنی اوّل جو ایک صدا ہے تھی اُسی سُر کا نام ناد قرار پایا اور مرکب کرکے بہ شرح بید کے نام دکیا اور بعد آد کے بید ہوا اور پھر بید چار ہوے ۱۲ المولف محمد کرم امام

اکمل بحتیاے زمانہ ہوے - لاریب انکو مطابق شاستر کے کرتے ہوے دیکھا - چنانچہ اس ناچیز نے باعث فرط محبت و شفقت جناب بابو صاحب ممدوح و استادان زمان و عنایت بزرگان اس فن مین تحقیقات کامل و صحت عیب و صواب بدلائل پختہ و بے مثل کہ اکثرے مغنیان حال اُن سے بے بہرہ ہین کما ینبغی حاصل کی اور اکثر باتین کہ وہ کتب ہاے دیرینہ سے باہر سینہ بسینہ چلی آتی ہین اور علاوہ برین چند قاعدہ حسب رسائی ذہن ناقص اپنے کے ایجاد کرکے ترقیم کئے کہ مطبوع طبع نغمہ سرایان جہان و منظور خاطر استادان زمان ہوے - الحال بخیال اسکے کہ شاید ہجوم کلفت غم و افزائش نسیان الم سے منقشہ لوح سینہ فراموش نہ ہوجاے اور بسبب پورش نسیان وغیرہ یہ ہے کہ یہ خاکسار مشت غبار بہ عنایت رب المشرقین بوساطت مربیان بروزگار عمدہ مامور رہا - ناگاہ بلحاظ سلسلہ جنبانی برادر کوچک محمد فضل امام خان کہ علم موسیقی مین اس ہیچمیرز کا مایہ بساط کیا بلکہ عاشق زار تھا اور یہ ذرہ بیمقدار بھی اُس شمع انجمن خوبی پر پروانہ وار نثار تھا - اکثر زیب قلم کرتے کہ اے اخی اکرم چشم بیمار ناتوان دزار شاہراہ اصدار ہین و چار و انتظار اور یہ مشتاق و مریض وصال فرقت دیدہ و چاشنی ہجرت چشیدہ تشنہ شربت دیدار رہتا ہے - در خلوت بسر الی و بحالت یکجائی کہ لطف زندگانی ہے بقول شخصیکہ مصرعہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو[۱]

اور واقعی فی المثل تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے - الحق ضرب المثل ہے ع

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

آخر کار جذبہ محبت دلی و کشش باطنی ایسی موثر ہوئی کہ ناچار ۱۸۵۳ء مین ضلع بونہ ملکھنڈ تحصیلداری پرگنہ تندواری روزگار سرکار انگریزی سے مستعفی ہوا اور مقام مولد مین پہونچکر ایام مہاجرت کو ساتھ زبانہ

---

[۱] دیوانے دو - وجہ دیوانگی یہ ہے کہ اُنکی زوجہ نے اور بندہ زادہ کہ اُسکو متبنی اُنہون نے کیا تھا دونون نے قضا کی اور مؤلف بھی مبتلاے درد و غم تھا لہذا وہ مصرعہ ضرب المثل ہوا یعنی دو دیوانے کا یکجا ہونا انسب ہے ۱۲

وصال سے مبدل کر کے دار السلطنت لکھنؤ مین بپاس نمکخواری قدیم کہ آبا و اجداد بلکہ تمامی بزرگان وابستۂ دامن دولت شاہی ہین اگر صورت روزگار اس روزگار مین میسّر آئے تو خوشا طالع و زہے نصیب جو پائے از ذوقہ تھا۔ ناگاہ بتوسل اُستاد یعنی بابو رام سہاے صاحب کہ اُس زمانہ مین وہ اُستاد نواب اکرام الدولہ بہادر خسر شاہ عصر سلطان عالم تھے۔ خاکسار بزمرۂ مصاحبان نواب ممدوح ممتاز و منسلک ہو کر نظارہ کنان جلسۂ سلطانی ہوا۔ صد حیف کہ بعد عرصہ چند کار سازان قضا و قدر نے سنگ تفرقہ فیما بین ڈال کے ایسا متفرق و پاشان کیا کہ پھر اتفاق تا یوم التناد دشوار تر آہ صد آہ فلک شعبدہ باز سفلہ پرور اگر یک بار بیاری پیش آتا و باز بعیاری تو البتہ محل شکایت نہ تھا۔ بہر حال یہ کینہ جو نیرنگی اپنی سے باز نہین رہتا بقول میر حسن دہلوی

کسی کا اسے وصل بھاتا نہین | یہ دو دل کو یک جا بٹھاتا نہین

آخر کار قسام ازل نے برادر موصوف کو اس جہان فانی سے بعالم جاودانی طلب کر کے مقیم جنت کیا اور مجھ خستہ حال بے پر و بال کو کہ نہ راہ رفتن و نہ پائے ماندن اس گرداب بلا ناپیدا کنار مین یکہ و تنہا چھوڑا۔ حق ہے کہ قضا اُس ترم ساز قضا نے اپنے اختیار مین رکھی ہے کسی طور مصیبت زدگان و ستم رسیدگان کے گریبان تک پنجۂ ملک الموت بے حکم محکم سر و دساز قاضی قضا نہین پہونچتا ہے۔ آہ اُسی صدمۂ جانکاہ سے طاقت جسمانی طاق جسم سے بالائے طاق ہوئی۔ پھر تو باعث گردند آفت عظیم تفرقہ اعتدالی عناصر مین پڑا اور انجرات سوداوی جوش مین آکر ایسی مقیم دماغی ہوئے کہ جمیع کاروبار دنیاوی کو کھڑاگ پیش نظر ٹھہرا کر ناگاہ شوق صحرا نوردی منقوش لوح سینہ کیا کہ بدانجامی اُسکی سے جملہ کار بے تار ہو گئے اور با وجود ایسے اندوہ بر اندوہ کے جان اس مرغ نیم جان کی قالب عنصری سے پرواز نہ کی۔ بقولہ ـ ع موت کو بھی موت آئی ہم تلک آتے ہوئے ؛ الحال بجز اسکے کہ غم و اندوہ و یاس و الم ہر آن مین حامی و مددگار ہین اور نسیان و خبط و جنون ہر حال مین یار و غمخوار ہین اور وہ تمامی جلسہ باعث برہمی سلطنت چشم زدن مین درہم و برہم ہو گیا۔ حیفا صد حیفا۔ بقولے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر آلام مفارقت احبائے غمگسار اور اندوہ مہاجرت خویش و تبار سے ایک شمہ بھی تحریر کروں تو ایک دفتر بلیغ ہو جائے۔ اور داستان فراق خاتمہ پر نہ آئے۔ لہذا مختصراً ۱۲۷۰ ھ ہجری میں کہ یہی سنہ ہجرت برادر مغفور ہیں۔ کتاب ہذا کو زبان صاف اردو سے مروجہ تسہیل پسند جمہور عوام اوپر سات باب مشمولہ فصلہائے وافضال ملوسے پردہ و بجا بہائے ترکیب دے کے نام اس رسالۂ رنگین خوش آئین کا **معدن الموسیقی** سپرد خامہ کیا۔ ناظران عالی منزلت و سامعان بلند مرتبت او رتکاریان والاہمت سے چشمداشت یہ ہے کہ بلحاظ عیب پوشی کسی طرح کا میل خاطر الطف میں نہ لائیں اور بنظر پردہ داری سے درگزر کرکے اس ہیچمدان نحیف و ناتوان کو بدعائے خیر یاد فرمائیں۔ یہاں سے دیباچہ ہفت ابواب علم موسیقی کو بمضراب شرح روئے تماشائیان پر وا کرکے بطرز نو زیب قلم کرتا ہوں۔ چاہئے کہ شائقین زمان ملاحظہ اسکے سے ایک لطف عظیم اٹھائیں اور صناعیت نغمہ ساز ہر دو جہان کو گوشہ خاطر سے ہر لحظہ و ہر آن نہ بھلائیں۔

باب اوّل بمقدمہ سُر وغیرہ اوپر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

بیان افصالہائے باب اوّل

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانے والے اور موجد راگہائے ہندی معہ تین پردہ۔ پردۂ اوّل میں نائیکان کہ جنہوں نے راگ و راگنی و پُتر وغیرہ ایجاد کئے۔ پردۂ ثانی میں جو ایک زمانہ سابق میں انسان گذر گئے ہیں اسم نویسی انکی۔ پردۂ ثالث میں نام اُن گانے والون کے جن کو اس راوی نے سُنا۔ یعنی نائیکان زمانہ حال معہ نساء و ذکور۔

فصل دوم بیان صدا میں از روئے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا بلا پردہ۔

فصل سیوم بیان مت اور باجون مین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل چہارم پیدایش سرون مین معہ ہفت پردہ ہاے ۔

فصل پنجم بیان قرار پانے سُرصداے جانوران سے معہ دو پردے ۔

فصل ششم بیان تین درجہ سرون مین ساتھ دو پردون کے اوّل بطرز سادہ وثانیاً بطور نقشہ ۔

فصل ہفتم بیچ بیان قاعدہ بارہ سرون کے معہ دو پردہ ۔ طریقہ اول کہ عوام مین جاری ہے ۔ اور طرز پردۂ ثانی کہ دیوزادون سے ہے ۔ باوجودیکہ تنت[1] کاران مستعمل ہین ۔ الا با وصف استعمال کے نامون سے اُنکے وقفیت کم رکھتے ہین اور اکثر طریقہ غلط کرتے ہین یہ طرز اشکال فارسی سے مشتق ہے ۔

فصل ہشتم بیان تین درجہ سُرون مین معہ بائیس سرت و اکیس مورچھنا اور سولہ کلا جو مشہور ہین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل نہم بیان تین گرامون مین معہ نقشہ جسکے معائنہ سے گرام اور مورچھنا اور سرت وغیرہ بآسانی معلوم ہون ساتھ دو پردون کے ۔

فصل دہم بیچ بیان نقشہ تیور وکومل سر معہ سرتی وبندھن وا وچار کہ بجز تنت کاران اکثر اور لوگ کم جانتے ہین ۔

فصل یازدہم بیان قواعد سرگم مین معہ عیب وصواب ساتھ دو پردون کے

فصل دوازدہم بیچ بیان آروہی وا وروہی اور چار دیا دی اور تینون درجے تیور ۔ اور تینون درجے کومل سُروان مین معہ دو پردے ۔

فصل سیزدہم بیچ بیان نقشہاے حروف مفردات سرہاے کہ جس سے سرگم ہر ایک آگ بآسانی بن سکین اور معہ قاعدہ سرگم مہادیو اور چند قواعد سرگم ایجاد بندہ ساتھ تین پردون کے ۔

---

[1] تنت سے مراد بین وستار وغیرہ جس مین کہ حساب سُرون کا ہو ۱۲ مولف

باب دوم مقدمہ راگ مین مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

بیان افصالہاے باب دویم معہ پردہ ہاے

فصل اوّل تاثیر راگ مین معہ چار پردے۔

فصل دوم بیچ بیان سبب موقوف ہوجانے تاثیر راگہاے کہ سابق مین کس باعث سے مؤثر تھے معہ تین پردے۔

فصل سوم بیان قاعدہ آلاپ مین جوکہ چار حرف آلاپ کے مقرر ہین مفردات سے طریقہ ویوزادان معہ تشریح عیب وصواب جوجوکہ گانے مین چاہیے ساتھ دو پردون کے۔

فصل چہارم بیان راگہاے سنکیرن و مہاسنکیرن و سدھ و سالنک وغیرہ مین ساتھ دو پردون کے

فصل پنجم بیان راگہاے سلل و ٹبدار و دیسی و مارگ معہ اکرت و بکرت و اڈو و کھاڈو و سمپورن وغیرہ مین

فصل ششم بیان راگہاے و راگنی معہ قاعدہ بندھن وا وچار بطریقہ اڈو کھاڈو وغیرہ معہ بیان حلیہ و پوشاک و عمر ساتھ دو پردون کے۔

فصل ہفتم بیان اسامی ہاے راگ و راگنی دپتر ہا بقید خانہ پری نقشہ بطریقہ ثانی۔

فصل ہشتم بیان اُن راگون اور راگنی اور دہنون کا علاوہ مدخلہ کتب ہاے متقدمین جوجوکہ فی زماننا مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین ہین معہ دو پردے۔

فصل نہم بیچ بیان اُن راگون اور تالون اور باجون کے کہ جن کو کہ حضرت امیر قدس سرہٗ نے ایجاد کرکے رواج دیا۔ اور گوپال داس نایک ہنگام مقابلہ حضرت کے شاگردون سے ہارگیا اور شاگرد ہوکا ہوا

فصل دہم بیان اُن راگون کا جو مغنیان متقدمین آدم زاد اور دیوزاد گاتے تھے۔ اور جوکہ اس زمانہ مین گاے جاتے ہین مشرح۔

باب سیوم دربارہ راگہائے متفرقات بقید دو فصل

فصل اوّل بہ نقشہ جات شگانہ بلا قید پردہ ہائے۔
فصل دُوم بقید نقشہ چہارگانہ معہ دو پردے۔ پردۂ اوّل مین نقشے۔ اور پردہ ثانی مین شرح سنگت راگ و راگنی وغیرہ بطرز ثانی۔

باب چہارم قاعدہ تالون مین مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصلہائے باب چہارم

فصل اوّل بیان باجون مین مثل کھاوج وغیرہ مین کہ کس سے شروع ہے۔
فصل دُوم بیان چار الفاظ یعنی جو زبان پراکرت واگری مین چار بول مقدم مین کھاوج مین۔
فصل سیوم بیان لے مین کہ پیدایش لے کہان سے ہے اور کیا شی ہے۔
فصل چہارم بیچ مقدمہ ترکیب دینے تالون کے۔
فصل پنجم بیان تالہائے فارسیہ جنکو حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نے ایجاد کیا معہ بحور ہائے یعنی باوزان تالہائے فارسی۔

باب پنجم بیان رقص مین شامل اوپر چار فصلون کے

فصل اوّل بیان رقص مین کہ موجد اسکا کون تھا اور کون ہے۔
فصل دُوم بیان قاعدہ رقص معہ اسم و ترکیب گت ہائے مشرح۔
فصل سیوم بیچ مقدمہ بتلانے کے جسکو کہ عوام مین بھاؤ کہتے ہین۔

فصل چہارم مقدمہ تخبر مین کہ ہونا اسکا رقص مین لازم وملزوم ہے۔

باب ششم بیان مقدمات دوازدہ مقامات فارسی یعنی راگہائے ولایت عجم مین مع نو فصل وحجابہائے

بیان فصلہائے باب ہذا معہ حجابہائے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے۔

فصل دوم بیان جائز ہونے مقامات ونہ ہونے حرام الحان معہ ثبوت۔

فصل سیوم بیان وجہ اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب وبہ شرح ایجاد۔

فصل چہارم بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ونقشہ تاثیرات ساتھ دو حجابون کے۔

فصل پنجم بیان تحریر دوز مزمہ مقامات فارسی کے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ وپستی وبلندی طریقہ گردان مقامات مین۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ ہائے مقامات مین۔

فصل ہشتم معہ حجاب بیان تفصیل اڑتالیس گوشہ ہائے مقامات مذکور کا معہ حجاب۔

فصل نہم معہ حجاب بیان تشابہ راگہائے ہندی جو کہ ساتھ راگہائے ولایت کے ہین مقابل کردہ رادہی شرح معہ حجاب۔

باب ہفتم

بہ مقدمہ حکایات غریبہ ونقلیات عجیبہ علم موسیقی۔

باب اوّل

بمقدمہ سُر وغیرہ اور پر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہا کے

(بیان سُر از روئے شاستر)

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانیوالے اور موجد اگھاڑے ہندی معیّن پردون کے

پردہ اوّل

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ پرداز چمن سخن شاخ مطلب پر یون ترانہ سنج ہے کہ اہل ہنود انکار جوتی سروپ کو کہ وہی اوتار بشن کا ہوا۔ واقف کار وعالم اُسکو خدا قرار دیتے ہین اور بانی مہادی ہر شئے کا تصور کرتے ہین اور مثل اُسکے بشن کو بھی جانتے ہین اور سمت طریقہ کو کہتے ہین جس طور پر چوگا تا ہو خصوص دیوزادون سے۔ اور یہ لوگ موجد راگ و راگنی کے ہوتے گئے۔

اوّل شمیسر یعنی مہادیو۔

دوئم۔ پاربتی زوجہ مہادیو

سیوم گنیش[1] یعنی پسر مہادیو۔ تمامی جسم انسان اور سر ہاتھی کا۔ اور ہاتھ چار۔ الا پسر ہونے مین اختلاف ہے۔

چہارم ہنومان پسر مہادیو۔ وجہ تسمیہ اُسکی یون ہے کہ ایک دن مہادیو کو باہوئی کسی قدر اُس نے

---

[1] گنیش کے پسر ہونے مین یہ اختلاف ہے کہ پاربتی کے بطن سے گنیش نہین ہے۔ ایک دن پاربتی نے اُبٹن کی تصویر بنائی اور دعا مانگی کہ اسمین جان آ جائے جبکہ کسی زمانے مین مہادیو آئے تو دیکھا کہ ایک ناجنس بیٹھا ہے اور اُس وقت پاربتی غسل کرتی تھین گنیش کو دروازہ پر بٹھا دیا کہ کوئی غیر آنے نہ پائے مہادیو نے بلا استفسار سر اُسکا تن سے جدا کر دیا جبکہ پاربتی نے دیکھا تو ملول ہو کے اظہار حال کیا۔ تو مہادیو نے وہ سر کہین پھینک دیا تھا۔ اُسکی تلاش مین دیر ہوئی۔ سامنے ایک ہاتھی نمودار ہوا۔ اُسکا سر گنیش کے جسم پر رکھدیا۔ لہذا جسم سے انسان اور سر سے حیوان ہے۔ مگر شامل دیوتاؤن کے ہے ۱۲ لمولفہ

کام دیو یعنی منی اپنی کو نکال اور ایک پتے پر ڈال دریا میں بہا دی کسی جگہ ایک ان جنی نامے دیوی تھی اُسنے کھالی پس حاملہ ہوئی اور ایک طفل لنگور پیدا ہوا نام اُسکا ہنومان قرار دیا گیا تھا۔

پنجم۔ سُرستی بالضم سین مہملہ نام دیوی کا ہے اور اہل ہند اسکو دیبی قرار دے کے کہتے ہین کہ جسکے تابع سرستی دیبی براہ مہربانی ہو اُسکو علم کوک عطا کرتی ہے اور کوک سے مراد علم غیب ہے۔

ششم۔ بھارت بالفتح بائے وسکون ہائے والف وتائے فوقانی پسر جسرت راجہ اجودھیا کہ تین زوجہ سے چار پسر رکھتا تھا۔ باین تفصیل اول کوسلا بطن اُسکے سے رام چندر جنکی زوجہ سیتا تھی۔ ثانیاً سُمترا جسکے پیٹ سے لچھمن۔ ثالثاً کیکئی جسکے بطن سے مسمیان بھارت و چترگھج دو لڑکے پیدا ہوئے اور کیکئی ساکن مغرب ملک مصر زبان فارسی و ترکی رکھتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ راجہ جسرت لاولد تھا۔ اِلّا ایک فقیر کی خدمت مین مشغول رہتا تھا۔ ایک روز اُس فقیر باخدا نے اُسکو چار پھل دے کر کہا کہ یہ اپنے محل مین لیجا اور ازواج اپنے کو کھلا۔ بحمل وہ بار اولاد سے ہمکنار ہونگی۔ وہ مثل گل شگفتہ وخندان پھل لایا اور کہا فقیر صاحب نے واسطے نوش کرنے کے فرمایا۔ منجملہ اُن دو پھل مسمی کوسلا اور دو پھل سمترا کو دیئے۔ اُنہون نے واللہ اعلم کس خیال سے کھڑک سمجھکر ایک ایک پھل حصص اپنے سے کیکئی کو دیئے کہ ناگاہ اُن پھلون کے طفیل سے ایک ایک اُن دونو نے اور دو پھل والا دی کیکئی نے پائے آخر کار کیکئی نے لیسے وجوہات نکالے کہ سیتا زوجہ رامچندر کو ملک سے نکالا یعنی جب کہ رام چندر ولد جسرت راونا کو باعانت جمعیت افواج بندر و لنگور وغیرہ مار کر اور بھبھیکھن برادر راونا کو تخت نشین لنکا کر زوجہ اپنے کو پھر گھر اپنے مین لائے۔ اُس وقت طعنہ زنی کیکئی سے سیتا کو طلاق دی سرحد ملک اپنے سے باہر کیا کہ وہ بیچاری پُر آفت کی ماری مسمّی لو پسر اپنے کو گود مین لے صحراے موضع پریر پرگنہ سکندر پور ملحقہ سوانہ قصبہ اونام کنارہ دریاے گنگ کہ وہان ایک منڈھی فقیر بیراگی کی تھی اُس جگہ بسر کرنا عمر بقیہ اپنی کا جان اور فقیر کو حامی و نگہبان اپنا قصور کر بسرام اپنا ٹھہرایا جبکہ وہان آرام پایا تو بعد عرصہ چند ایک لڑکا اور پیدا ہوا۔ نام اُسکا کُش ٹھہرایا۔ چونکہ ہونا اولاد کا بغیر مرد و عورت سے بے وجہ موجہ غیر ممکن۔ سو وجہ تسمیہ اُسکی یون زبان زد جمہور ہے سکہ ایک روز سیتا پسر اپنے کو گود مین لے واسطے

لینے پانی کے گئی تھی۔ فقیر نے بہ خیال لیجانے جانور زندہ دوسرا لڑکا کُس کا کہ از قسم گھانس ہے اور نبا کے رکھدیا۔ اور دعا اُسکی سے وہ جاندار ہوا۔ کہ سیتا ماند کو رسر پر پانی کا بار طفل درکنار سامنے سے نمودار ہوئی فقیر نے لڑکا اُسکا اُسکی کنار مین دیکھ دل مین ٹھانا کہ طفل مصنوعی کو مار کہ وہ چلائی اور یہ حرف زبان پر لائی کہ اے مستجاب الدعوات اسکو مت مار۔ نرانکار نے میری قسمت مین ایک سے دو دئیے۔ آخرکار رامچندر نے اُنہین لڑکون کے ہاتھ سے ہنگام شباب اُنکے وفات پائی۔ حال مشرح لکھنے مین طوالت کلام واضح بیان واقعہ رامائن سورداسی و تلسی و شیخ فیضی مین اظہر۔ بہرحال کیکئی کی اولاد اکبر بھارت تھا کہ گانے مین بھی مت اُسکے باعث یکتائی کے جُداگانہ مشہور ہوئی۔

ہفتم۔ درگا دیوی ہے کہ اُسکو بھی دیبی کہتے ہین۔

ہشتم۔ وائی۔

نہم۔ سیس۔

دہم۔ نارد۔

یازدہم۔ نبنر۔

دوازدہم۔ کلناتھ۔

سیزدہم۔ کشپ۔

چہاردہم۔ سادول۔

پانزدہم۔ کوہل۔

شانزدہم۔ اشوتر۔

ہفتدہم۔ ہاہا بہائین۔

ہیجدہم۔ ہوہو بہائین۔

نوزدہم [19] - راول -

بستم [20] - وشنا -

بست ویکم [21] - ارجن -

اگی یہ لوگ قسم اجنا سے تھے اپنی اپنی زبان مین بطور عبادت گاتے تھے اور ناچ بھی انہین لوگون سے قیاس کرنا چاہئیے یعنی گاتے گاتے وجد مین آ آ اُچھل کود بھی مچاتے تھے اور اشارۃً اور کنایۃً طرف خاوند اپنے کے بتاتے تھے تو اُس اُچھل کود سے کہ وہ کرشمہ بھی لائق دید ہوگا - اُنکے قد وقامت پر بس ناچنا اور اشارہ کنایہ سے بھاؤ بتانا نکالا گیا ہے - مگر ناچ کو کنہیا نے خوبصورت کیا - شرح اسکی ناچ کے باب مین کی جاوے گی -

تتمہ بیان پردہ اول یعنی پردہ در پردہ بنا بر جاننے اُستادان شائقین و احتیاطًا واسطے استفہام طلبا ترقیم اکثر سے ہم با قواعد شرط علامات تصنیف وغیرہ کرتا ہون

شروط علامات مصنف وگوئندہ کہ اصطلاح مین اُسکو پرکرن کہتے ہین - وشرط مصنف ساتھ اسکے - کہ الفاظ کو اصطلاح مین بانی ومات کہتے ہین اور نغمہ کو دہات کہتے ہین اور جو کوئی کہ بانی ونغمہ کو کہ عبارت الفاظ وصورت سے ہے - خوب جانتا ہو اسکو اصطلاح مین بانی کارک کہتے ہین - کہ عبارت مصنف سے ہے تین قسم پر ہے -

قسم اول وہ کہ بانی ونغمہ اچھی طرح جانے - شرط یہ کہ بیاکرن جو بمنزلہ صرف ونحو کے ہے خوب جانتا ہو - اور کوکہ کہ عبارت ہے لغت سے بھی خوب واقف ہو - اور اقسام اوزان شعر وفصاحت وبلاغت رکھتا ہو اور جانتا ہو اور رس اور بھاؤ اور راہ درہم ہر ملک کے جانتا ہو اور شاستر کہ عبارت حکمت سے ہے - اور کلا کہ عبارت حرفون سے ہے جو عالم مین معمول ہے واقف ہو اور فہم وادراک رکھتا ہو اور فیضان اور راک بداہت بیان کہ اسکو پرتھیا کہتے ہین جانتا ہو اور قوت غلبہ مباحثہ اُسمین ہو اور بدیہہ گو ہو اور طبیعت مائل نغمہ ہو اور شائق ہو اور مضامین تازہ وو جدان صائب رکھتا ہوئے اور پیر بند

جانتا ہو۔ اور تصانیف قدیم بھی اُسکو یاد ہوا اور شرط جاننے نغمہ و آواز وہ ہے کہ گانا و ساز و رقص
سے واقف ہو اور حقیقت کی و تال یا حقیقت کی و تال کو جانتا ہو اور سے المعنی شعلہ چراغ روشن کا دیلون
جن سے اوپر گیا ہو اور کہین سے اُسکو حرکت و جنبش نہ ہووے اور آہستہ سے نیچے سے اوپر چلا جائے
خلاصہ کی یہ ہے کہ واقف ہو اور تان و راگ مین اختراعات تازہ کر سکتا ہو اور اقسام کاکُ کہ عبارت
امتزاج پردہ در پردہ سے ہی جانے اور راگہائے دیسی جانتا ہو اور اقسام آلاپ و گمک ہر استھان
اور کیفیات مذکورۂ بالا خوب جانتا ہو۔

باکی کارک قسم دوم کہ اُسکو مدہم یعنی میانہ دو قسم۔ ایک وہ کہ باقی عبارت الفاظ ہی سے خوب جانتا
ہو۔ اور تصنیف اُسکی زبون ہو۔ الاوہات مین کہ عبارت سے نغمہ سے کامل ہوئے دوم وہ کہ الفاظ و صوت
کہ اُسکو دہات و مات کہتے ہین۔ بوجہ احسن جانے لیکن پر بند اقسام کے نہ باندھ سکے اور

باکی کارک قسم سیوم وہ کہ آدہم کہتے ہین یعنی زبون وہ ہے کہ دہات کو کہ عبارت نغمہ و صوت
ہی سے ہے خوب نہ جانے۔ اما مات مین کہ عبارت سے ہے الفاظ ہی کامل ہو مگر تصنیف اُسکی خوب نہ ہو۔
اور تصنیف کرنا دو قسم پر ہے۔ ایک وہ کہ مضمون تازہ باندھے وہ اول ہے۔ دوم وہ کہ الفاظ کو خوب
باندھے مگر مضمون تازہ سے محروم رہے وہ مدہم یعنی میانہ۔ کنکار وہ کہ الفاظ تازہ مین نغمہ ہائے قدیم
سی سوائے بیان واد راگ راست براست نہین جانتا ہو اور گندہرپ وہ کہ راگہائے دیسی و
مارگ دونو جانتا ہو اور سراد وہ کہ محض راگ مارگ جانے اور دیسی سے بے بہرہ ہو۔

بیان احوال گوئیندہ | آواز اُسکی دلچسپ ہو۔ سارنگ کہ عبارت سلیقہ طبعی ہی سے ہے خوب رکھتا ہو اور گرہ و
نیاس سے واقف ہو۔ گرہ وہ کہ اُس سے راگ پیدا ہوتا ہے اصطلاح مین کمل کہتے ہین تیرہ ہین۔ گرہ
وہ ہے کہ اُس پہلے راگ گایا جاوے۔ اور نیاس وہ کہ اُسمین تمام سُر ہون۔ اور نیاس کی بیس قسم
ہین۔ ان سب سے واقف ہو اور راگ انگ و بہاکھا انگ و کریا انگ و آلاپ انگ سے واقف ہو

اور انواع پربندہ گا سکتا ہو اور اقسام آلاپ جانے اور گمک ہر سہ محل یعنی تینون استھان مین آ سائی کرے اور طریقہ انتقالات آلاپ اور النکار و گمک وغیرہ کو لغزش نہ ہو اور آواز اسکی اسکے اختیار مین ہو اور حقیقت تال سے اچھی طرح واقف ہو اور کیفیتین گانے کی جانتا ہو اور کثرت گانے کی خوب کی ہو۔ اور راگھا سے سودّہ و چھیالک جانے و اقسام کاک کہ اقسام پردہ در پردہ اور سی ہے خوب جانے اور برتن استھان و سنچاری وغیرہ بانواع متعددہ بالا بلا احصا ادا کرے اور عیب ہاسے گوبندہ یعنی گانے کی جو کہ پچیس ہین اول لکھی ہین نہ رکھتا ہو اور اسکی آئین ریجکتائی ہو بدرجہ اتم اور خوش طبع اور حافظہ خوب رکھتا ہو دے اور گانے مین چست و چالاک ہو اور خوش آیند چستی مین ہو اور فوراً راگ اسکا رنگ پکڑے اور استاد کامل سے سیکھا ہو وہ گوبندہ اول ہے۔ اور سرایندہ قسم دوم کہ اسکو مدہم کہتے ہین وہ کہ جملہ اوصاف مذکورہ بالا سے اس مین کچھ ہون اور کچھ نہ ہون مگر عیب کوئی نہ ہو۔ اور گوبندہ قسم سیوم وہ کہ آدہم کہلاتا ہے یعنی زبون وہ کہ اوصاف مذکورہ کسی قدر اسمین ہون اور کسیقدر نہون مگر تھوڑے عیب بھی اس مین ہون۔

یہ تین قسم کے گوبندہ یعنی مغنی اوپر پانچ قسم کے منقسم ہوے ہین

پچھاکار - انکار - رسکت - رنجکت - بہاوک -

پچھاکار وہ کہ اقسام طریق استاد سے سیکھے ہون اور اپنی طبیعت سے بھی کر سکتا ہو اور دوسرے کو تعلیم کر سکے۔

انکار - چنانچہ جیسا استاد سے سیکھا ہو اسی قدر گا دے اپنا تصرف اس مین نہ کرے اور جس قدر خود سیکھا ہو۔ اسی قدر دوسرے کو تعلیم کر دے بعینہ۔

رسک وہ کہ وقت گانے کے سامع ہر ایک خاموش ہو جائے۔

رنجکت وہ کہ گانا اسکا سن کے ہر اک خوش و محظوظ ہو۔

بہاوک وہ کہ ہر راگ کی صورت بوجہ احسن باندھی اور یہ پانچ قسم منقسم ہوتے ہین۔ ان تین قسمون پر۔

ایکل - جمل - برندہ -

ایکل وہ کہ تنہا راگ گاوے اور راگ صورت پکڑے -

جمل وہ کہ دوسرے کو شریک کرکے ایسا گاوے کہ سامع کو ایک شخص گانے والا معلوم ہو اور صورت بندھے -

برندہ وہ کہ ایک جم غفیر یعنی چند شخص مل کر گاوین اور کسی کی آواز ممتاز نہ ہو۔ آواز ایک سے دوسرے پر۔ اور صورت پکڑے - ان شرطون کے گوینده یعنی گانے والون مین مرد ہون خواہ عورت ہو - اور اگر عورت ہو تو کم سن و جمیلہ ہو -

بیان فائدہ برندہ اور برندہ کرنے گفتار

ہر اہل خرد و طلبہ پر مخفی نہ رہے کہ گانے مین کس قدر آدمی اور کس قدر ساز باقاعدہ مناسب ہوتے ہین - کس قدر مجتمع کرکے گاوے کہ از روے قاعدہ اُس کو برندہ کہین گے - وہ تین قسم ہین -

اتم - مدہم - نکشٹ -

اتم وہ کہ چار گانے والے اوّل - اور آٹھ اوسط - اور بارہ عورتین خوش آواز - اور چار سازندہ بانسری - اور چار سازندہ مردنگ جمع ہون -

مدہم وہ کہ اتم سے نصف سازندہ و نصف گانے والے ہون -

نکشٹ وہ کہ ایک گانے والا اُستاد اور تین کوئی میانہ اور چار عورتین خوش آواز اور دو سازندہ بانسری - اور دو بجانے والے مردنگ کے جمع ہون -

اور برندہ وہ کہ زنان خوش گلو دو چند ہون -

اتم - مدہم -

اتم وہ کہ دو عورتین اُستاد اور دو عورتین میانہ اور دو دو سازندہ مردنگ و بانسری والے ہون

مدہم وہ کہ ایک عورت اُستاد اور چار میانہ عورت اور چار سازندہ بانسری جمع ہون۔ اور جہان کہین اس سے کم ہون تو رین برندہ کہین گے۔ از روئے ضابطہ وقانون کے یہ ہے کہ خلاف اس کے قانون نہین ہے اور اگر اس سے برندہ اور سازندے اور گانے والے زیادہ جمع ہون تو اُسکو کولاہل کہین یعنی شور و غوغا و فریاد و داد ہے اور برندہ کرنے مین چھ فائدے ہین۔

اوّل یہ کہ گانے والا زبون بھی اچھے کے پناہ مین اچھا گاویگا۔

دوم یہ کہ آواز مین اول دوم ایک کی پناہ مین ایک کھپ جاتا ہے۔

سیوم وہ کہ سبل تال عمل مین آوے اور ہر ایک اُسکی پناہ مین چلا جائے۔ از آنجا کہ تال ضرب کو کہتے ہین یعنی جو تال گانے مین آوے اور بہت آدمی گاوین اور ضرب مضبوط مارین تو اسکو سبل تال کہین گے۔

چہارم وہ کہ اگر ایک سے انجام سُر کا بخوبی نہ ہوسکے دوسرے کی مدد سے سُر کو سُر سرا انجام و انصرام کو پہونچا دے۔

پنجم وہ کہ ہر سہ محل یعنی ہر سہ استھان مین باسانی پہونچے۔

ششم وہ کہ عیب دوسرے گوئندہ کا بیچ پناہ گانے والے اوّل کے ظاہر نہ ہو۔

پردۂ دوم بیان نائکان مغنیان زمانہ سابق قلم بُریدہ زبان سے اِس طرح پر ہوتا ہے کہ زمانۂ سابق مین جو باسم نایک ملقب ہوتے تھے وہ علم موسیقی مین جس قدر کہ قواعد و مدارج ہین۔ اُن سب پر حاوی و قادر ہوتے تھے جب نایک کہلاتے تھے۔ مگر اول خلاصہ بیان عروج و لقب نغمہ سرایان واسطے تسہیل و تفہیم شائقین کرتا ہون۔ ازان بعد اسم نائکان زیب قلم ہونگے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جو کسی نے بے مشق کامل سے مرتبۂ وقفیت حاصل کیا تو پنڈت ہوا اور اُس سے درجۂ اعلی پر پہونچا تو گنی کہلایا۔ اور اُس سے زیادہ بڑھا تو گندہرپ ٹھہرا۔ اور جو اُس سے زیادہ ہوگیا تو گائن ہوگا اور جو ان سب درجون سے مرتبۂ بالا کو پہونچا تب نایک مشہور ہوا یعنی یہ شخص عالم و عامل ہر شۓ علم موسیقی کا

ہے - آگے جمیع شرفا و اُمرا و فقرا اِس علم شریف کو اعلیٰ تر سمجھ کر عبادت کیا کرتے تھے اور ہنگام جلسہ گانے والا تعظیماً اوپر بیٹھ کر گاتا تھا - اور سامعین تادیباً نیچے بیٹھ کے سنتے تھے - عہد سلاطین ہنود مین توقیر گانے کی زیادہ از بیان تھی - اور زمانۂ اسلام مین بھی باعث کمالات و لاپروائی و عابدی و زاہدی کے قدر و منزلت برابر ہوتی رہی - ہان زمانہ طغلق بادشاہ سے ڈھاریون کو حکم سامنے بیٹھ کے گانے کا ہوا اور اُن لوگون نے بھی اِس علم کو پیشۂ رزق سمجھا - اور عہد اکبر مین لاانتہا منزلت گانے کی ہوئی - اور کثرت اِس پیشہ کی بدرجۂ اتم پہونچی - یہان تک کہ سترہ سو چو کی گویون کی شمار مین آئی - بہرحال کثرت مین سب طرح کے بھلے بُرے ہوتے آئے اسی باعث سے کمال اس علم کا کم اور بے قدری زیادہ تر ہوتی گئی - چنانچہ اُس وقت تانسین وغیرہ کو مرتبۂ گندرپی حاصل تھا اور گندرپی قریب نائکی ہے - مگر تانسین نے پیش اکبر بادشاہ دست طمع دراز کیا لہذا ہر طور کا تخلل پڑا اور خرابی ہر گونہ واقع ہوئی - اور فی زمانہ بقول ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان عالم شاہِ اودھ اس پیشہ کے خال خال لوگ باقی ماندہ ہین اِلّا بالوث اور واقعی خالی از طمع تو خاکسار کی بھی نگاہ سے کوئی شخص نہین آیا

اب شائقین جوہر شناسان سخن پر واضح ہو کہ منجملہ نائکان

اوّل بھنو بالفتح باے و سکون ہاے ہوز و بالضم نون و سکون واو بڑا نایک ہوا -

دوم لوہنک -

سیوم والونایک -

چہارم بھگوان -

پنجم گوپال داس عہد علاءالدین غوری بادشاہ مین نایک ہوا اور پھر حضرت امیر خسرو کے شاگردون کا مُرید و شاگرد ہوا - اور حضرت نے بھی اُسی زمانہ مین باجے اور راگ علیحدہ کئے تھے -

ششم بیجو نایک -

ہفتم۔ پانڈے۔ یہ شخص قوم برہمن سے تھا۔ اور بیجو باورے عہد اکبر مین گایک بڑا ہوا۔

ہشتم چرجو نایک۔

نہم بخشو نایک قوم ڈھاڑہی۔

دہم۔ دھوندھو نایک سابق تھے۔

یازدہم میران مدہ نایک بلگرامی سادات واسطی اسم شریف اُنکا سید نظام الدین احمد عرف[1] میران مدھ نایک عہد اکبر بادشاہ مین تھے اور سنہ ایک ہزار اٹھانوے مین وفات پائی۔ تاریخ وفات اُن کی اس طور پر ہے۔

قطعہ تاریخ

راجہ اندر سبھا ورگ سوکھت نہین بن دن رہت اُداس
مدھ نایک کے مرت مین چو دن دیس بھیو اوپاس[2]

اور اوپاس سے مراد یہ ہے کہ شہر وفات رمضان المبارک تھا۔

دوازدہم حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نایک بزمانہ علاؤ الدین غوری تھے اور طریقہ گانے کا اس طریقہ سے علیحدہ نکالا کہ وہ لوگ قوال کہلاتے ہین یعنی عالم قول و قلبانہ طریقہ اہل اسلام کے اور ملقب خیال کے مشہور ہوئے۔ اور اس طریقے کے نایک بھی علیحدہ ہوتے گئے اُن مین بھی

اول حضرت امیر خسرو صاحب نایک ہر دو طریقہ بلکہ بانی مبانی قواعد خیال وغیرہ کہ ذکر اُسکا مشرح فصل نہم مین ہے۔ بہترین نایکان و افضل ترین اہل مت سے ہوئے۔

دوم حضرت سلطان شرقی بادشاہ جونپور بڑے نایک باکمال ہوئے۔

---

[1] عرف سے مطلق تخلص ہے یعنی تخلص مدھ نایک تھا لہذا عرف بن گیا ۱۲

[2] اوپاس سے مراد یہ ہے کہ وہ دن وفات کا غرہ ماہ رمضان المبارک تھا ۱۲ مولفہ

سیوم پنچل سین

چہارم - باز بہادر۔

پنجم - سورج خان -

ششم - چاند خان کبیر۔

ہفتم بزمانہ حال - غلام رسول لکھنوی -

سبحان اللہ! یہ لوگ نایک باخدا وبے طمع ہوئے اور ان قوالون کی بارہ بانیان یعنی بارہ طریقے مثل جونپوری وخیر آبادی وکبیری وغیرہ مشہور ہین - اور ٹپہ کا نایک بانی مبانی اوّل مسمی غلام نبی عرف شوری ولد غلام رسول مذکور ہوا - اور ٹپہ نام طریقے کا ہے جس طرح بزمانہ سابق وحال اور چیزین گاتے تھے - چھند اور پربند ودھرپد وغیرہ - اور پھر قول وقلبانہ وخیال وترانہ وغیرہ کا حضرت امیر نے ایجاد کیا - اُسی طرح موجد ٹپہ کا شوری یکتائے زمانہ ہوا -

دوم - مسمی گاموں -

سیوم شادی خان ولد گاموں مگر گاموں معہ پسر خیال بھی بہت خوب گاتے تھے -

چہارم - بابو رام سہائے صاحب - یہ ہر ایک علم کے عالم بقول میر علی صاحب منقو ونایک زمانہ ہین

پنجم - نواب حسین علی خان صاحب مرحوم -

ششم - میر علی صاحب قبلہ نایک زمانہ ہوگئے -

بیان بنانے ذات کلاونتان مین

ناظران ترنم شناسان پر مخفی ومحتجب نہ رہے کہ عہد اکبر شاہ دہلی مین مسمیان گوپال لعل وبیجو باورے - یہ دو شخص گایک بمنزلہ گنی ونایک تھے الا خالی از طمع لہذا وہ دام محبت شاہ عصر مین نہ پھنسے - الا بجملہ گندربان چار شخص عرب ال شاہ مین لطمع آب ودانہ لطیف آگئے -

اول تانسین ولد مکرند دوم برہمن گورساکن گوالیار شاگرد ہرداس سوامی نامے فقیر -

دوم - برج چند قوم برہمن ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی -
سیوم - راجہ سموکھن سنگھ قوم راجپوت ساکن کھنڈہر -
چہارم - سری چند قوم راجپوت ساکن نوہا -

یہ چارون شخص منجملہ چودہ مصاحبان اکبر شاہ تھے اور چارون مسلمان ہوے کہ حضور شاہ سے اُن کو خطاب کلاونت کا ملا یعنی موسیقی کی کلا کرنے والے اور کلا سے مراد مشکلات ہے یہ لوگ شاگرد اپنے اپنے خاندان کے تھے - بجز تانسین کہ شاگرد فقیر متذکرہ بالا تھے اور رباب بجانے مین کامل تھے اور راجہ سموکھن سنگھ بین مین اُستاد لاثانی - انکو خطاب نوبات خان کا ہوا - اور شادی دختر تانسین کے ساتھ نوبات خان کی ہوئی - انھین چارون سے یہ چار بانیان کلاونتی یعنی اول گوراری - دوم ڈانگری - سیوم کھندہاری - چہارم نوہاری مشہور ہوئین - بلکہ اکثر گوئیے گوراری بانی کو بسبب عدم واقفیت گوبراری کہتے ہین - چنانچہ منجملہ اولاد تانسین پیار خان و جعفر خان کے بیٹے اور بانی انکی گوراری ہے اور اولاد راجہ سموکھن سے امیر خان وغیرہ بین کار ولد امراو خان بانی انکی کھندہاری - اور نسل برج چند سے یوسف خان اور وزیر خان وغیرہ بانی انکی ڈانگری - اور خاندان سری چند سے تان رس خان وغیرہ موجود ہین - یہ لوگ خاندانی ملان پشت نامہ سے پائے جاتے ہین - اور اکثر کلاونتون کا سلسلہ بے بیخ و بنیاد پایا گیا - الا کلاونت کہلاتے ہین اور جن باتون کا اُنکے یہان عیب ہے یعنی طوائفون کے ساتھ برملا گاتے بجاتے ہین - اور شیطان کو شرماتے ہین -

برضمیر منیر ارباب خرد ہویدا ہو کہ پیچ راگ ساگر کی عہد حضرت عرش آستانے مین گانیوالے اُس وقت کے مشخص کر کے لکھے ہین - اکثر راگھا کو برخلاف مانکتوہل لکھا ہے - الا مانکتوہل سے تا راگ ساگر خیلی تفاوت ہے کس واسطے کہ اس وقت مین نایک لوگ تھے اور گو بنیاد زمان اکبری کوئی شخص مثل نایکان وقت راجہ مان نہ تھی پس اُنھون نے موافق قرارداد علمی عمل مین لاکے لکھا ہے یک

دلیل - دوم یہ کہ گویئے عہد اکبر شاہی اکثر عطائی تھے - قواعد اُستادون کے وہ ہین جو کہ عمل بے علم رکھتا ہو اُسکو عطائی کہتے ہین - اس حساب سے میان تانسین کہ بعقیدہ اکثرے اس ہزار سال ہین ایسا گویندہ نہین ہوا اور نہ ہوگا - سابق کا ذکر نہین ہے - اس مقام پر از راہ حقارت یہ کلمہ نہین ہے حق یہ ہے کہ گانے مین بے مثل تھے - اِلّا بے علم تھے عامل تھے مگر عالم با علم نہ تھے - از ان بعد سبحان خان نوہار - سرگیان خان فتحپوری - چاند خان - سورج خان ہر دو برادر - میا چند شاگرد رشید تانسین - تان ترنگ خان و بلاس خان ہر دو پسران تانسین - رام داس مونڈیہ - داؤد خان ڈھاری محمد خان ڈھاری - مدن رائے ڈھاری - مُلّا اسحاق ڈھاڑھی طالب علمی کرتا تھا - لہذا مُلّا لقب ہوا - خضر و نبات خان ہر دو برادر و حسن خان ٹینی جو کہ امرا سے تھا - ٹینی الوس الوسات افغان سے ہے - یوسف زئیون کی لڑائی مین راجہ بیربل کے ساتھ مارا گیا - یہ سب عطائی تھے -

باز بہادر مرزبان مالوہ نایک چرجو - و نایک بھگوان دھونڈھی صورت سین خلف الصدق تانسین ثانی کے - لالہ و دیبی ہر دو برادر برہمن و عاقل پسر باقر خان - سورن باجپی - یہ لوگ اس قدر خواندہ تھے الا مانند نایکان نایک بہنو و نایک پانڈو و نایک بخشو وغیرہ کوئی اُستاد کامل نہ تھا کہ اُنسے یہ لوگ پڑھتے اور طریقہ علم ہذا حاصل کرتے - چنانچہ آگے نایک لوگ کرسی پر بیٹھتے تھے اور سازندہ مین نواز اور مردنگ نواز پیچھے کرسی کے بیٹھ کے بجاتے تھے - و نایک کتاب سنگیت پڑھتے تھے اور جو چاہتے سر اور ت و تال وغیرہ کے شاگردون کو تعلیم دیتے اور کہتے کہ اس جماعت سے جس نے تھوڑا پڑھا ہے علم بے عمل نہ رکھے جو کہ لکھا ہے کتاب مین عمل کرکے نایک ہوتا کہ یہ علم دوسرے کو تعلیم کرے - پس اگر اُس وقت مین کوئی نایک ہوتا تو جو کچھ چاہتے پڑھتے اور نایک کہلاتے اسیواسطے کسی نایک نہ کہا - اور ہمارے زمانہ مین مانند اُن لوگون کے ہونا امر محال ہے - ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ پنڈت ہی کہلاتا - مردمان متذکرہ بالا کے بعد چند کس اور اچھے ہوے کہ اُنکی صفت فقیر اللہ صوبہ کشمیر نے

مصنفہ اپنی کتاب ”راگ درپن“ مین لکھے ہین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون کہ طلبہ اُن کے نام ہی سے واقف ہو جاوین۔

اوّل شیخ بہاء الدین برناسنہ جلوس شاہجہانی مین شکار کرتے۔ نقل ہے کہ ایک ہرن پر بندوق سر کی۔ آہو نے کہا بہاء الدین اللہ نے تجھے اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ آپ نے بہین وسیار دیکھا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ آخر کار پھر آہو نے کہا کہ مین ہون ہرن۔ اِس وقت آپکو خوف خدا آیا توبہ کر صحرانوردی اختیار کی پچیس برس گذرے زان بعد علم موسیقی حاصل کر گوشہ گیری اختیار کی۔ تمام عمر مجرد و سبز پوش رہے۔ علم مارگ مین مثل اُنکے کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا اور رباب و بین وامرتے خوب بجاتے اور خیال و دُھرپد و ترانہ خوب تصنیف کرتے۔ اکثر کہتے کہ چوتکلہ بارہ تال کا مثل جھومرہ جسکے موجد سلطان شرقی شاہ جونپور تھے پڑھنا یعنی گانا نہایت مشکل ہے جمیع تصنیف گانے سے خیال نامی ایک ساز ایجاد کیا۔ ایک سو سترہ سال کی عمر مین رحلت فرمائی۔ اور شیخ شیر محمد وضع فقرائی رکھتے تھے ہم صحبت شیخ بہاء الدین قدس سرہٗ صغیر سنی مین باپ نے اُنکے قضا کی شیخ نصیر الدین کی خدمت مین عمر بسر کی۔ متقی و پرہیزگار نغمہ سرائے مثل چوتکلہ و خیال و ترانہ مین یدقدرت رکھتے تھے۔ چند چیزین اختراع کین بہسری سنکٹ مابین عمر پنجاہ و شصت قضا کی۔

میان داتو ڈھاڑی بوضع درویشی سبو ایسا بجاتے کہ اپنے عہد مین یکتائے زمانہ تھے۔ بعارضہ ذات الجنب عین ریعان شباب مین وفات پائی۔

لعل خان کلاونت شاگرد بلاس خان پسر تانسین گوئے سبقت لے گیا۔ عمر نود سال کی مین فوت ہوا۔ جگنا تھ کبرائے خطاب تھا بعد تانسین ہمسر اُسکا کوئی نہ تھا بلکہ اکثر میان تانسین کہتے کہ بعد میرے دوسرا خدا نے ایسا مصنف و گوئندہ نہین پیدا کیا۔ سو برس کی عمر مین قضا کی۔

سوبہل سین نبیرہ تانسین نغمہ سرائے بے قرینہ مجنونانہ تھا مابین ہفتاد سال کے قضا کی

بیٹا اُنکا سو دس سین بیچ گانے کے ویسا نہ تھا۔ الا مصنف اچھا۔ آگے ہمراہ سلطان شجاع پسر حضرت صاحب قرانی تھا اور سنہ ۸۲ میں ہمراہ فقیر اللہ صوبہ کشمیر غنیمت تھا۔

مصری خان ڈھاری شاگرد بلاس خان ہمراہ سلطان شجاع بنگالہ میں بعمر اسّی برس کے گذر گیا۔ مصنف اچھا تھا۔

میر صالح قوال گوئندہ بالادست تصنیف بھی اچھی رکھتا۔ ساکن دہلی بعمر نود سال کے فوت ہو گیا۔

حسن خان گوئندہ بے قرینہ تھا۔ مابین ساٹھ سال کے گذر گیا۔

گن سین خطاب نایک فضل نام اپنا قرار دیا تھا بنا بر نایک بھنو سے تھا۔ سنگیت و دگیت خوب پڑھتا۔ علم مارگ میں ممتاز۔ از بس بمقام کشمیر بسن شصت سال کے قضا کی۔

شیخ کمال شاگرد رشید میان ڈانو مت تا حال سنہ ۸۲ میں ہمراہ فقیر اللہ صوبہ کشمیر نغمہ سرائی میں مستثنیٰ تھا۔ بوضع سپاہگری۔

بخت خان کلاونت گجراتی بعمر ہفتاد سال کے قضا کی۔ بسنتی نامے کلاونت شاگرد اُسکا بہت اچھا۔ مابین چہل سال فوت ہو گیا۔

رنگ خان کلاونت بالادست تھا۔ بزمانہ عرش آشیانی سے ہمتا اسم با مسمّی تھا بعمر ہشتاد سال کے مر گیا۔ خدمت فقرا از حد کرتا تھا۔

خوشحال خان پسر لعل خان نے خطاب پدر پایا تھا۔ سنہ ۷۶ میں مثل اُسکے دوسرا کلاونت نہ تھا۔

غلام محی الدین از اکابر زادہا ترک سپاہگری کر کے وضع درویشی اختیار کی۔ بہ سنہ مذکور تصنیف بہتر رکھتا۔

سواد خان ڈھاڑی گویا خوش و مصنف نیک ساکن فتحپور جھون جھنون تھا وہیں فوت ہوا۔

کن خان کلاونت شاہ شجاع نے صاحب قران ثانی سے التماس کر کے لیا تھا۔ علم

مارگ مین یکتا و مصنف بہتر بنگالہ مین فوت ہوا۔

۱۸ ولی ڈھاڑی اچھا تھا۔ بعمر اسّی سال۔ اکبرآباد مین قضا کرگیا۔

۱۹ سالم چند ڈانگری کلاونت گوئندہ خوش و بعضی تصنیف بھی بہتر کرتا۔

۲۰ شیخ سعد اللہ لاہوری ہمراہ فقراللہ بامزہ الافیون نے نغمہ سرائی مین فتور ڈالا۔

۲۱ محمد باقی مغل اُس وقت حیات تھا۔ الاتریاک نے فتور آواز محمد باقی مین ڈالا۔ تصنیفات بہت خوب کرتا۔ پنجاہ سالہ

۲۲ پوجا برادر شیر محمد تصنیف بہتر کرتا بعمر شصت سالہ۔ بعارضہ بھگندر فوت ہوا۔ بہ ہمراہی فقراللہ موصوف تھا یعنی ملازم۔

۲۳ بازید خان کلاونت نوچہاورے خوش فکر تھا۔ بعمر چہل و پنج سال کے قضا کی۔

۲۴ روڑا قوال بہت خوب تھا۔ بعمر ساٹھ برس کے فوت ہوا۔

۲۵ کبیر قوال شاگرد شیخ شیر محمد بہت خوش فکر صوبہ کشمیر موجود فنے دعا واسطے عمر طبعی کے کی۔

۲۶ تلسی رام کلاونت بہتر مابین پنجاہ و شصت فوت ہوگیا تھا۔

۲۷ دھرم داس کلاونت از دین بیگانہ خوب تھا باعث کبرسنی نغمہ سرائی مین گونہ فتور۔ ترک نوکری کرکے اکبرآباد مین عمر بسر کی ہے۔

۲۸ رحیم داد ڈھاڑی علم مارگ مین بہتر و تصنیف خوش۔ کبرسن تھا اُس وقت۔

۲۹ کب جویت ڈھاڑی تصنیفات بہتر۔ ساکن بہولور بعمر ہشتاد سال قضا کی۔

۳۰ عیبدے سنگھ پسر راجہ روزافزون نبیرہ راجہ شام ساہ مرزبان کھرک پور۔ دولت افزون خطاب علم امیر خسرو و سلطان شرقی مین معقول ید قدرت رکھتے۔ بندش خیال و ترانہ بہتر کرتے۔ دوقت نقرا خوش رکھتے۔ انکے واسطے بھی فقراللہ نے دعا کی ہے۔

۳۱ میر عماد از سادات ہرات باپ اُنکا ولایت سے آیا تصنیفات بہتر رکھتے اسوقت مین حیات تھے

۳۲ حمیر سین و پسرش سوبل سین ہر دو کلاونت بہت خوب تھے بزمان عرش آستانی

بسن اسی پہ روس پچاس مین پسر دونونے قضا کی۔

۳۳ سید طیب مدہ تخلص وطن چہار سہ پرگنہ توابع دار الخلافہ دربات بہت خوب تھا مگر آواز

نہ تھی۔ بعمر پنجاہ سال اکبر آباد مین قضا کی۔

۳۴ سُندر گھن تصنیف بہتر کرتے نغمہ سرائی مین بدستھے ماہین سی و چہل مرے۔

۳۵ وزیر خان نوہار نبیرہ سبحان خان علیہ الرحمۃ گیت و دُھرپت بہتر گاتے اور علم امیر خسرو

مین ید قدرت رکھتے۔

ساز ندون کی اسم نویسی

۳۶ حیات سرس مین ۱۰۲۶ سنہ مین حیات خدا مہربان اُس پر خدمت مین نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ

کے ممتاز۔ اور دادا اُسکا بیچ خدمت عرش آستانی کے بمثل روزگار تھا۔ حق

تعالیٰ عمر طبعی بخشے۔ صوبہ کشمیر نے دعا کی ہے بحق اُسکے۔

۳۷ بایزید ربابی۔ سازندہ بالادست بادہ پیمائی مین جان گرامی تلف کی۔

۳۸ سکھ سین کلاونت شاگرد رشید بایزید۔ رباب مین یکتا۔ اُس وقت بقید حیات تھے۔

۳۹ صالح ربابی قوم ڈھاری۔ متوطن کوہ جود ملازم صوبہ کشمیر ممدوح پنجاہ سالہ بقید حیات تھا۔

۴۰ حیاتی ربابی ۱۰۸۳ سنہ مین بقید حیات ملازم صوبہ موصوف نہایت ملائم و خوش فکر صوبہ نے

بحق اُسکے دعاے حیات فرمائی ہے۔

۴۱ مردنگ رائے خطاب۔ نام کرپارے۔ علم بارک خوب جانتا۔ خدا بجال و خوشوقت رکھے

دعاے صوبہ موصوف۔ سازنوازی مین یکتا تھا۔

۴۲ امان اللہ پکھاوجی۔ ملازم صوبہ موصوف۔ ایسا بہتر کہ صوبہ صاحب نے واسطے اُسکے دعا کی۔

۴۳ فیروز ڈھاری پکھاوجی لاہور میں بے عیب تھا بعمر پچاس سال کے فوت ہوا۔
۴۴ طاہر دف نواز ڈھاری بے مثل۔ ایسا دوسرا نہ تھا بعمر ہفتاد سال قضا کی۔
۴۵ الہ داد ڈھاری سارنگی نواز ساکن اڑمڑ ٹانڈہ نواح جالندھر۔ میان جی واپ مانند اسکے اسوقت دوسرا نہ تھا۔ قریب عمر ساٹھ کے فوت ہوا۔
۴۶ رس بین خطاب۔ اور نام محمد۔ ساز نہایت ملائم بجاتا۔ اُس وقت زندہ تھا۔
۴۷ شوقی طنبور نواز بے ہمتا تھا نغمات ہندی و فارسی دونو خوب بجاتا بمقام کشمیر فوت ہوا۔
۴۸ ابوالوبا پسر تاتار خان سفرچی طنبور نہایت خوب بجاتا۔ ساٹھ برس کی عمر میں دارالخلافہ مین فوت ہوگیا
۴۹ تاراچند کلاونت شاگرد شوقی بسن چہل سال فوت ہوگیا۔
۵۰ بھگوان اعمیٰ پکھاوجی سازندہ ہائے زمانہ عرش آستانی سے تھا۔ ہمراہ تانسین بجاتا تھا۔ بعر اخیر ہمراہ صوبہ موصوف تھا۔ نہایت خوش فکر۔ عمر قریب سو برس کے پہونچی۔ کمزور بباعث کبرسنی کے تھا۔ فوت ہوا۔
۵۱ امیر سورنا نواز بزمانہ صاحبقرانی لاثانی تھا۔ جوان مرا۔ دوسرا ہمراہ پسر صاحبقرانی تھا۔ نام اُسکا غیر معلوم خوش فکر۔

علاوہ انکے اور ہون مگر صوبہ ممدوح نے اس قدر درج "راگ درپن" تصنیف اپنی مین کئے۔
اب نغمہ پردازان زمان پر واضح ہو کہ بعہد نواب شجاع الدولہ بہادر و آصف الدولہ بہادر فیض آباد سے تا لکھنؤ یہ چند شخص بہت اچھے یکتائے روزگار تھے کسی قدر لکھنؤ مین فوت ہوئے کسی قدر بعد وفات آصف الدولہ جنت مکان باہر کو باعث کم فہمی و ناقدردانی جناب سعادت علی خان بہادر خلد مکان چلے گئے۔ چند لوگ نامی گرامی تھے اسم نویسی اُنکی بدین تفصیل ہے۔
اوّل۔ میان جانی و غلام رسول قوالان نہایت خوش سلیقہ و خوش فکر بے مثل زمانہ در اختراع

ومہذب تھے اور تعظیم طلب چنانچہ حسن رضا خان صاحب نواب آصف الدولہ بہادر سے التماس کرکے اپنے مکان مین دونو کو بلایا۔ وقت ملاقات فرمایا کہ مین بیمار ہون اُٹھ نہین سکتا ہون۔ آپ عنایت فرماکے بیٹھیے اور شغل کیجیے۔ ہنوز وہ بیٹھے نہ تھے رجعت قہقری کی اور یہ کہا کہ جب آپکو صحت ہوتی۔ اُس وقت آپ ہمکو طلب کرتے۔ اور مکان اپنے سے استعفا حضور مین بھیجدیا۔ نواب صاحب نے سبب پوچھا۔ کہا کہ جب تلک اس سرکار مین ہماری قدر و منزلت تھی۔ ہم جان نثار تھے۔ اب امیدوار خط آزادی ہین۔ نواب حسن رضا خان نے ہماری تعظیم نہ کی۔ اب ہمارا گذارا غیر ممکن۔ ہرچند نواب صاحب نے اسرار کیا۔ الا اُنھون نے ترک روزگار کیا۔ حقیقت مین گانا اُنکا اُس زمانہ مین ایسا پُراثر تھا کہ وحوش وطیور سُن کے محو ہو جاتے تھے۔

ایک روز خواجہ باسط صاحب کے ٹیلہ پر بروز بسنت پیش جناب میر علی صاحب اُستادی فقیر کہ میلۂ عظیم تھا اور جم غفیر۔ تمام خلقت لکھنو کی جمع تھی۔ میان صاحب یعنی میان غلام رسول والد میان شوری۔ یہ خیال راگ بہار کا "رنگ رلیان کلین سنگ کرت بھور گذار پھولی پھلواری چمن اور بولت مور کویل کی کوک سُن ہوک اُٹھی" ہر دو برادر موصوف گا رہے تھے۔ کہ ما بین لکھنؤ ایسے شہر مین کہ جنگل انسان ہے اور زمانہ آبادی کا اُس ہجوم مین کہ عام تھا۔ ایک جانور کوئل صحرائی آکے میان غلام رسول کی دستار پر بیٹھ کے باواز خوش کوکو کوکو کرتی رہی۔ جبکہ گانا اُنکا موقوف ہوا اُسوقت وہ طائر وحشی اُنکے سر سے اُڑکے راہ صحرا لی۔ اُس جلسہ مین والد اور ماموں راقم شیخ محمد صلاح صاحب رئیس۔ اور مولوی احسان اللہ صاحب ممتاز رئیس اودھ موجود تھے۔ یہ روایت اصح چشم دیدہ ہے وبگوش شنیدہ۔

۲ شکر و مکھن ہر دو برادران والد میان محمد خان قوال بہت اچھے و تنگر تھے۔
۳ سونا و مکھن ہر دو برادران قوال نہایت خوش فکر و بے مثل۔

میان شوری کہ ذکر اُن کا مندرج رسالہ ہذا ہے موجد طرز ٹپہ جُدا گانہ یکتائے زمانہ ہوئے

میان چھجو خان کلاونت گوراری۔

میان چیون خان کلاونت برادر کوچک چھجو خان نہایت خوش قطع اور راگھائے دیسی و مارگ کے اپنے عہد مین یگانۂ روزگار اور رباب نوازی مین اور گانے مین سلیقہ شعار تھے۔ اُسی عہد مین یہ سب فوت ہوئے۔ اولاد اُنکی ہنوز قائم۔

نواب سالار جنگ خان بہادر نیشاپوری اکار وکمک ہولی و دہرید گانے مین یکتائے روزگار تھے۔

نواب قاسم علی خان بہادر پسر نواب سالار جنگ خان بہادر میراث پدری رکھتے تھے۔ علاوہ برین کھانے اور پوشاک کے موجد اور بانی مبانی ازحد تھے اور ہر ایک وضع وقطع اُسی خاندان سے ہنوز نئی ایجاد ہوا کی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی مشہور نزدیک و دور ہے۔

میان گامون قوال شاگرد رشید و مایۂ بساط میان شوری۔ ٹپہ گانے مین بے مثل ولاثانی۔ اُن سے ٹپہ ہند مین بوضع میان شوری رائج ہوا۔ بیٹا اُن کا بوضع اُنکی ہوا مقام بنارس مین کہ راجہ اودت نراین اُنکو لکھنؤ سے لے گئے تھے وفات پائی۔

آگے طوالت بے سود جنکو اس مؤلف نے سنا۔ اور ملاقات بے تکلفانہ جن سے رہی ذکر اُنکا مشرح اہل پیشہ سے تا عطائی و شریف مندرج رسالہ ہذا کیا گیا ہے ملاحظہ اُسکے سے ایک حظ وافر شائقین و سامعین کو حاصل ہوگا۔ طول فضول۔ راقم بہرحال خواستگار دعائے مغفرت سے ہے۔ ملاحظہ کنندگان کلمۂ خیر سے چشمداشت کہ دریغ نہ فرمائین اور فقیر کو مرہون منت فرمائین والسلام۔ اور فقیر اللہ کہ بانی کتاب "راگ درپن" سے ہے چند راگ اختراع کئے۔ اور صاحب دولت و صاحب حشمت صوبہ کشمیر وغیرہ حیات رہے علم موسیقی مین ید قدرت کامل رکھتے اور اُستاد اسوقت کے اپنی سرکار مین ملازم رکھے اور خود عمل فن ہذا سے شخص کامل العلم ملکہ اکمل تھے خداوند کریم مغفرت اُنکی کرے

پردۂ سیوم بیان نائکان زمانۂ حال

قلم ترانہ ساز انجمن سخن بیان مغنیان زمانۂ حال مین اس طرح نغمہ سرائی کرتا ہے کہ اس زمانۂ ناہنجار مین ہر کہ و مہ گرفتار بلا ہے - بناءً علیہ یہ علم موسیقی اس بحر جہان سے ناپیدا کنار ہے - چند لوگ کہ اس زمانہ مین سماعت بندہ سے گذرے مغنیات جہان سے کے اسم نویسی اُنکی سپرد خامہ ہوئی - بقید حیات و ممات باین منوال کہ قوم ڈھاری جملہ گویون سے پہلے تھے - معائنہ تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی آگے قوم راجپوتان سے تھے - کرٹ کا کھا کرتے تھے اور عہد سلاطین ماضیہ مین مسلمان ہوے مگر اُس قوم سے ایک شخص مسمی بخشو نایک بھی ہوا تھا - بالفعل اس قوم سے اب اُس گانے کا سلسلہ جاتا رہا فقط روزگار رسنکت کا یعنی سفر دائی پت اکثر کرتے ہین - باقی رہے کلاونت و قوال کہ وہ لوگ بھی شریف تھے - خطاب قوالی زمانۂ علاء الدین غوری سے اور خطاب کلاونتی عہد اکبر شاہ سے ہوا - چنانچہ اُن کا سلسلہ ہنوز قائم ہے - اولاد تانسین سے اب تک باب بجاتے اور گاتے ہین - مثلاً پیار خان و باسط خان و جعفر خان ولد چھجو خان مرحوم برادران حقیقی بجانا رباب کا اُن پر ختم ہوا - اُستاد بادشاہ عصر تھے - اور ایک باجا سرسنگار ایجاد کیا - اور جعفر خان گاتے اچھا تھے - اُنکی اولاد سے کاظم علی خان عرف آرام الدولہ علاوہ رباب بجانے کے علم فارسی و عربی بھی اُنکو حاصل ہے بہرحال لیاقت رکھتا ہے - اور صادق علی خان عرف راحت الدولہ و نثار علی وغیرہ چار بیٹے باسط خان کے اور پیار خان لاولد ہے - بہادر حسین عرف ضیاء الدولہ اُنکی مایۂ بساط ہین بلکہ بجانا سرسنگار کا اُن پر ختم ہے - یہ لوگ سب مصاحب شاہ اچھے ہین - الا تعلی و غرور از حد رکھتے ہین اور میان بہادر خان و حیدر خان ولد جیون خان ہر دو برادر حقیقی بھتیجے پیار خان دونو اُستاد کامل تھے - بہادر خان بابت بین اور حیدر خان اس زمانہ مین اُستاد وزیر اعظم نواب علی نقی خان تھا بحالت جنون گانے مین ید قدرت رکھتا تھا - ایک مدت دراز تک پاس اس راوی کے رہا - ہولی و دھرپد مین اُستاد بے بدل - چنانچہ دونو نے وفات پائی - اور امراؤ خان و محمد علی مرحوم بین کار - و تراب علی خان اُستاد - اور رحیم خان

وامیر خان ولد امراؤ خان بلکہ امیر خان کا رصوری ہین شاگرد رآوی ہے۔ گانے مین استاد کامل شخص
لئیق و خواندہ معقول صحبت کے قابل ازبس خوش آہنگ غرور و تکبر سے مبرّا رباوصف کمال لازوال
عیوب و نخوتہا سے معرّا۔ اور رحیم خان برادر کوچک گو کہ تعلیم یافتہ اُنہین کا ہے مگر مین کاری مین یکتا۔ یہ لوگ
اولاد راجہ سموکہن سنگھ نواسہ ہا سے تانسین اول ساکنان دہلی و عہد نواب[۵۱] شجاع الدولہ بہادر سے
لکھنؤ مین بود و باش اختیار کی۔ کلام انکے مغنیان حال سند گردانتے ہین۔ اور کلاونت[۵۲] اکثر تعلیم طوائفان
کی کرتے ہین۔ اور تان رس خان کلاونت ساکن دہلی غزل وغیرہ بلکہ کسی قدر خیال اچھا گاتا ہے۔
آدمی با مزہ ہے اور امام بخش کلاونت ساکن شاہجہان آباد حال دکھن عرف کھانڈے بعمر صد سالہ تحقیقات
کامل رکھتا تھا۔ بیٹا اُن کا مسمی حسین خان اس علم سے بے بہرہ تھا۔ لڑکے[۵۳] اُسکے دوازدہ سالہ گو کہ
بے وارث ہوکر آوارہ و پریشان ہین مگر اچھے ہونگے اور یوسف[۵۴] خان ووزیر خان ساکن شاہجہان آباد
نسب اُنکا دادھیال کلاونت و ننہال قوال چنانچہ محمد خان ولد میان شکر ساکن لکھنؤ ماموں اُن کے
ہین۔ یکتا ئے زمانہ اپنے طور کے ہین۔ علاوہ ہولی و دھرپد کے خیال و سرگم و پٹہ و غزل بھی گاتے ہین
بندہ نے اُن کو ایک مکان مین چھ مہینے برابر سنا اور بکثرت روزانہ ہفت و شش پہری اور گانا دربار ہی برابر
تھا۔ کبھی بگڑتے نہ دیکھا اور راکا رو گمک تان کی جسکو کھنڈار ی بانی کہتے ہین دو دو پہر برابر سنی۔ ایسی
گمک جنکی بانی ہے یعنی اودا اور راجہ سموکہن سنگھ سے بھی نہ سنی۔ پھر اور کوئی کس شمار مین ہے۔ اور باپ
اُنکے نظام خان بہرے ولد قائم خان کلاونت بڑے دھرپد کے استاد کامل تھے۔ بندہ نے اُن کو
مقام باندا مین سنا۔ اب دہلی مین یہ دونو آفتاب و ماہتاب ہین ورنہ دہلی مین مثل مغنیان لکھنؤ کے وہی چار

---

[۵۱] اور فیض آباد۔ ز ان بعد لکھنؤ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر ۱۲
[۵۲] دہ کلاونت نام کے ہین۔ چاروں خاندان سے باہر ہین۔ سلسلہ گم ہے
[۵۳] دو طفل رکھتا تھا۔
[۵۴] وزیر خان و یوسف خان ولد نظام خان کرتی ابن قائم خان کلاونت بلکہ نظام خان ملازم رئیس باندا اچھے تھے۔

اچھے ہین اور سب جاہل۔ لکھنو مین مرثیہ خوان اچھے تھے۔ سواب باعث اختلاف زمانہ کوئی نہ رہے۔ اور یوسف خان و وزیر خان دونو برادران حقیقی ہنگام گانے کے بہت سُدھ بانی وسدھ مندر اچھ مشہور رہے رہتے ہین یعنی الفاظ صاف کہتے ہین اور صورت نہین بگڑتی ہے اور سر وغیرہ ہلانے سے باز رہتے ہین۔ اول تو وہ دونو بھائی جوان زبردست لحیم وشحیم ورزشی ازحد خوبصورت و وضع دار بطریقہ شرفا ہین۔ اور وقت گانے کے زیادہ تر حسن اُنکا دوبالا ہو جاتا ہے۔ حضوری راجہ چرکھاری مین بمشاہرہ تین سو روپیہ ملازم تھے۔ باندا مین اُنکو نواب علی بہادر نے باشتیاق تمام طلب کیا تھا اور بعد از شش ماہ ایک ہاتھی و دو گھوڑے کاٹھیا وار وچار فرد دوشالہ دہشت رومال شالی و پانچ ہزار روپیہ نقد دے کے باعزاز واکرام تمام پھر بحضور راجہ صاحب رخصت کیا۔ و موج خان ساکن دہلی لاثانی دھرپد مین واحمد خان ومحمد خان ولد شکر قوال ساکن لکھنو خیال گانے مین اُستاد کامل۔ منجملہ آن احمد خان سادہ آشنائی وصحت راگ خوب رکھتے تھے۔ اور محمد خان تان پلٹہ اور تحریر و زمزمہ مین بہت کرارے تھے ایسے کہ خیالیون مین لوائے یکتائی ملک دکھن مین بلند کیا تھا۔ وضع دکھنی جوڑا بالون کا بندھا ہوا۔ مگر از حد خلیق بمشاہرہ ہزار روپیہ ملازم راجہ ریوان تھے وہ بھی اپنے عہد مین اپنے طرز کے یکتا ہوے اور مقام ریوان مین وفات پائی۔ بعد اپنے چار بیٹے چھوڑے۔ ایک لڑکا مسمی قطب علی بی بی سے اور تین کسبی سے منجملہ اُنکے بڑا لڑکا منور خان اچھا گاتا ہے۔ اور قطب علی کہ وہ ہم پہلو محمد خان تھے وہ بھی وہین فوت ہوے۔ ہان اب چھوٹا لڑکا مسمی مراد علی سب سے اچھا ہے اور رحیب علی وفضل علی ساکن لکھنو کہ اُنکا اور محمد خان کا ایک خاندان ہے۔ خیال بہت نستعلیق گاتے ہین منجملہ اُنکے فضل علی نے وفات پائی اور مسمی مینڈو خان بھانجا اُنکا اُنکی وضع سے علیحدہ جبڑا اشل حدو خان زیادہ طیار رہے۔ بہرحال اچھا ہے اور بالفعل مراد علی لکھنو مین خیال وٹپہ بہت اچھا بوضع قدیم گاتے ہین اور ڈھاریان لکھنو ازحد خبطی و بے مغز ہے فقط لائق تعلیم طوائفان ناچ وغیرہ کے ہین۔ و کالو و مدار ی ساکنان بنارس خیالیئے اچھے ہین۔ اور حدو خان

وحسو خان ونتھے خان وغلام امام برادران عم زاد ولد تھن پیر بخش سب اچھے اور بہت کٹے ودبنگے لپنے روبرو دوسرے کو کم سمجھتے ہین اور بندہ نے انکو بہت سنا حقیقت مین بہت کرارے ہنجملہ اُن کے حسو خان وغلام امام فوت ہوسے ۔ وحدو خان مقام پانا مین بہت سمجھ دار وخوشاںند رکھتے تھے ۔ مگر جبکہ لکھنؤ مین سنا اور دیکھا تو ایک گونہ ضبط دامن گیر اُنکے ہو چلا ۔ یہ لوگ ساکن گوالیار اب پھر اُسی سرکار مین ملازم ہین ۔ بمشاہرہ معقول چار چار پانچ پانچ سو کے ۔ اور شادی خان ومراد خان ساکن شہر میرٹھ اچھے ہین ۔ شادی خان خیال مین بہت اچھا ہے اور مراد خان بیٹا اُنکا سرگم ٹھاہ دون کی بہت اچھی طرح سے گاتے ہین یعنی اُسی سرگم سے تان ٹھاہ دون سب بیورون کی پیدا ہوتی ہے ۔ اس طرح کی سرگم اور کوئی نہین گاتا ہے اُس طرز کا وہ موجد ہے اور از حد منصف ومنکسر ۔ ایک روز سرگم مالڑوار کے راگ کا کہ مشہور ہے سا رِ رِ گَ مَ دھا مَ کا رِ ہِی گَ مَ گَ رِ نِ رِ سَ گا رہے تھے ۔ چونکہ ہنگام تخلیہ تھا اور اُن سے جو نکھاد سُر کے بعد لکھی ہے وہ کومل ہے بجاے اُسکے رکھب لگتی ہین ۔ بندہ نے اُنکو ٹوکا تو بطریق اوروں کے ہٹ دھرمی نہ کی معقول ہوکے کہنے لگے کہ یہ بشریت کا تقاضا ہے ۔ الحق وہ بڑا ہی منصف ہے ۔ یہ کہ یہ بات اتفاق وقت سے تھی ۔ اس سہو سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین ہوا ۔ وقت ہے ۔ بہرحال ایمان شرط ہے ۔ اپنے طریقہ کا مراد خان بھی یکتاے زمانہ ہے ۔ اور سلیمان ولد مراد علی خان ڈھاری ساکن لکھنؤ شاگرد میان رجب علی مذکور خیال کے گانے مین طرز اگلا رکھتا ہے اور تان پلٹہ اُن سے بہت خوبصورت رہتا ہے ۔ یہ شخص بھی یادگار سابقین ہے ۔ اور نور خان ومغل خان ساکنان کالپی ہولی اچھی گاتے ہین ۔ اور ایک نور خان ساکن دکھن کہ بلقب چوگوشیہ مشہور ہے ہولی اُسکے حصہ مین تھی ۔ اب سنا جاتا ہے کہ اُس نے اس جہان فانی سے رحلت کی ۔ اُسکے مرنے سے اکثر مرجانا ہولی کا زبان پر لاتے ہین اور غلام رسول خان بھانجا منج خان کلاونت ساکن ترہوان کہ ملازم راجہ نیپال ہے خیال مین ید قدرت رکھتا ہے ۔ تان وگشت

تحریر زمزمہ کا بہت اچھا ہے - اور پرشد و کتھک ساکن بنارس شاگرد شادی خان و لدگا مون
خیال علاوہ پلٹہ و تان سربیورہ کے ساتھ بہت اچھا گاتا ہے - اور کریم[1] خان خیالی لاثانی -

اسم نویسی عطائی اشرفا

اوّل بابو رام سہائے صاحب ساکن الہ آباد ہولی و دھرپد و خیال و ٹپہ گاتے اور بتانے مین بجائے روزگار بلکہ بقول میر علی صاحب قبلہ نائک زمانہ ہین - ہر طریقہ کے عالم و عامل ہین -

سید میر علی صاحب قبلہ مرثیہ خوان ساکن حال لکھنؤ نبیرہ خواجہ باسط صاحب پیرزادہ امیر کبیر ہر طرز کے گانے مین کامل و اُستاد بے بدل تھے اور پابند وضع - باوجود ملازمی سلطانی عہد نواب سعادت علی خان جنت مکان سے تا زمان واجد علی شاہ بادشاہ کہ اُسی عہد مین اس جہان فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی - ایسے پابند وضع رہے یعنی ہر عہد مین بجز مکان اپنے دوسری جگہ تشریف نہ لے گئے - حتیٰ کہ ہر بادشاہ وقت نے اپنی حضوری چاہی مگر اُنہون نے انکار ہی کی - چنانچہ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ - اور حکیم نواب مہدی علی خان نے بباعث انکار کے پانصدی تنخواہ سے کم کر دی - الامجد علی شاہ کی طبع نازک پر اول تو ایک ملال ہوا کہ حکم اخراج ملک فرمایا - ہنگام باربرداری ہجرت شہر منظور نہ فرمائی بلکہ بہ ادائے دو رکعت نماز شکرانہ کہ ایسے وضعدار ہمارے عہد دولت مین پابند وضع ہین کہ ہجرت شہر اختیار کی اور احضاری آستانہ شاہی سے انکار کی نغمہ پرداز کون و مکان نے ایسے لوگ خلق فرمائے - پھر بعطائے خلعت فاخرہ و اضافہ تنخواہ یک ہزاری میر صاحب مغفور کو مفتخر فرمایا - فی زمانہ یہ بھی نائک زمانہ تھے -

رامانج داس و نراین داس فقیر بیراگی خیال مین بجائے روزگار تھے ایسے کہ بابو صاحب موصوف خیال گانے مین شاگرد اُنکے ہین - اور ہولی دھرپد مین چھجو خان کے بھائی جیون خان کے - اور جناب میر علی صاحب شاگرد دھرپد مین چھجو خان کے - اور خیال مین میان غلام رسول و شکرو سونا

[1] کریم خان عرف کریم بخش ساکن پنجاب قریب کشمیر

لکھن کے اور ٹپہ مین میان شوری اور مقامات فارسی مین ملّا محمد صاحب کے تھے اور بیراگی مذکور دونو برادران حقیقی ساکن بوندیلکھنڈ مقام چرکھاری تھے۔ و نواب سلطان علی خان صاحب ولد نواب قاسم علیخان صاحب دھرپد کے اُستاد اور نواب حسین علی خان صاحب برادر کوچک اُنکے ٹپہ گانے مین اور خوش آوازی کے اُستاد تھے۔ مگر بابو صاحب ممدوح کا گلا بہت بڑھ کے طیار تھا اب ہولی دھرپد و خیال زیادہ کرتے ہین۔ لکھنؤ مین نواب صاحب رئیس تھے پوتے نواب سالار جنگ خان کے کہ دھرپدی مشہور تھے۔ اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپد خوب گاتے تھے۔ اور محمد لاڈو علیخان صاحب مغفور والد راوی ہولی دہمال خوب برتتے تھے۔ جناب میر صاحب ممدوح اور وہ شاگرد چھجو خان کے تھے۔ اور ماموں علیم اللہ خان صاحب مغفور خیال مین شاگرد میان جانی و غلام رسول کے تھے خیال گانے مین قدرت کامل رکھتے تھے اور صحت راگ بدرجۂ اتم تھی اور مرثیہ بھی خوب پڑھتے تھے مرثیہ مین میان سیف اللہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اور ماموں بشارت علی خان صاحب شاگرد رشید شیخ عطا صاحب مرثیہ خوان دھرپدی کے تھے۔ دھرپد خوب و صحیح گاتے تھے اور برادرم کوچک محمد فضل امام خان مغفور بدرجۂ اتم خوش سلیقہ و سُریلا صحت راگ مین کامل و حساب لَے مین بے بدل۔

ایک روز حسب اتفاق بہ غیبت بندہ بلحاظ شرفا کہ مابین تھا سر جلسہ آپس مین بخشو اُستاد طبلہ ساکن لکھنؤ سے مقابلہ پیش آیا۔ آخر کار سبک دستی و نگرین و چرب زبانی گت پرن دیکھ سُن بخشو یہ حرف زبان پر لایا کہ "ہم شریفون سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے"

حقیر نے چاہا کہ یادگار اپنا اِس دار ناپائدار مین چھوڑے حتی الامکان تعلیم مرثیہ خوانی و سوز وغیرہ بخوبی کی اور خود دست بردار رہا مگر بقول شخصیکہ

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

اُن کو سرود ساز زمان نے اس دار فانی سے طلب کر شامل جلسہ سبحان ملاء اعلیٰ فرمایا۔ آخر کار اس پریشان

حال سے ان اوراقون کو مخبطاً نا بطور یادگار جلوہ دیا ہے میر حسین علی[1] ٹپہ خوب گاتے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ آگے اس ملک مین رواج گانے ٹپہ کا نہ تھا میسمی غلام نبی[2] متخلص شوری نے اس کا رمین زبان پنجاب ملائم و خوبصورت تصور کر راہی ملک پنجاب ہوا۔ وہان چندے قیام کر زبان پنجاب حاصل کر کے پھر واپس لکھنؤ ہوا اور ہر ایک راگ و راگنی مین ٹپہ بنایا اور گایا۔ جو کہ شوری از حد لاپرواہ تھا لہذا قدر و منزلت اُسکی زیادہ ہوئی پیشہ گانے کا نہ کرتا مجذوبانہ گذر تھی۔ یہان تک کہ ایک روز نواب آصف الدولہ بہادر سے سر سواری ملاقات ہوئی حضور نے لسان مبارک سے فرمایا کہ میان شوری ہمارے مکان پر آؤ۔ وہ وارستگی سے یہ حرف زبان پر لایا کہ دولتخانہ حضور سے بندہ ناواقف ہے بتلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سے پوچھ لینا اور بلا قید پروانگی دربانون سے نسبت اُنکے فرما دیا۔ اتفاقاً لوگ اُن کو لے گئے۔ چنانچہ نواب ممدوح نے باعزاز و اکرام لیا اور بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا۔ اُس نے اُس متاع لا انتہا کو اثنائے راہ مین للہ لٹا دیا۔ یہ خبر سوانح نگار سے گوش زد حضور ہوئی۔ اُس وقت پھر اُسیقدر مال و اسباب مکان مشارٌ الیہ پر روانہ کیا۔ یہ عین قدردانی ہے۔ الا شوری لاولد فوت ہوا اُسکی گامون شاگرد رشید چھوڑا۔ شادی خان لڑکے اُسکے بنارس مین باعث قدردانی راجہ اودیت نراین سکونت اختیار کی۔ ٹپہ اور خیال بمثل گاتے تھے۔ چنانچہ بابو صاحب کے خلیفہ کہلاتے تھے۔ عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ مرغ روح اُنکی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ افسوس ایسے لوگ بھی کم خلق ہوئے۔ ان بابو صاحب ممدوح البتہ یادگار میان شوری ہین۔ اور نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ گانے مین یکتائے روزگار اپنے طرز کے تھے۔ اور میان ممتو خان و چھجو خان اب لکھنؤ مین ٹپہ اچھا گاتے ہین مگر اُن لوگون کو نہین پاتے ہین۔ اور میان شوری شور ٹپہ کا

---

[1] میر حسین علی متخلص شوق شاگرد نواب حسین علیخان صاحب رئیس بیت السلطنت لکھنؤ سالار جنگی ٹپہ گانے مین بہت خوش سلیقہ تھے ۱۲ مولف

[2] غلام نبی ولد میان غلام رسول نبیا لیے قوم قوال ۱۲ مولف۔

مصنف بھی تھا ایک طرز نیا طریقہ شوری سے ملا ہوا انکا لا تینون شخص از قوم ڈھاری ساکن لکھنؤ تھے۔

بیان مغنیان نسا | یعنی اُن عورات مغنیہ کا جو کہ ہم پہلو مغنیان ذکور ہین علم موسیقی مین

[1] بی رحیمن بائی ساکن چرکھاری ہولی اور خیال ایسا او کھا بحساب سر سویرہ گاتی ہین کہ تمامی اُستاد زمانہ اُنکی مداحی کا دم بھرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس طریقہ مین دم مارنا امر محال ہے انسان کی کیا مجال ہے۔ واقعی بندہ نے فی زمانہ کسی گویے کو ایسا نہ سُنا بقول سدو خان صاحب کہ اس علم مین بائی صاحب کا رمردانہ وار زیادہ از مغنیان حال کرتی ہین اور ابتک کہ سن اُنکا پنجاہ سالہ ہے جناب بابو صاحب سے استحصال علم ہذا فرماتی ہین۔

[2] سُندر بائی ساکن چرکھاری ہمشیرہ عزیزہ بائی صاحب موصوفہ کی خیال بہت خوب گاتی ہین اور صحت راگ اُن سے بدرجہ اتم رہتی ہے۔ یہ باعث ایک خاندان ہے۔

[3] بی لطفن ہمشیرہ کوچک بائی صاحبہ علاوہ حسن یکتائی ناچنے گانے مین قدرت کاملہ رکھتی تھین۔

[4] شرفو بائی بیٹی سیٹھو بائی خیال گانے مین بطریقہ محمد خانی دو تو از حد گرما گرم تھین اور تان اور پلٹہ از حد صاف و کرارہ۔ چنانچہ دونو مقام لکھنؤ مین فوت ہوئین مشہور عوام ہین و نیاز ہر نسبت اُنکے زبان زد ہے۔

[5] دھنّا بائی ہمشیرہ کوچک اُنکی بعد وفات اُنکے غریب خانہ پر کہ واقع شاہراہ لکھنؤ و کانپور ہے باعث ارتباط تشریف لائین حقیر نے بعد رسمیات مہمانداری و زاد راہ رخصت کیا۔ حق ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔

یکے را بسر بر نہد تاج و بخت　　　دگر را بخاک اندر آرد ز تخت

[1] بی رحیمن و بی لطفن دختران کفایت علی ساکن حال چرکھاری سابق دکن ۱۲

وزمزمہ بہت صاف - غرضکہ فی زمانتا یہ لوگ مغتنمات سے ہین - رہا اس زمانہ کا گانا ٹھمری غزل اُسمین مسماۃ لذت بخش ساکن فرخ آباد لکھنؤ مین بہت غنیمت تھی - اور ناچنے مین مسماتان گلبدن و سُکھ بدن ساکنان بنارس بہت اچھی ہین اور مسماۃ چندا بائی ہمشیرہ کوچک خورشید بائی ساکن اکبرآباد شاگرد تعلیم یافتہ مان سنگھ ولد پرکاس ساکن لکھنؤ ناچنے مین بہت اچھی اور گانے مین بھی آفت روزگار ہوگی بعمر دوازدہ سالہ ہے باوجود صغر سنی خورشید بائی سے نہین دبتی -

مسماۃ جان بخش ساکن پرگنہ سمونی خاص ضلع باندا ناچنے مین بہت خوش سلیقہ و سُبک رو نہایت خلیق و حسین کمسن - ملازم نواب علی بہادر رئیس باندا تھی ۔

اور بہ تحریر مسودہ رسالہ ہذا جو رادہی کا اتفاق ہنگام یکسا گونہ تسلط غدر بلگرام مین ہوا تو مسمیان ولی محمد و پیر بخش ولد غلام حسین خان عرف غلما کلاونت کو جو دیکھا تو بہت ذہین و طبیعت دار پایا چونکہ باعث اخی سید شاہ علی صاحب اُن سے ملاقات بے تکلفانہ تھی پسران اپنے کو پاس بندہ لا کے سُنوایا تو حقیقت مین اُنکو بہت خوش سلیقہ پایا - آخرکار حسب اجازت اُنکی آلاپ ہائے بقاعدہ سے باقاعدہ کیا - اور چند دھرپت و سرگم و ہولیان و ہمال اُنکو سکھائے - یہانتک کہ راہ راست پر آئے منجملہ اُنکے مسمی ولی محمد پسر کوچک اُنکا تان و پلٹہ خیال و آکار و کمک دھرپد سے بہت طیار - اور برادر کلان اُسکا بہت خوش آواز و سُریلا - غرضکہ دونو بہت اچھے دروز بروز بہتر ہونگے - بالفعل وہ کلکتہ مین بمشاہرہ سو روپیہ ملازم بارگاہ سلطانی ظل سبحانی سلطان عالم ہین اور چونکہ اُن کا سن شباب ہے امید ترقی ہے

بیان تنت کاران

اول امراؤ خان بین کار مسبوق الذکر اُستاد بے بدل ہین - اور محمد علی بین کار بھائی اُنکے ملازم راجہ بنارس لاثانی -

میر ناصر احمد صاحب قوم کے سید تھے - مگر دہلی مین خاندان کلاونتان مین لطمع اخذ بین شادی کی ہے اور بخوبی اس علم کو حاصل کیا - لاابالی وضع رہے اور اپنی وضع کے پابند ایسے تھے کہ

لکھنؤ مین بطریق سیر تشریف لائے۔ شاہ عصر نے اپنی حضوری ہر چند چاہی لاکن اُن حضرت نے ملاقات سلطان عالم نہ کی۔ اِلا ہم غربا ؤن کے سامنے بخوبی گائے بجائے۔ ہر ایک بات اُنکی مستند تھی۔ جمیع مغنیان و شرفایان اُن سے راضی ہوئے۔ اور رحیم خان ولد امراؤ خان کا ہاتھ بھی نگر سے ہے اور امیر خان بڑا بھائی اُنکا کہ سابق ذکر ہوچکا ہے مشرح اُستاد کامل ہے۔ اور مسمّی حسن خان ٹھوڑی بقول علی نقی خان صاحب کہین طفلان امراؤ خان بجاتے ہین اور یہ ستار کا باج بجاتا ہے مگر طیار ہے۔ اور قاعدہ نہین سکے کہ وہ لوگ بجز اولاد لائق اپنی آل کو بھی نہین بتاتے اُسکو بہم نہین پہونچے۔ اور رباب پیار خان و بہادر خان خوب بجاتے تھے۔ اور اب صادق علی اور کاظم علی و نثار علی وغیرہ سے بہادر سین اچھا بجاتے ہین۔ یون تو سب اُنکا خاندان اُستاد ہے اور سر سنگار بھی بہادر سین کے حصہ مین ہے مگر بخل اور[1] حسد بھی اس خاندان مین از حد ہے۔

اور ستاریون مین باج مسیط خانی کے اول رحیم سین ولد مسیط خان و ثانیاً نواب غلام حسین خان صاحب ساکن دہلی کہ مدت تک نواب صاحب ہمان نواب ذوالفقار بہادر رئیس باندا رہے۔ سنا اور واقعی اُنکو اپنی وضع کا پابند[2] اور اس کار مین یکتا دیکھا۔ اور طریقہ غلام رضا مین بجز غلام رضا اور کسی کو اچھا نہ پایا۔ اول تو یہ باج پُر عطائی پسند و بقاعدہ ہے گتین اُسکی تیتالہ مین برا گتی و دُھن ہائے بوضع ٹھمری بندھی ہین مکمّل و اچھا نہ پایا۔ ہان غلام رضا کا ہاتھ کہ اُس طریقہ کا وہ موجد تھا بہت بامزہ دیکھا۔ اب اُس باج کے لوگ گرفتار خبط ہین۔ اُس باج مین ٹھوک و جھالا و گنجایش راگ نہین ہے بجز دو ایک سلل راگ کے۔ اُستادون کو اُس باج سے انکار ہے اور اچھے تمیز دارون کو عار ہے غلام رضا

---

[1] بیان حسد کا باب ہفتم مین بزمرہ نقل و حکایات کیا گیا ہے ۱۲

[2] مگر نواب صاحب رئیس باندا کے روبرو ستار بجائے اور تین سو روپیہ مقررہ اور وقتہ جو لیا تو جمہور عوام طعنہ زن تھی۔ واقعی طمع انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ گو کہ نواب صاحب نے وہ زر مذکورہ بطور دعوت مہمانداری پیشکش نواب صاحب ممدوح کرتے تھے مگر مشہور برعکس ہوا۔ ۱۲

نے یہ باج فقط براے امراء لکھنؤ ایجاد کیا تھا۔ ہان سہ تارمین اول غلام محمد ساکن حال باندا نے ستار مین کمال قدرت حاصل کی اور ٹھوک تو ایسی صاف و نگر تھی کہ بندہ نے کسی مین کا بجز امراؤ خان صاحب کے اور ربابی سے نہین سنی۔ ستار اُنکا کم از بین و رباب نہ تھا بقول اُستادان زمانہ حال حقیقت مین ایسا ستار نواز ہند مین نہ تھا اور کار دستکاری و مصوری مین باکمال تھا بلکہ کار مصوری روغنی کا راوی اور مشارٌ الیہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب ڈپٹی پرمٹ سے ضلع باندا مین حاصل کیا لڑکا اُنکا مسمّی سجاد حسین اچھا ہے اور غلام محمد نے مقام گونڈہ بلرام پور مین وفات پائی۔ سجاد حسین بمشاہرہ دو سو روپیہ ملازم دُرگبجے سنگھ راجہ بلرام پور ہے۔

بابو ایسری پرشاد صاحب عرف بابو جان بعمر شانزدہ ساله ولد جناب بابو رام سہاے صاحب قبلہ ستار مین باین صغیر سنی وہ لے مدا ور چھاے مین قدرتِ کامل رکھتے ہین اور صحت راگ کہ اُنکے گھر سے ہے اُستاد بے بدل یقین ہے کہ سن جو کہ غلام محمد کا تھا اُنکا ہوگا ایک آفت برپا کرینگے۔ یقین ہے کہ یاد قدما حال کے لوگون کے دل سے بھلا دینگے۔ جوان خوش رو اور نہایت حسین اور صالح اور شہسوار اور تیر اندازی مین باکمال شاگرد راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری اور گانے خیال و ہولی دھرپد اور سرگم اور ٹپہ مین طاق اور ستار مین کامل۔ شریفون مین ایسا کوئی نہین ہوا نغمہ ساز مشہور جہان اُنکو بعمر طبعی پہونچا دے۔

بعد اُنکے ایک برہمن ملقب با جھلئی ساکن بنارس ستار بہت خوب دو مضراب سے بجاتا ہی اور اسی پیشہ مین گذر اوقات اپنی کرتا ہے۔ مگر عطائی ہے۔ ہاتھ خوبصورت ہے۔ صحت راگ مین البتہ تامل ہے۔

مسمّی برکت علی عرف ستو لیا ستار بہت اچھا بجاتا ہے۔ شاگرد پیار خان مرحوم۔ اور مسکن اُسکا فرخ آباد۔

نواب حشمت جنگ رئیس فرخ آباد شاگرد پیار خان ستار مین دست قدرت رکھتے تھے۔
عین عالم شباب مین وفات پائی۔

نواب ذوالفقار بہادر خیال اچھا گاتے تھے اور بزرگداری مین اُستاد طبلہ وپکھاوج نواز ہنگام فرمائش شرماتے تھے اور ازحد قدردان ہر ایک علم کے تھے۔

نواب علی نقی خان وزیر سلطنت لکھنو شاگرد حیدر خان ہولی بہت خوب گاتے اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے اور تصنیف ہولی وغیرہ دھمالی خود فرماتے۔ اور نہایت خوش آواز تھے وار تصنیفین ۔

قطب علی عرف قطب الدولہ ساکن بریلی شاگرد پیار خان ستار مین ایک قدرت رکھتا ہے۔

بنی بخش ڈیرہ وار برادر امیر جان طوائف ساکن ملک پنجاب ستار نواز ہی مین شاگرد غلام محمد بہت طبیعت دار ہے اگر اُسکو صحبت اچھی رہی تو بہت اچھا ہوگا۔ اور

سارنگی بجانے مین علی بخش ساکن دہلی۔ اور حسن بخش ساکن لکھنو۔ اور ثابت علی ساکن گوالیار قوم ڈھاریان بہت اچھے ہین۔

ابراہیم خان و محمد علی ڈیرہ دار ساکن شہر باندا بہت اچھی سارنگی بجاتے ہین بلکہ محمد علی طرز پیہ مین شاگرد جناب بابو رام سہلئے صاحب قبلہ تھا جوان ہیجان ہوا۔

ہمت خان کلاونت ساکن راٹھ تپواری ملک بُندیلکھنڈ شاگرد حسن بخش بھی سارنگی مین اُستاد تھا۔

ظہور خان کلاونت ساکن باندا خاص۔ اور حسن خان ڈھاری ساکن لکھنو کا دُھن بجانے مین ہاتھ خوبصورت ہے۔

خواجہ بخش ڈھاری ساکن خورجہ شکار پور شاگرد امیر خان بین کار سارنگی بہت خوبصورت ساتھ صحت راگ کے بجاتا ہے۔

یون تو بہتر ہا سُننے مین آئے۔

راجہ[۱] بشناتھ سنگھ رئیس ریوان اور مہاراج اودیت نرائن رئیس بنارس اور راجہ رتن سنگھ رئیس چرکہاری ۔ و نواب احمد علی خان رئیس رامپور ۔ اور سلطان عالم بادشاہ بیت السلطنت لکھنؤ اس علم موسیقی کے بڑے محقق و قدردان بلکہ کسی قدر خود بھی کرتے بلکہ بادشاہ ممدوح ناچ کو خود ایسا کرتے تھے کہ اپنے عہد مین یکتا تھے اور اب بھی کلکتہ مین باوجود انتزاع ملک خدا کی عنایت سے وہی کارخانہ ہین ۔ اور سازندہ بجانے مین وہاج الدولہ ڈھاری ساکن لکھنؤ ۔ اور سرود مین غلام علی ڈوم ساکن رامپور یکتاے زمانہ تھے ۔ افسوس دونون نے وفات پائی ۔

نقارہ بجانے مین مرسلی مشکل ہے اور مرسل اُسکو کہتے ہین کہ ایک تو سیدھی گت بجاتا ہے اور دوسرا اُن کی ٹھاہ سے مدود رب وغیرہ پڑجاتا ہے اُسکو مرسل کہتے ہین ۔ سو اوّل قاسم خان ساکن قصبۂ آسیون ۔ دویم گھورن خان ساکن قصبۂ اونام ۔ اور سبحان خان ساکن بنارس ملازم راجہ صاحب نقارچیان مرسل مین اُستاد کامل ۔ اور راجہ رگھناتھ راؤ بونگا بہادر رئیس جھانسی نے نقارہ مین قدرت کامل بہم پہونچائی تھی ۔ اُن مین گھورن خان حیات ہے ۔ اور اب مسمی مخدوم بخش ساکن لکھنؤ ۔ اور بھبو ساکن اونام حال لکھنؤ مرسل نقارہ کے ہند مین یکتا ہین ۔

شہنا بنارس مین بھی اچھی بجتی ہے ۔ چنانچہ احمد علی ساکن بنارس نے شہنا کو ایسا ملایم کیا کہ سازنگیون کے سُر کے ساتھ اُسکی النس بجتی ہے اور قوم احمد علی کی نقارچی ہے اور بڑی شہنا نے النس اور چھوٹی[۲] شہنا کہ ساتھ نوبت کے بجتی ہے ۔

کرانٹ و فلوٹ باجہاے انگریزی و خوشترنگ و جل ترنگ و پٹلی وادنے بجانے مین احمد خان ولد کریم خان ڈھاری ساکن آسیون ۔ اور گھورن خان نقارچی ساکن اونام داماد احمد خان

---

[۱] چھوٹی شہنا ساتھ نوبت کے بڑے نقارون کے ساتھ بجتی ہے اور بڑی شہنا النس وشن چوکی کی ہو ۔ دھونس جانب کے ساتھ بجتی ہے ۔ دودھونس جانب مثل نقارہ خورد یعنی طبلہ کے باٗین سے مطابقت رکھتی ہے ۱۲ لمولف

[۲] یہان سے پھر رئیس شروع ہوے ۱۲

ہند مین ثانی اپنا نہین رکھتے ہین۔ بلکہ گھورن خان نقارہ اور طبلہ مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔ اُنکے شاگردون نے میان بخشو اُستاد کے چھکّے چھوڑ وا دیئے

گھسیٹ خان نقارچی جمعدار نوبت خانہ رئیس باندا پٹلی وار نے اور النغوزہ و رشہنا چھوٹی اچھی بجاتا ہے۔ شاگردوں مین کاردن کا بیٹا ٹانڈا اچھی رکھتا ہے اور رہنے والا باندے خاص کا ہے

کلّو و چھتّو ڈھاڑی ساکن بنارس سارنگی بہت اچھی بجاتے ہین اور خیال بھی اچھا گاتے ہین

مسمی جیتن قوم کتھک ساکن بنارس سارنگی مین باعث سنگت بی رحیمن بائی صاحبہ اُستاد مشہور ہے۔ واقعی اُنکا گلا بجاتا ہے۔ وجہ یہ کہ تمام عمر بائی صاحب و بائی صاحبہ کی تعلیم اُس نے پائی۔ جب یہ تمیز آئی ہے۔

طبلہ مین اول بخشو ڈھاری اس طور کے باج کا اُستاد ہوا۔ مسمی ممّو بیٹا اُسکا گتیا اچھا ہے اور سلاری خان پسر ثانی گت پرن مین۔ چنانچہ دونو اپنے کام مین اُستاد ہین۔ اور اس زمانے مین قدیم باج کا مسمی مکھو ساکن دہلی بڑا اُستاد تھا بلکہ شاگردان مکھو سنگت طوائفان خوب کرتے ہین۔ گو کہ طبلہ لکھنؤ سے بہتر کسی ملک مین نہین بجتا ہے۔ الا یہ باج واسطے سنگت کے ہے۔ یہ لوگ قوم ڈھاری سے ہین۔ چنانچہ منجملہ اُنکے بخشو و مکھو خان ہر آدمی کے سامنے فوت ہوئے۔ اور مسمی بخو ڈیرہ دار طبلہ مین شاگرد بخشو۔ الا سب سے گوئے سبقت لیگیا بلکہ اسی لاگ پر پسر اپنے کو خوب طیار کیا اور واقعی جو بنظر انصاف سُنا تو پسر ممّو خان ہلکر پوتے بخشو سے اُسکو نگر اور طبیعت دار پایا۔

پکھاوج مین اول لالہ بھوانی سنگھ اُستاد کامل تھے۔ اور اب کودو سنگھ برہمن ساکن قصبہ باندا۔ شاگرد اُنکا بجاتا ہے روزگار ہے حضور سلطان عالم شاہ اودھ سے بخطاب کنور داس مفتخر تھا بلکہ معرکہ شاہ و عابد علی مین کہ علاوہ گوئیون کے یہ راوی اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان بھی شریک تماشائی تھے۔ عابد علی تو معقول پشیمان ہوا مگر جوت سنگھ اور کودو سنگھ پکھاوجیان سے معرکہ ٹر گیا اور بادشاہ نے

توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھواکے فرمایا کہ جسکے ہاتھ بازی آئے وہ یہ کیسہ زر لیجائے چنانچہ جیوت سنگھ اُسکے باج سے باز آئے اور کنور داس سنے وہ روپیہ پائے۔ ہان مسمی تاج خان نے کہ سابق کے ڈیرہ دار تھے الآ شل غلام محمد ستار نواز عزت ولیاقت لائقہ پیدا کی خلیفہ لالہ بھوانی سنگھ کی طرف ہین اور شاگرد رشید اُنکے ہین۔ مسمی ناصر خان پسر اپنے کو طیار کرکے ہمسر کودو سنگھ کردیا فقط فرق اسقدر ہے کہ کودو سنگھ باعث کبر سنی از حد ملایم ونفیس۔ اور ناصر خان کہ جوان زبردست وخوش رو ہے بسبب صغر سنی کرارے ودبنگے۔ الا تاج خان معلومات مین کودو سنگھ سے زیادہ ہین اور بڑے مسلمان مقید نماز رہنے والے باندا خاص کے ہین

ناچنے مین اوّل للوجی اور پرگاس کتھک گت بھاؤ اور رارتھ بھاؤ مین بڑے اتھاست لکھنؤ مین اُستاد۔ اور مسمی درگا بھتیجا پرگاس کا آفت زمانہ تھا صغر سنی مین فوت ہوا۔ اب مان سنگھ اور چھوٹا بھائی اُسکا پسران پرگاس بہت اچھے ہین موافق طریقہ خاندان اپنے کے ہین اور بینی پرشاد اور پرشد وکتھک ساکن بنارس ناچنے وتبلانے مین اُستاد ہین۔ اور رام سہائے کتھک ساکن ہنڈیا حال باندا اپنے طور کا بہت اچھا ہے۔ اور رمضانی نقال ساکن قصبہ موہان۔ اور حسین بخش وقایم علی اور مرزا واحد کشمیری ساکنان لکھنؤ۔ اور کنہیا نقال بھی بہت خوش قطع ہین اور کنہیا گانے اور ناچنے مین نمونہ حضرت سلطان عالم ہے اور حضرت نے تو سبھون پر خطِ رد کھینچا۔ اور عورتون مین گلبدن وسکھبدن وغیرہ ساکنانِ بنارس بلکہ بنارس مین گانا وناچنا وتبلانا حسب خواہش زمانہ نہایت خوش اسلوب ہے۔ اور یون تو زمانے مین سب اچھا کرتے ہین۔ ہزارون کو سُنا۔ فی زمانہ باعثِ قدردانی شاہ عصر حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ جمجاہ کہ کمال ہر ایک علم وہنر کا رکھتے ہین بیت السلطنت لکھنؤ مین ہر کمال کے لوگ خصوصًا علم موسیقی کے ماہر اچھے مجتمع ہوئے۔ یہان تک کہ ڈھاری وغیرہ مصاحب خاص بخطاب دولا کے مفتخر ہوئے۔ اور رضی الدولہ نے کہ ڈھاڑی تھا

خطاب ابائی کا پایا۔ اس ملک ہند مین عہد محمد شاہ بادشاہ کثرت گویون کی بدرجۂ اتم تھی افراط عیش مین صولت محویت نمودار ہوئی۔ انتہا یہ کہ آہ مظلومان درپے آزار ہوئی۔ اوّلاً تخت نشینی دو تو سلاطینون نے دادرسی مظلومان اور خاطرداری غریبان کی آخرکار محمد شاہ عیش و عشرت مین مبتلا ہے۔ اور حضرت سلطان عالم شاہ اودھ ہنگام ہوے نے اختر محل و خسر نواب علی نقی خان جمیع امور سلطنت نواب علی نقی خان کو معہ عہدۂ وزارت تفویض فرمائی اور آپ مائل بہ عیش و کامرانی کہ لطف زندگانی ہے بسرور شادمانی ہوئے پس حضور ری حضور عالم سے کہ یہ خطاب عطیہ سلطانی ہے اوّل کارسازی کارپردازان وزارت سے اجبار ممالک محروسہ اور ثانیاً زینہ دربار عام اجارہ ہوا۔ اس سدبابی سے مایوس ہر اک دادخواہ بیچارہ ہوا۔ اور عمالان بیرونجات نے کہ یہ لوگ کمینگاہ مین رہتے ہین وقت غنیمت جان برخلاف تعہد ایصال زر سے پائمال کردیا۔ مخلوق خدا مین حلاوت باقی نہ رہی۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آہ مظلومان پایۂ عرش ہلاتی ہے چنانچہ حضرات کو لطف انبساط حاصل ہوا الّا انجام بخیر ایسا ہوا کہ نادرشاہ نے دہلی کو تاراج کیا۔ اور لکھنو صاحبان انگریز نے لیا۔ افسوس یہ ٹکڑا نمونہ سلطنت بقیہ ہند تھا مفت ہاتھ سے گیا۔ طوق ملامت اپنا معلم الملکوت نے علی نقی خان کو دیا۔ وبال خلق اللہ سے اپنا سر ہلکا کیا۔ خیر سرود سازندان سب کو اپنے عہد و اُمان مین رکھے۔

مسمّی اگھاون نقارچی ساکن اونام طبلہ اور نقارہ مین بدرجۂ اتم طیار تھا۔ بلکہ بخشو لکھنؤ مین اُس سے سبقت نہ لیگیا بیکار تھا عین شباب مین وفات پائی۔ حاجی ولایت علی ڈھاری ساکن لکھنو طبلہ مین ید قدرت رکھتا تھا۔ عرصہ چند گذرا کہ فوت ہوا مگر جبکہ زیارات اور حج سے فارغ ہو کے پھر لکھنؤ مین آیا تو کار طبلہ وغیرہ سے بخوف نغمہ پرواز جہان توبہ کی تھی پس ہر مسلمان کو نغمہ ساز جہان ہدایت نیک عطا فرمائے۔

مسماۃ چندر[1] بھاگا طوائف کہ ہندوستان کے والی ریاست کے گھر میں تھی خیال سیدھی پٹلی کا اچھا گاتی تھی۔ آدمی حسین اور خلیق بدرجۂ اتم تھی۔ اور مسماۃ سیٹرھو ساکن پشاور۔ اور ملّو ساکن لاہور دھرپد اور خیال باتاثیر گاتی ہیں۔ اور مسماۃ وزیرن ساکن لکھنؤ دھرپد والی مشہور ہے اب وہ آفتاب سرکوہ ہے۔ بعہد آصف الدولہ بہادر جنت مکان ایک عالم شباب اسکا ہوگا۔ اور رشیدی مراد علی خانہ زاد شاہ اودھ ٹپہ نہایت نستعلیق گاتا ہے۔۔

بیان مرثیہ خوانان وغیرہ

اوّل جناب سیّد میر علی صاحب مغفور کہ فی زمانہ نایک تھے مرثیہ خوانی میں موجد انواع اقسام کے ہوئے۔ چنانچہ گانے میں بھی ہر ایک انگ و بانی اور چھب کے استاد کامل ہوئے اور تصنیفات میں بے بدل جو استاد بمقابلہ پیش آیا شاگردی کا دم بھرتا ہوا راہی ہوا۔ حق تو یہ ہے کہ استاد زمانہ تھے مثل مولف صدہا شاگردان شاگرد انکے تھے۔ سرود سازو وران بیا مرزد محمد آلالامجاد اور مولوی شاگرد انکے قوم قوال ساکن لکھنؤ استاد کامل تھے اور میاں احمد علی و غلام عباس ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج شاگرد رشید انکے تھے۔ اور میاں ممّن صاحب بازو میر علی صاحب معلومات میں کامل حیات ہیں۔ مگر پڑھنا ترک کردیا۔ صاحبزادے انکے ہیں۔ اور میر مولا ئے اور احمد علی ساکن لکھنؤ اور مہدی بخش ساکن ردولی شاگرد انکے مرثیہ اچھا پڑھتے ہیں حال میں فوت ہوے۔ اب اچھے صاحب ولد مولوی صاحب و امداد حسین نواسہ مولوی ولد غلام عباس ملازم والی رامپور ہیں بہت اچھے ہیں اور میرزا فدا علی صاحب ساکن لکھنؤ شاگرد میر صاحب مغفور علاوہ مرثیہ ہولی بہت خوب گاتے تھے حال میں وفات پائی۔ اور چھوٹے بڑے صاحب مرثیہ خوان ساکن لکھنؤ رئیس بہت اچھے خاندانی تھے

---

[1] چندر بھاگا باوجود عیش و آرام خیال رئیس کا نہ کیا۔ اولاد کو چھوڑ ہر ایک سے منہ موڑ ایک طبلچی کے ساتھ رستہ لیا۔ آخر کار اتفاقاً کھسیٹ خان سے ملاقی ہوئی تو طبلچی کو مُنتہ دیا تا بہ لکھنؤ آئے۔ سُنا گیا کہ ٹانک پور میں جا کے قضا کی۔ چندر روز کے واسطے یہ بدنامی اپنے سر لی۔ مہاراج کو کیسا غم ہوا ہوگا۔ الحق بقولہ مصرعہ اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید ۱۲ مولف

پسر اُنکے آفتاب الدولہ زکی علی خان بہادر عرف میرزکی صاحب خوش آوازی اور گلے بازی مین
یکتائے عصر تھے۔ دوست صادق مؤلف خدا ئیش بیامرزد۔ اور کمو اور فجو مرثیہ خوان قوم ڈھاری
ساکن رُدولی شاگرد میر صاحب بہت اچھے تھے۔ اور احمد علی خان و اصغر علی خان فیض آبادی مرثیت
کے اچھے طرز جدا گانہ اُنکا تھا۔ اور میر کلو برچھیت بھی اپنے طرز کے بہت اچھے تھے اب میر کاظم علی
صاحب لکھنؤ مین غنیمت ہین مگر اب لکھنؤ مین معلومات سے مثل سابقین کوئی نہ رہا۔ خالی ہے اور
میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دُھرپد بیٹھک اپنے طرز مین یکتائے عصر تھے۔ اگر اس
عہد مین ہوتے تو نمود ہو جاتی۔ چونکہ پیش جناب میر علی صاحب قبلہ مغفور تشریف لائے۔ لہذا فروغ
نہ ہوا۔ بقول شخصیکہ "پیش آفتاب ذرہ را چہ یارا" عروج نہ ہوا پیش اُستادان زمانہ شمار اُن کا بھی
عطائیون مین نہ تھا۔ نہایت خلیق و اُستاد بے بدل اب مایہ بساط اُنکی میر علی حسن صاحب دست بند
شاگرد اُنکے ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ ہین خدا عمر دراز کرے نہایت خلیق جوان خوش رو علاوہ مرثیہ گانے مین
بھی ید قدرت رکھتے ہین بہت کرارے اور صحیح۔ اور میرزا محمد رضا صاحب ساکن لکھنؤ یکے از متوسلان
نواب سالار جنگ علاوہ مرثیہ خوانی گانے مین بھی بہت اچھے اور معلومات بدرجہ اتم ہے۔ چند زمانہ
سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی تھی۔ اب سُنا جاتا ہے کہ رامپور مین ہین۔ اور کانپور مین میر علی
اور حسینی ڈھاری مرثیہ خوان اچھے تھے۔ اور میر محمد علی اچھے تھے۔ اور کتاب خوان مین مُلا محمد صاحب
عجمی۔ و شیخ غلام مرتضیٰ صاحب لکھنؤ مین بہت اچھے۔ اور آغا محمد علی صاحب ساکن خراسان۔ اور
آغا خورشید ایرانی و آغا اسماعیل صاحب قزوینی بڑے مقام دان سُنے۔ اور مرزا خادم علی بیگ
صاحب اُستاد بندہ کانپور مین بڑے محقق و مقام دان و شیرین بیان ہین شاگرد مُلا محمد صاحب۔ اور
میرزا امداد علی بیگ ساکن شاہجہان آباد حال فرخ آباد کہ شفیق و عنایت فرمائے و محب صادق
راوی ہین۔ کتاب خوانی و مقام دانی مین یکتائے روزگار اور خوش بیانی مین طوطی ہند یگانہ آفاق

سلیقہ شعار ہین نغمہ ساز بوستانِ سخن اُنکو بانبل و مرام رکھے - ایسے لوگ بھی یادگار زمانہ ہین اور مرثیہ گوئی و تحت لفظ خوانی مین اول میر انیس صاحب لد خلیق ابن میر حسن - دویم مرزا دبیر صاحب - سیوم میان امانت - چہارم سلطان عالم یگانہ زمانہ - اور یون تو صدہا ہین -

فصل دوم بیان صدا مین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ ساز گلستان سخن اوپر شاخ مطلب بیان خلاصہ کتب ہندی یون چہچہ زن ہے کہ کتب ہندی بھوین گول اور سیس ناگ چکر وغیرہ سے کہ جیسے حال طبقات ارضی و سماوی وغیرہ ظاہر ہے واضح ہوا کہ آسمان صورت چتر ہے اور ریاضی مین مانند بیضہ - بہر حال فیما بین ضدین - خلاصہ یہ کہ چند باتین صورت یکجائی رکھتی ہین یعنی اوّل و آخر عدم اور جبکہ فقط سطحہ آب تھا تو ایک صدا اونگ پیدا ہوتی اور جس وقت کہ بشن کا سروپ اُنکے خدا نے بہ ہیئت کذائی انسان رکھا تو وہ صورت مذکورہ اُنکی سماعت مین آئی اور جبکہ نغمہ ساز جہان کو منظور خلقت ہوئی تو ایک آواز کارکی آئی اُس وقت ناف بشن سے کہ اوتار نرانکار مجسم بہ شکل انسان ہوا تھا ایک پھول کنول کا برآمد ہوا اُس سے ایک شخص مسمّی برہما پیدا ہوئے اور برہما کی بائین بھون سے مہادیو کی پیدایش ہے اور وہ لفظ کا مثل کُن کے تھی فوراً وجود ہر ایک شی کا ہونے لگا اور سطحہ آب پر واسطے قیام ارض کے ایک کچھوا عریض و طویل بناکے رکھا اور اُس پر چار ہاتھی چہار طرف قائم کئے اور درمیان مین اُسکے ایک سانپ اس جسامت کا بنایا کہ یہ زمین اُس پر مانند ایک تل کے معلوم ہوتی ہے اور زمین کے استحکام کے واسطے پہاڑ بنا ہوئے - ازان بعد وجود جمادات و نباتات وغیرہ ہوا - اور بشن کی ہرن ہوسکے

ملہ کچھوا نام جانور آبی کا ہے اور کچھوا بھی اُسکو کہتے ہین برنگ سیاہ اور ہڈی پشت اُسکے کی بہت سخت ہوتی ہے مانند سپر کے - اکثر سپاہیان ہندی سپر اُسکی بناتے تھے مگر اب سلاح ہندی موقوف ہے اور قوم کیوٹ و کہار وغیرہ اسکو کھاتے ہین ۱۲ مولف

بھی ایک آواز آتی تھی وہ صدائے بید تھی اور صدائے اونگ مین فقط ایک سُر تھا وہ ملقب بناد[1] ہوا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو صدائے اول تھی مہادیو کو اور صدائے بید برہما کو واسطے ترکیب کے بشن نے تفویض کیا پس برہما نے مرکب کر کے چار بید یعنی سام بید[1] و یجر بید[2] و رگ بید[3] و اتھرین بید[4] مقرر کئے اور معہ ازدواج اپنے کہ تیرہ رانیان تھین مشغول خلقت ہوئے۔ اور مہادیو جی کہ جنکو ناد سپرد ہوا تھا اُنہون نے اول ایک باجا بشکل مرگ کھاران ایک رخنہ نکالا اور نام اُسکا ڈھیرو رکھا۔ وبعد اُسکے تنبورہ کہ اب مشہور ہے نکالا پھر تو تت و بتت و گہن و ستھر کہ اسمین جھانجھ اور گھونگھرو و مجیرا وغیرہ۔ اور ستھر کو بعض کوی سگھر بھی کہتے ہین۔ یہ چار طریقے تمامی باجون کے نکالے شرح اسکی آگے ہوگی۔ اب تصور فرمایئے کہ اُس صدائے اونگ پر پہلے بشن نے سات درجہ سرون کے مقرر کردیئے۔ تران بعد مہادیو نے بارہ درجہ سرون کے مثل دوازدہ برج مقرر کرکے نام اُنکے جداگانہ رکھے اور پھر اُن ہی سرون کو ترکیب دے کے ایک شکل قائم کی اور نامزد اپنے کرکے بھیرون نام رکھا۔ اسی طرح جملہ چھ راگ علیحدہ علیحدہ بناکے نام اُنکے جداگانہ مقرر کیئے اور دو دو برجون پر تقسیم کردیئے۔ اور وہ جو سانپ بنا تھا اُسکا نام سیس ناگ ہوا اور وہ مٹی جو اُسکے پھن پر رکھی تھی اور پتھرون سے قائم کی اُسکو پرتھی و پرتھمی و دھرتی و بھوس ملقب کیا اور پتھرون کو پہاڑ مشہور کیا اُس پر بعد وجود نباتات وغیرہ پانچ تت سے انسان بنائے۔ خاک باد آب آتش آسمان اور ہمارے یہان انسان عناصر سے مرکب ہے۔ اطبائے ہندی کاسہ سر کو آسمان قرار دیتے ہین اور اُنکے یہان اخلاط تین ہین۔ حرارت برودت رطوبت اور وجود یبوست۔ باوجود پانچ تت سے منود کیا آگے اسکے جمیع مخلوقات اُنکے یہان برہما اور اُنکی رانیون سے ہے۔ بعدہ

---

[1] ناد آواز کو کہتے ہین۔ جب کچھ نہ تھا تو آواز اونگ آتی تھی اُس صدا کو مہادیو نے ترکیب دے کے علم موسیقی طیار کیا اور نام اُسکا ناد رکھا۔ اول ناد ہے پھر بید یعنی بیاکرن و جوتش سے مثل عربی فقہ وغیرہ نجوم ۱۲ مولف

مہادیو اکیس دیوزاد دیوتا اور بعدازان انسان اپنے اپنے طور پر راگ وراگنی کو ترکیب دیتے گئے اور موجد طیاری باجے وغیرہ ہوتے گئے۔

فصل سیوم بیان مت او باجون مین معین پردے

پردہ اوّل سامعین خوش الحان وناظرین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نرہے کہ بانی اور مت طریقہ کو کہتے ہین یعنی اگر کسی دیوزاد نے گایا تو وہ بانی زبان اُنکی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بانی سے مراد بول چال ہے تو اُس وقت جس اجنا نے اپنے طرز پر گایا تو وہ مت کہلائی۔ بعدازان جبکہ انسان نے جس طریقہ پر گایا تو وہ بانی ٹھہری اور بانی سے مراد بنا کرنے کے بھی ہے۔ چنانچہ تین طریقے جاری ہوے۔

اوّل۔ اکیس متین دیوزادون سے۔

دوم۔ بارہ بانیان قوالون سے۔

سیوم۔ چار بانیان کلاونتون سے۔

جملہ سینتیس ۳۷ طریقے ہوے۔ جن شخصون نے اپنے اپنے طریقون پر گایا تو اُن ہی طریقون کے یہ اسم مشہور رہوے۔ اور فی زمانہ منجملہ متون کے کلاونت اکثر مت ہنومنت کے مقلد ہین اور مت ہنومنت اب بھی جو اچھے اُستاد ہین اُنکے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیونکہ ہنومان سے بھی چند متون کی تقلید کی صورت جداگانہ نہو سکی۔ گو کہ طرز علیحدہ تھا۔ الا اجتماع سے ایک شکل پیدا کی۔ واقعی بدانست حقیر یہ کوچہ از حد مشکل ہے اسکا قدم رکھنے والا ہر لحہ پا بگل ہے جو کہ صوتین مہادیو جی سے معدوم نہ ہو سکین لہذا اُنکی مت غلط کہلائی۔ پس جبکہ اجنا کا یہ حال ہے تو انسان کی کیا مجال ہے۔ نہین نہین چونکہ انسان کو نغمہ سرا لے ہر دو جہان نے اشرف المخلوقات کیا ہی باوصف

ضعیف الجسامت و قوت ہنوز وہ بانی دیوزاد خارج از اعتبار ہے۔ بہرحال اس علم مین عقل ہرکس وناکس ذی شعور کی لاچار ہے۔

پردۂ دویم بیان باجون مین

یہان سے قلم ژولیدہ بیان بیان باجون مین یون زمزمہ پردازی کرتا ہے کہ اس ملک ہند مین بانی علم نادیئی موسیقی کا شیسر سب سے پہلے ہوئے تو بعد از انتظام سُر و راگہا ے چار طریقہ کا قاعدہ باجون کا نکالا اور نام جداگانہ ہر ایک کا رکھدیا۔ باین تفصیل کہ اُن مین سے اول تت ہے اُس سے ڈہرو وغیرہ اور بتت سے بین و تنبورہ۔ اور سُشہر سے گھونگھرو وغیرہ۔ اور گھن سے جہانجھہ و مجیرا وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ جس قدر باجے دونو ہاتھہ سے بجتے ہین وہ متعلق ہین تت سے۔ باقی جو کہ جس مشابہت و تعلق رکھتا ہوگا اُسکا شمار اُن ہی قاعدون مین سے ہوگا بموجب تذکرہ بالا کسی طور ریا نہین ہو سکتا ہے۔

خلاصہ ثانی یہ ہے کہ تت وہ ہے جو زخمہ و مضراب سے بجے۔ اور بتت وہ کہ استعانت بالون سے یعنی گز و کمانچہ سے آواز دے۔ اور گھن وہ ہے جو از آلۂ چوبی سے صدا دے۔ اور سشہر وہ جو اعانت نفسی سے بولے۔ یہ طریقہ خاندان قوالان پیر و حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ ہے۔ آگے جو ہر ایک نے حسب استعداد اپنی کے باجے ایجاد کئے انکشاف اُنکا اس پردہ سے ہے۔

پردۂ سیوم بہ بیان باجہا مرکبہ دیوزاد و انسان

اول مین مہادیو جی وغیرہ نے جو باجے کہ ایجاد کئے ذکر اُن کا۔ اوّل۔ ڈہرو کہ وہ مثل ہڑک کہاران۔ فرق اس قدر ہے کہ ہڑک دو رُخہ ہوتا ہے اور ڈہرو ایک رُخہ۔

دویم۔ جہانجھہ۔

سیوم۔ مجیرا۔ یہ باجے مشتہر ہین۔

چہارم تنبورہ[1] کہ اُس مین چار تار ہوتے ہین ایک آہنی پنچم اور دو برنجی مدہم کے۔ درمیان مین اور ایک طرف کھرج گندہ برنجی یا آنکہ نقرئی بلدار یہ بھی باجا مشہور ترہے۔

پنجم۔ بین کہ وہ دسون انگلیون سے بجتی ہے۔ موجد اسکا بھی مہادیوجی اسطرح پر کہ ایک روز گورا پاربتی جی بوجہ اُنکی بے تکلف چیت سورہی تھین با این وضع کہ ایک ہاتھ اُن کا دونو چھاتیون پر تھا۔ وہ ہیئت دیکھکر بین ایجاد کی یعنی بجائے چھاتی دو تونبے اور بجائے ہاتھ ایک گول لکڑی[2] مجوف اُس مین ایک تونبا اِس طرف ایک اُس طرف اور آٹھ کھونٹیان اُس مین اور آٹھ ہی تار لگتے ہین ایک آہنی اور دو برنجی اور ایک پھر آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی کھرج بہت گندہ مثل بان بارِیک کے اُسکو مندر کہتے ہین۔ اور پھر ایک برنجی کھرج دو دو تار آہنی چکارے کے دونو طرف ڈانڈے اور اُنیس پردے کہ اُنکو سار[3] کہتے ہین آہنی فولادے مانند سندری ستار کے مگر چوڑی دو انگشت کی اُوموم سے کھڑی کرکے لگاتے ہین اور پیچھے کے تونبی کی طرف ڈانڈ پر چھوٹی سی شکل طاؤس کی دُم اونچی اُٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکی گردن مین ایک سوراخ ہوتا ہے اُس مین سے جملہ تار ہو کے کھونٹیون مین لگتے ہین اور دو مضراب سے بجتی ہے۔ ایک مضراب انگشت شہادت دوسری میان گی مین پہنتے ہین اور ایک ناخن سفل روہو مچھلی کا انگشت خنصر یعنی چھنگلیا مین وقت بجانے کے پہنتے ہین۔ اور جس تار کو مندر کہتے ہین اُسکی صدا مثل بائین پکھاوج یا طبلہ کی گمک کے برابر ہوتی ہے اور بین سو سات سرگمین یعنی قاعدے بین کے مقرر کئے اور بجانا بین کا ایسا مشکل ہے کہ اُسکا

---

[1] بعضے تنبورہ مین پانچ تار بھی لگاتے ہین اور مثل سندری ستار کے تسمہ چرمی باندھتے ہین اور الاپ اگ مثل بین کرتے۔ مگر اس زمانے مین اِس مولف نے ایک تلسی رام کلاونت نو ہارے اور دین بیگانہ کو کرتے دیکھا۔ ورنہ سنا بھی نہین ۱۲ مولف

[2] اُس لکڑی کو ڈانڈ کہتے ہین۔ [3] سار دو اُنگل چوڑی اونچائی مین ہوتی ہے کہ وہ کھڑی ڈانڈ پر رکھی جاتی ہے۔ اور دبازت مین مثل سندری ستار کے فولادی ہوتی ہے۔ ۱۲ مولف

بجانے والا ہند مین ایک آدھ ہے اور فی زمانہ بجانے والا ہین کا کمیاب ہے۔

ششم۔ پکھاوج کہ وہ ڈھولک سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک طرف آٹا لگتا ہے اور ایک طرف سیاہی طبلہ کی سی۔ چنانچہ طبلہ اُسی سے نکلا ہی موجد اسکے گنیش جی اہل مت۔

ہفتم۔ اور ڈھول وستار حضرت امیر خسرو صاحب قدس سرہٗ نے نکالے شرح اسکی باب ششم فصل نہم مین مفصل ہے

ہشتم۔ قانون موجد اسکا حکیم ابو نصر فاریابی ہے۔

نہم۔ بربط موجد اسکا فیساغورس حکیم ہے اور دونو باجون مین تار آہنی ہوتے ہین و رقانون مین آڑے تار ہوتے ہین اور وہ بشکل اڑا جالی یا قالب خشتی اور بربط مربع تختۂ چوبی کا ہوتا ہے تار سیدھے چڑھتے ہین اور پتھر سے بجتے ہین۔

دہم۔ چنگ و رباب موجد اسکا حکیم ارسطو وزیر سکندر ہے۔ چنگ آہنی حلقہ دار مطول ہوتا ہے اور بیچ سے اُسکے تار نکل کے خمدار ہوتا ہے اور انگشت شہادت سے مُنہ مین لگاکے باستعانت کشش نفس بجاتے ہین۔ اور رباب مثل چکارہ اور رودہ کے تار اُس مین چڑھتے ہین اور پیٹ اُسکا بڑا چوڑا ہوتا ہے۔ زخمہ چوبی سے کہ اُسکو جوا کہتے ہین بجتا ہے۔

یازدہم۔ قانونچہ مثل قانون کے ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اُسکے تار ایک تختہ طویل پر آڑے چڑھتے ہین۔ مانند قانون مگر اسمین کھونٹیان بہت سی لگتی ہین اور پتھر سے بجتا ہے۔

دوازدہم۔ سرود رباب سے نکلا مگر قد مین ڈیوڑھا۔ اُس پر بھی رودہ اور تار چڑھتے ہین اور مثل رباب زخمہ یعنی جوے سے بجتا ہے اور جوا چوب بیچ آگ سے بمقدار ایک انگشت کے نوک دار بنتا ہے۔

سیزدہم۔ طاؤس بشکل ستار تونبے مین نیچے صورت مور کی بنادی اور گز سے بجتا ہے۔

چہاردہم[۱۴] - گیتار یہ بھی ستار ہے فقط طربین ایک سیم ڈانڈ اُس مین کھونٹیان قائم کر زیادہ چڑھتی ہین اور مثل سارنگی گز سے بجتا ہے - یہ دونو باجے ایجاد حکماے پنجاب ہین اور اوپر کے باجے حکیم جالینوس سے ہین -

پانزدہم[۱۵] - سارنگی بشکل سرود - الا چھوٹے گز سے بجتی ہے ایجاد حکیم بقراط گو کہ یہ باجا ولایت کا ہے لیکن ہند مین زیادہ تر رائج ہے -

شانزدہم[۱۶] - سرسنگار باجا ہندی ہے مگر نہایت خوش آواز - موجد اسکے پیار خانصاحب رباب بیے از اولاد تانسین بشکل سرود اور ایک تونبا اوپر پانسہ مین کے لگا ہوا - اور تونبا طویل نیچے اُسکے اور تار آہنی چڑھتے ہین - الا بہادر سین بھا بجا پیار خان نے اُسکے بجانے مین کمال بہم پہونچایا ہے اور سینی لقب خاندان تانسین باکمال کا ہے - ہر ایک کو سین نہین کہتے ہین - یہ لوگ اہل لکھنؤ باکمال ہوگئے - پیار خان پر رباب کا خاتمہ ہوگیا بعہد سلطان عالم مقام لکھنؤ مین آکے فوت ہوئے یہ باجا ہشت مین بغیر پردہ کا بہت سُریلا نکلا -

ہفتدہم[۱۷] - نے آہنی -

ہیجدہم[۱۸] - سیتا کہ ملقب شہنا مشہور ہے دونو باجے حکیم بوعلی سینا سے نکلے ہین -

نوزدہم[۱۹] - بانسری کہ بشکل نئے بانس کی ہوتی ہے - مگر اس مین ایک طرف آڑ ہے گرہ بانس کی - اور نئے مین سوراخ وار برابر ہوتا ہے - وہ باجا بے لاگ - اُسکا بجانا دشوار تر رہا ہے اور بانسری کا بجانا باعث لاگ پن آسان امر ہے - کنہیا جی سے نکلا ہے مگر اب شرفا نہین بجاتے خاکروب وغیرہ ساتھ دفون کے بجاتے ہین -

بستم[۲۰] - الغوزہ[۱۵] باجا مثل بانسری ایک لکڑی یا بانس کی باجا ہندی منہ مین ڈال کے بجاتے ہین -

---

[۱۵] الغوزہ مثل بانسری سات سوراخ اُسمین بھی ہوتے ہین - الا جس طرف سے بجاتے ہین اُدھر مثل قلم تراش کے ایک ٹھیک بانس کی گرہ اسکو جیبھی کہتے ہین لگاتے ہین اور منہ سے بجاتے ہین ۱۲ مولف

بست[۲۱] یکم خوشترنگ کہ اُس مین چودہ نلی آہنی مجوف ایک سے ایک بنچی - دو سیلتک ایک خانہ مین علیحدہ واسطے تبدیل راگ رکھی ہوتی ہین اور ہوٹون سے باستعانت نفس بجتا ہے - الا اُس مین وسعت راگ نہین ہے - راگنی سنیک و دُھن کی گنجایش زیادہ ترٹپہ خوب بجتا ہے - بانی اسکا احمد خان نے نواز ساکن اونام و اسکو ان یہ باجا متعلق ہے تیت سے -

بست[۲۲] دوم - نقارہ ایجاد بو علی سینا -

بست[۲۳] سیوم - دہوسں و چانپ چھوٹی نقران راست و چپ نقارہ سے حکماے ہند نے نکالین - نام اُسکے سے راوی ہم کو وقفیت نہین ہے ہمراہ روشن چوکی بجتی ہے -

بست[۲۴] و چہارم - دف کہ مشہور ہے ایجاد افلاطون ہے اور اُسی کا مخفف دائرہ نکالا اور طبل ایجاد ارسطو -

بست[۲۵] و پنجم - ورنا ایجاد حکیم ارسطو -

بست[۲۶] و ششم - تُرہی ایجاد کسی حکیم ہندی کی -

بست[۲۷] و ہفتم - نرسنگھا کہ یہ بھی باجا ہندی ہے نہایت بد شکل ویدکا و از حکماے ہند متقدمین استعداد کم رکھتے تھے پھر اہل اسلام کے میل سے کسی قدر لیاقت حاصل ہوئی سو اُنکا بھی شمار حکمائے اسلام مین ہے - فقط تولید ہندمین ہند کے میل سے ہوئی -

بست[۲۸] و ہشتم - تنبور -

بست[۲۹] و نہم - بگل -

سی[۳۰] ام - ارگن ارگن ایجاد حکمائے فرنگ ہین - یہ باجے بھی متعلق ہین تت سے -

---

لے یعنی جس شخص نے دہوسں و چانپ نقارے سے ایجاد کی ہے - نام اُسکا اس مولف کو نہین معلوم اور نہ تحقیقات کی - مگر یہ بات ظاہر ہے کہ بعد بو علی سینا کوئی حکیم نہین ہوا - اسی ہندمین کوئی موجد اسکا ہے ۱۲

سنی[31] وِیکم - سُرہار مثل ستار بلکہ ستار کلان طرز کچھ وہ اُسمین طربین باج کے تارون کے نیچے لگتی ہین - اور گھڑچین دو ہوتی ہین اوپر واسطہ تار ہاے باج وثانی نیچے واسطے طربون کے باقی پردہ وغیرہ مانند ستار فقط باعث اعانت طربون سے خوش آواز زیادہ ہوتا ہے باقی وہی ستار ہے - ایجاد اُسکی بنارس سے ہوئی ہے - اور بعضون کے نزدیک وقت[32] اور بربط[33] فیساغورس حکیم سے اور طبل[34] کہ مانند ڈھول[35] ہوتا ہے حضرت امیر خسرو سے اور بوق[36] و چنگ[37] لقمان سے اور تاشہ[38] و مرفہ[39] و سارنگی[40] حکیم ارسطا طالیس سے - اور اکثر باجے کہ مشہور الاپکار ہین لہذا زیب قلم کرنا اُنکا چندان ضرورت نہین رکھتا ہے مگر احتیاطًا درج کرتا ہون -

سرمنڈل[41] و سرمندر بھی کہتے ہین - خانہ آواز مثل قانون پچپن تار کچھ آہنی اور کچھ پیتل کے نصف نیچے اور نصف مانند قانون کے - اور قانون ہین چالیس تار ہوتے ہین تین اس طرف و تین اُس طرف - بلکہ چار اور تار دو دو تار ایک ایک جگہ لگتے ہین اور اس ہین سب تار جدا جدا ہوتے ہین -

جنتر[42] چوبی درازی ایک گز دونون طرف کدو - اوپر سولہ لکڑی کھونٹی نما - اور پانچ تار آہنی - اور اوّل کھونٹیون کے پھر اُنکے - بجتا ہے اور اُسکو ساز کہتے ہین -

جنتر[43] تین تار لگتے ہین -

کنربین[44] مانا ایک لکڑا لانبا - اور تین کدو و دو تار ہوتے ہین -

سُربین[45] مثل بین کے ہے لیکن لکڑی لکڑی کے مثل - کھونٹی نہین ہوتی ہین -

انبرتی[46] - لکڑی اُسکی سُربین سے چھوٹی - ایک کدو یعنی تونبہ اوپر ہوتا ہے اور ایک تار آہنی اچل ٹھاٹھ بجتا ہے -

دہوتے[47] - ایک کدو اور دو تار -

کنکرہ[48] - بشکل بین دو تار رودہ کے لگتے ہین اور دو کدو چھوٹے ہوتے ہین -

آن آدھ [[Uncertain superscript mark above this word]] لکڑی کا ساز۔ درمیان خالی۔ دو طبل ملے ہوئے اور چمڑے سے منڈھے۔ اور ڈوری سے مضبوط کستے ہین۔ مشک اور دو نلے سوراخ دار اُس مین لگاتے ہین۔

خیال شیخ بہاء الدین برنا قدس سرہٗ کہ ساکن از برنا دہات ملک جھجانہ نے اختراع کیا عجیب شکل داخل تت کی ہے۔ مگر بجز پہلوان دوسرا شخص نہین بجا سکتا تھا۔ ساز وہ کہ باختیار انسان ہو نہ کہ انسان باختیار ساز۔ سخت عیب اُس ساز مین ہے اور خود رباب مین امرتے کے بجانے مین یکتائے روزگار قدرت کاملہ رکھتے تھے۔

فصل چہارم بیان بنائے سُرون مین معہ ہفت پردہ ہائے

پردۂ اوّل چشمداشت ہے کہ گذارش حقیر کو سامعان وسنے نوایان نصفت و قاریان خوش الحانان معرفت بگوش و دل متوجہ نغمہ سرائے انصاف ہو کے دریغ دادو دہی سے نہ فرمائین کہ قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ سُریوں زمزمہ پرداز ہے کہ انسان مثل شجر ہے پس اصل و فرع و برگ و شاخ و ثمر رکھتا ہے۔ اور اصل اُسکی مبدائے ازل ہے۔ اور حواس ممیزہ فرع اُسکے ہین کہ بہر حال تمیز و ادراک کرتا ہے۔ اور جملہ اعضائے ظاہری و باطنی و برگ اُسکے اُسکے مسام ہین اور ثمر اُسکا اُسی کا نطفہ ہے کہ ایک سے طرف دوسرے کے منتقل ہوتا ہے۔ اور اصل بدون فرع قائم نہین ہوتی ہے اور فرع کو برگ و شاخ ضرور چاہیے۔ اور برگ کو پھل اکثر لازم ہے اور بدون عناصر اربع نشو و نما نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ عناصر سبب مادی واقع ہین۔ اور انسان مین اربعہ عناصر موجود ہین اور اس ہیچمیرز کے نزدیک بھی حصر کار نغمہ انہین پر ہے۔

اوّل۔ ہوا[1] کہ اصل ہے بیچ اُسی صناعیت نغمہ کی کہ وہ حرارت اور رطوبت رکھتی ہے۔

---

[1] بقول حضرت ظل سبحانی سلطان عالم شاہ اودھ

دوم۔ نار کہ وہ حرارت و خشکی رکھتی ہے۔

سیوم۔ آب کہ وہ سردی و تری رکھتا ہے۔

چہارم۔ خاک کہ طبیعت اُسکی سردی و خشکی رکھتی ہے پس جبکہ حرارت اور رطوبت ملتی ہے تو اصل درست ہوتی ہے بدون اُسکے غیر ممکن اور اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ اصل فیضان حرارت و رطوبت ازل سے ہوتی ہے۔ اور کیفیتین تمام لوازمہ اُسکی ہین اور فرع یعنی حواس ممیزہ و عضائے ظاہریہ و باطنیہ حرارت و رطوبت آتشی سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے فعلون پر قوی ہوتے ہین اور برگ اُسکے کہ مسام وغیرہ ہین سردی و تری پانی سے تروتازہ رہتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب حرارت مزاج مین زیادہ ہوتی ہے تو بال گرجاتے ہین اور جلد پر تشقق نمود ہوتا ہے اور خون خراب و فاسد ہوجاتا ہے اور ثمر اُسکا کہ نطفہ انسان ہے سردی و خشکی خاک سے استوار ہوتا ہے اور اور اسی واسطے بالطبع طرف اسفل مائل ہوتا ہے۔ لہذا رحم کو بیچ اسفل بدن کے خلق کیا ہے کہ جائے نطفہ رہے۔ دیکھو قادر مطلق نغمہ پرداز زمان نے گوش مرد کو ایسا اثر عطا کیا ہے کہ اُس سے عورت کے کان مین منی داخل ہوتی ہے۔ ویسی ہی بینی و دیگر اعضا سے لیکن خلاف مقتضائے طبع اُسکی کے نہ فرمایا اور خلا پر ظاہر ہے کہ محال ہے کیونکہ اکثر کسان بسبب ریاضت مشق حبس دم پیدا کرکے کامل ہوجاتے ہین اور اپنے تئین مُدت دراز تک خاک مین دفن کرتے ہین اور پھر جبکہ نکلتے ہین تو تروتازہ برآمد ہوتے ہین یعنی بدن سے تروتازہ برآمد ہوتے ہین۔ یہ آثار رطبی بدن سے ہین یعنی ہوا بدن مین موجود رہتی ہے ورنہ بدن سبب وجود مرطب خشک ہوجاتا۔ اور خاک کہ طبیعت اُسکی سرد و خشک ہے چند مدت مین اُسکو خشک کردیتی۔ چنانچہ جس وقت کہ نفس کو داخل سے طرف خارج کے دفع کرین انقباض حاصل ہوتا ہے اور جبکہ دم کھینچین تو انبساط پیدا ہوتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ "ہر نفسی کہ فرو می رود ممد حیات ست و چون بر می آید مفرح ذات" پس ہر ہوا کو آدا لازم ہے جیسا کہ درخت حرکت مین آتی

ہین تو بیچ برگ و شاخون اُنکی کے کھٹکاک ہوتا ہے اور اُس سے آواز پیدا ہوتی ہے ۔ سبحان اللہ! جبکہ شجرون کا حال ایسا ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان شجر آلہی ہے اور ہوا بدن مین اُسکے داخل ہو یا خارج پھر آواز پیدا نہو ۔ اور جو کچھ کہ خارج سے بیچ داخل بدن کے جاتی ہے یعنی درمیان قلب داخل ہو کے پھر اوپر آتی ہے وہ آواز انبساط و غلیان مادہ قلب کی ہے پس جو صدا کہ انبساطی ہے لہذا سامعینون کو اُسکے سننے سے فرحت قلب حاصل ہوتی ہے اور جن شخصون کے سُر اثر سے خالی ہون تو یہی سبب ہے کہ وہ ہوا[1] کو اچھی طرح سے قلب مین داخل نہین کرتے بلکہ حوالی قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے یعنی حوالی قلب سے پہونچ کے پھرتے مین یہ امکان نہین ہے ۔ مگر جسوقت تک قوت پیدا ہو تو بہرحال اُسکو قوت قوی درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے اور نغمہ بدون درستی نفس غیر ممکن اور تدبیر تابع کرنے کی رقم ہوئی ہے ۔

پردۂ دوم بمقدمۂ سُر انبساطی اور تحقیقات لفظ موسیقی مین

بلبلان نغمہ سرایان گلستان سخن و ترانہ سنجان طوطیان گلشن جو کہ صاحبان پر تمیز و پر ہوش ہین استدراک سر ایسا کرتے ہین کہ سُر بروزن دُر برآنے آواز کو کہتے ہین بفاعل یا مفعول خلا یا ملا سے یا آنکہ انسان سے خواہ حیوان سے و یا نباتات سے جیسا جس چیز سے چاہے ویسا ہی ہوگا ۔ انسان سے بطور انسان اور حیوان سے بطور حیوان ۔ اور نباتات سے بطرز نباتات مگر تشریف ترجیع صوت سے آواز انسان ہے اور زان بعد صوت حیوان و پھر بعد اُسکے صدائے نباتات الاقیاس ۔ حقیر اس بات کا مقتضی ہے کہ حیوان نے اخذ صدا نباتات سے و انسان نے حیوانات سے کیا ہے ۔ خیال فرمانا چاہیئے کہ مثلاً گاڑی یا چرخ وغیرہ کی آواز اچھی یا مینا سنے تو اخذ صدا کرتی ہین ۔ یا آنکہ بلبل یا شاما یا چنڈول وغیرہ کو نوبت خانہ مین لیجاؤ تو خوشی سے زیادہ تر چہکتے ہین اور اگر صدا کا عکس اُسکا لینا منظور ہو تو یہ شکل ہے کہ کسی مکان بشکل گنبد یا مقبرہ یا حمام یا شیوالہ مین کوئی

[1] یعنی جو ہوا کہ قلب مین اچھی طرح سے داخل نہین ہوتی ہے ۔ دوسرے موضع پھرتی ہے وہ خالی سُر سے ہوتی ہے ۔ اور خالی سے مراد ہے بے سُرے پن کی یعنی بے سُری نکلتی ہے ۔

آواز دے تو خواہ مخواہ اُس سے آواز بالعکس پیدا ہوتی ہے - تو بس وہ عکس اُسی صدا کا ہے یا آنکہ دیگ یا مردنگ یا دمامے یعنی بم نقارہ کو ٹھونکو بجاؤ تو اُس سے آواز رعد کی سی پیدا ہوگی اور کیگونہ صدمہ دل پر ہوگا اور اگر مطابق اُسکے ناف سے صدا نکالی جائے تو وہی سُر پیدا ہو پس ہر آواز شدید یا خفیف یا قریب خواہ بعید کسی قدر سننے مین آوے تو خالی سُر سے نہین ہے اور حاصل معنی یہ ہین کہ نغمہ تابع کرنا نفس امارہ اپنے سے ہے واسطے مردیوان کے نہ واسطے عنین - پس اوّل یہ چاہیے کہ اپنے سن شباب کو جانب نسوان وشہوات ورعونت واستغنا سے باز رکھے - وبے اعانت نفسی کار نغمہ لیوے اور جو کہ تابع آفات نفس ہونگے اُنکی آواز بھی مانند زاغ یا مثل حمار بے محابا سو نفسی سے نکلیگی اور جسکے کہ تابع نفس امارہ ہوگا علاوہ نغمہ جمیع کار اُسکے با اسلوب ہونگے اور جو کوئی کہ استغنا کو ہاتھ سے دیگا جملہ کار اُسکے خراب بلکہ تار بے تار ہونگے

بیان شرح لفظ موساقی | ترانہ سنجان چمنستان خوش الحانی وسرود سرایان طوطیان شکرستانی بیان لفظ موساقی یون فرماتے ہین کہ موسیٰ بروزن روسا بضم میم وسکون واؤ وفتح سین مہملہ وسکون یا کہ بمبدل الف سے ہے عبرانی ہے اور قی بروزن جی بکسر کاف وسکون یا سُریانی ہے پس جبکہ دونو لفظون کو ضم کیا تو موساقی ہوا - اور موسیٰ معنی ہوا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعدائے دین بعض عبدا ویسے کہتے تھے کہ یہ اسم با مسمّٰی ہین کلام انکا باد ہوائی ہے - اور قی بمعنی گرہ دینے کے ہے کسواسطیکہ سُر گرہ ہوا[1] ہے اور حق ہے کہ گرہ بادی یعنی ہوائی ہے - اور درباره نغمہ یہ لفظ زبان زد جمہور عوام ہے کہ علم موسیقی کہ مخفف موساقی ہے یہ شئے معدوم ہے - اظہار اسکا گویا بال مین گرہ دینا ہے -

پردۂ سیوم بمقدمہ بیان کھرج کہ بادشاہ سُران ہے | خوش الحانان جہان پر پوشیدہ نہ رہے کہ کھرج بادشاہ سُران ہے ظاہر ہے کہ استنباط کھرج بروزن حرج بہور جیان گلشن افروزان زنان آسیا گردان سے کی ہے - اور نزدیک بندہ بہتر یہ ہے کہ بہنگام استعمال کھرج زیر ناف سے ظاہر ہو

[1] گرہ ہوا سے مراد یہ ہے کہ سُر بمنزلہ ہوا کے ہے اور سُر کا تابع کرنا ہوا ہندی ہے یعنی ہوا مین گرہ دینا ہے ۱۲ مولف

پانو کسی پارچہ یا نواڑ وغیرہ سے خوب مستحکم باندھے اور کمر مین ایک زنجیر آہنی لنگردار حسب تاب باربرداری اپنی کے ڈالے۔ باقی بدن اعلیٰ برہنہ رکھے بہت جلد کھرج پر قابض ہو جاوے۔

پردۂ چہارم بمقدمۂ برآمدن سُر ہفتگانہ

قاریان شائقین ترانہ وسامعان خوش آہین زمانہ پر محتجب نہ رہے کہ منجملہ سُرون کے اوّل کھرج کہ مقام اُسکا زیر ناف ہے جس وقت اُسکو شروع کرد کور رگہاے قضیب تک حرکت مین آتی ہین پس اُس سُر کا مخرج وہین سے ہے حاصل اسکا شگافتہ کرنا رگہاے اندرون شکم باستعانت نفس اور اگر اندک بلغم کسی عروق سے داخل ہو تو مانع صفائی سُر ہوتا ہے۔

دوم رکھب۔ محل اُسکا موضع ناف ہے۔

سیوم گندھار۔ جگہ اسکی قعر معدہ۔

چہارم مدھم۔ مقام اسکا فم معدہ ہے۔

پنجم پنچم۔ محل اسکا قلب ہے۔ بلکہ اس سُر کو کمر سُر ہاے کہتے ہین اور حق ہے کہ پنچم عکس کھرج کا رکھتی ہے۔ لہذا اُسکو سُر درمیانی قرار دیا۔

ششم دھیوت۔ یہ سُر حنجرے سے اوپر آتا ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ سُر دماغ سے شروع ہوتا ہے پس جس سُر کا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ مقررہ سے نکلے تو درست ہے۔ اور اگر دوسرے موضع سے شروع کیا جاوے تو وہ سُر داخل سُرت ہو جائیگا یا دو صورت بگاڑ نہ د تفاوت مور چھنا یا آنکہ کلا مین شمار ہوگا۔ بہر حال یہی سات سُر مستعمل ہین کھرج بروزن جرج۔ اور رکھب بروزن غضب۔ اور گندھار بروزن قندھار۔ اور مدھم بروزن پنچم اور مدھم سے اوپر جاکے تو پنچم بروزن مدھم۔ اور دھیوت بروزن کھیوت۔ اور نکھاد بروزن جہاد۔ آگے پھر کھرج سے شروع ہے اور کمی بیشی یعنی تیور و کومل کرکے بارہ سُر کئے ہین مگر بدانست بندہ یہ قول غلط ہے۔ اصل ہی مین بارہ سُر علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور ہر ایک سُر کے نام جداگانہ ہین۔ الّا سوا مین سات ہی سُرون کے نام مشہور

ہین اور ایک کو سات مین سے ممتنع قرار دیا ہے وہ کھرج ہے اور بیان اسم اثامی بارہ سُر کا مشرح فصل ہفتم مین ہے اور انہین سُرون کو سہ چند کر کے تین ستیک مقرر کین اور بارہ کو سہ چند کرو تو چھتیس سُر ہوتے ہین۔ بہرحال سچا و درست ہونا سُرونکا مقدم ہے۔ سو بندہ نے ایک ستیک بھی ثابت و درست نہین سنی اور سب سُرون کا سچا ہونا از حد دشوار ہے اور اگر ہو تو تاثیر رفتہ فی زمانہ پھر آوے۔

پردہ پنجم بیان بمقدمہ استخراج سُرہفت گانہ بطرز ثانی

ترانہ سازان و شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ سُرون مین سے اوّل کھرج بہاڑ بہورجی سے پیدا ہے یعنی جبکہ بہورجی بہاڑ کو گرم کرتے ہین تو وقت جھونکنے خس و خاساک کے اُس مین سے جو ایک صدا بر آمد ہوتی ہے اُسکو کھرج قرار دیا ہے۔

دوم رکھب۔ یہ صدائے حمار سے نکلی ہے لہذا سب سُرون سے اسکو ناقص شمار کرتے ہین۔

سیوم گندھار[1]۔ صدائے فیل سے مقرر ہے بیشک یہ صدا سب سُرن سے ایک وقار رکھتی ہے۔

چہارم مدھم۔ اسمین اختلاف ہے بعضے طاؤس سے اور بعض بعض کو کلا سے کہتے ہین۔

پنجم پنچم یہ عکس کھرج کا رکھتی ہے بنسبت کھرج کے یہ نصف ہے اور کھرج ہی سے با وقار عظیم نکلی ہے۔

ششم دھیوت۔ یہ صدائے جرس یا اور آلات برنجی سے نکلی ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ صدا اسپ سے استخراج کی ہے مگر اس بیان مین بڑا اختلاف ہے۔ لہذا بندہ نے مفصل حال فصل چہارم مین بیان کیا ہے جبکہ ملاحظہ مین آئیگا اُسوقت صاف کھل جائیگا۔

پردہ ششم بیان نغمہ و سُر صادق و اکارہ و متناع کہ گانے مین لازم و ملزوم ہی

شائقین خوش الحان و شیرین بیان اکارہ و متناع تکلفات نغمہ وغیرہ اس طرح پر غور فرمائین کہ مقدمہ غنا مین تکلف انسان کو برباد کرتا ہے لیکن جس قدر کہ بزور اطاعت نفس سے بے تکلف مثل کلمہ و کلام کنایہ عشق سے بر آوے وہی

---

[1] صدائے گندھار مین اختلاف یہ ہے بعضون نے صدائے فیل سے لکھی ہے نکھاد کو کیا عجب ہے یہ سُر سات مین اخیر ہے سب سے چڑھ کے اور صدائے فیل بھی بلند ہے گندھار سے مناسبت نہین ہوسکتی ہے ۱۲ مولف

نغمہ ہے۔ اور جو کہ خالی از نغمہ ہے وہ تکلف ہے۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ نغمہ مست کرنا روح کا ہے جس طور سے ہو آواز لذیذ اپنی سے یا مضمون سے خواہ چشم و ابرو سے یا جودت اسکی سے خواہ تال سے یا حرکت دست و پا سے یا حرکت تان پھیرنے سے یا موزونی الفاظ کو تال میں لانے سے کسی طرح پر ہو خالی نغمہ سے نہیں ہے اور اگر کوئی شخص لاعلم کلام کرے یا آواز نکالے تو وہ داخل سر شماری نہیں ہے بسبب نادانستگی کے اور یہی حال تال کا ہے لیکن مقدمہ نغمہ کا اس سے باہر ہے اور شناخت سر صادق اس طور سے ہے کہ ہوا سے گرم قلب کی ہنگام نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت و سلامتی نفس و جملہ اعضا سے دستیاب ہوتا ہے اور جو کہ نابینا ہیں سر انکے مثل کسان تندرست ہرگز صحیح و درست نہیں ہوتے ہیں بہر حال واسطے خوش آوازی کے جمیع اعضا درست ہونا چاہیئے اور جو عضو کہ نادرست یا نقص ہوگا اسکی امانت میں فرق ہوگا پس اسیقدر تفاوت سر ہوگا اور ہندی میں اسکو رتن جوت کہتے ہیں یعنی روشنی اور روشنی سے سلامتی اعضا ظاہر اور جب کہ صحت اعضا ہوئی تو روشنی سر ممکن ہے

پردہ کا تقسیم بیان اچل و چل مختصر

قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ اچل اس طرح سے موشگافی کرتا ہے کہ اچل سے مراد یہ ہے کہ جنبش نہو مانند ستارہ قطب کہ جمیع ستارہ ہا سے ستارہ ہیں اپنے اپنے طور پر آزادہ متحرک نہیں ہے اور یہاں مقدمہ سر کا ہے تو اچل وہ سر ہے کہ جو باوجود تبدیلی راگ متحرک نہ ہو سو وہ سر اور پنچم ہے ستار وغیرہ میں۔ ان دو سروں کو جنبش نہیں ہے اور ایک طریقہ میں و ستار میں اچل کا یون ہے کہ انیس ساریں میں ہیں اور سترہ پردہ ستار میں جو قائم ہوتے ہیں وہ پردے ہٹائے نہیں جاتے پس جبکہ پردے کو حرکت نہ ہوئی تو وہ ٹھاٹھ اچل ٹھہرا یعنی جیسا پانچ سر کومل مشہور ہیں۔ اول رکھب۔ دوم گندھار۔ سوم مدھم۔ چہارم دہیوت پنجم نکھاد جبکہ یہ آترے سر بھی تینوں سپتک میں جو شامل ہوئے تو اچل ہوا۔ اور جو سر ہائے مذکورین کو نوبت تحریک پہونچی تو ٹھاٹھ خارج از اچل ہوگیا۔ پس اچل غیر متحرک کو کہتے ہیں۔ اور گراموں میں بڑا اختلاف ہے

بعضے سُر اور پنچم اور کھرج ثانی جسکو ٹیپ کہتے ہین تین گرام قرار دیتے ہین بلکہ سفر دائیون مین یہی گرام جاری ہین اور ہنگام تعلیم طوائفون کو بھی سُر منیز لگرام سکھاتے ہین اور بعضے نکھاد اور بعضے دھیوت اور کوئی مدھم اور کوئی کھرج کو گرام قرار دیتے ہین - مگر بدانست بندہ یہ سب طریقے غلط ہین - قاعدہ گرامون کا بھی تنت کاران مین مثل قواعد سرگم سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور بہت کم کسی کو بتاتے ہین کس واسطے کہ جملہ مدار نغمہ اور تنت کاری کا انہین قاعدون پر حصر ہے سو بندہ نے طریقہ گرام کہ اُس سے ستائیس سُر نکلتے ہین - فصل ہشتم مین اور اٹھائیس[۲۸] قاعدے سرگمون کے آروہی اور روہی کا حال مشرح فصل دہم مین با مراتب چند مرقوم کئے ہین مشاہدہ ناظرین مین آئینگے -

فصل پنجم بیچ بیان قرار پانے سات سُر بطرز دیگر معہ ڈیرٹے

پردۂ اوّل

نغمہ سازان شائقین و سرود پردازان خوش آئین پر مخفی و محتجب نرہے کہ استخراج سُر ہفتگانہ ہندیون مین بھگتے وغیرہ دیوتاؤن سے حوالہ کرتے ہین کہ پیدایش سات سرون کی صدائے ہفت جانوران سے اس طرح پر ہے یعنی کھرج بھینس اور مینڈک سے اور رکھب پپیہا سے اور گندھار کو کلا سے - اور مدھم کلنگ سے - اور پنچم کویل سے - اور دھیوت گھوڑے سے - اور نکھاد ہاتھی سے - مگر بدانست بندہ یہ طریقہ غلط ہے - کس واسطے کہ جانور کی آواز کو قیام نہین ہے یعنی متحرک ہو اور ایک ہی صورت پر قائم رہے - اب مقام غور و انصاف ہے کہ مثل تو مثلاً ایک کھرج و رکھب کے عرصہ مین چار شُرت اور تین سور چینا اور ایک رکھب اُتری اور تین درجہ تیور اور تین درجہ کومل ہے جملہ اٹھارہ درجہ ہوے تو پھر آواز کو تیور کومل یعنی نشیب و فراز کی گنجایش کہان رہی اور اس مولف کو اس طریقہ کی صحت مین بیشک شک ہے - ہان یہ بات علم ریاضی سے البتہ ثابت ہے کہ جب آسمان گردش مین آتے ہین تو ایک صدا اُن مین سے پیدا ہوتی ہے - چنانچہ سات آسمان کا ہنوز زبان زد جمہور عوام ہے - اور ایک سے ایک بلند

یہ علم ھیئت آسمان سے جاری ہے یقین کامل ہے کہ مہادیو نے اول صدائے فلکی سے سات سُر اور پھر بارہ سُر قائم کئے ہین - اور پھر بارہ برجون پر منقسم کر کے ہر ایک سُر کے نام جداگانہ زبان داگری مین رکھے - یہ بات شاستر سے واضح ہے - اور پھر ترکیب دے کے اکیس سُرون کی تین سپتکین قائم کین - آگے پھر ترکیب کو اختیار رہا - ہر ایک دیوزاد اور دیوتا اور نا ٹکان انسان نے ہر ایک شی ایجاد کی - اور گاسنے مین زبان یعنی ناگ بانی مخلوق تحت الارض کہ وہ نہایت اُس عہد مین ملایم تھی رکھی اس واسطے کہ زبان داگری سے ناگ بانی اُس زمانہ مین زیادہ تر شیرین تھی چنانچہ خلاصہ ہر دو زبان فصل ششم مین بالتصریح کیا گیا ہے - بہرحال خیال فرمانا چاہیے کہ طریقہ بطرز ھیئت فلکی ساتون سُر کا بتدریج ایک سے ایک اونچا جو مقرر ہوا ہے اور دورۂ ہفت آسمان معہ صدا ہر گونہ ثابت ہے - نزدیک حقیر بہت درست و صحیح ہے کیونکہ آسمانون کو گردش ہے مگر حرکت نشیب و فرازی نہین ہے اور ذری تیور کومل مین سُر اپنی جگہ خاص کا قائم نہین رہ سکتا ہے - دوسرا درجہ قائم ہو سکتا ہے اور جبکہ دوسرا مقام قائم ہوا تو تفرقہ سُر ظاہر ہے -

طریقہ نامی بنانے سُر آواز جانوران سے

سلیقہ شعاران خوش الحانان و شائقین مشتاقان پر محتجب نہ رہے کہ سُر و تصانیف جو نغمہ مین باندھتے ہین سات سُر کے سات نام قرار دئیے اور سات جانورون کی آواز سے لیتے ہین اور سبب پیدایش ہر سُر کہ کہان سے کہان پہونچتا ہے پس ہر ایک سُر شکم سے گلے اور دماغ تک بائیس درجہ رکھی - چنانچہ ناف سے اُٹھے پنجم و ششم و نہم و دہم مراتب بائیس تک پہونچے - اُسکے سات ٹکڑے بدین تفصیل کئے گئے -

اول سرج - کہ آواز طاؤس سے قرار دی ہے رگ چہارم سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح پر کہ ہوا ناک سے گلے پر - اور گلے سے سینہ اور سینہ سے منہ مین اور منہ سے زبان پر اور زبان سے تا بہ دندان پہونچتی ہے اور چھٹی جگہ پر کھرج ہوئی -

دوم رکھب۔ فریادِ پپیہہ سے لے یہ جانور بھی خوش آواز ہے۔ یہ ہوا سات سے دس تلک پہونچے اور ناف سے تا بہ گلے اور گلے سے تا بدماغ پہونچی تو رکھب ہوئی۔

سیوم گندھار۔ فغان بز سے لی ہے ہم سے تا سیزدہم اور ناف سے تا گلو و گلے سے تا بہ پیشانی و پیشانی سے تا بہ دہن پہونچ کے ٹھہری تو گندھار ہو۔

چہارم مدھم۔ آواز کلنگ سے لی ہے اور سیزدہم سے تا شانزدہم پہونچی اور ہوا ناف سے سینہ تلک قرار پکڑے تو مدھم ہو

پنجم پنچم۔ زمزمۂ کوئل جانور سے لی ہے اس قدر انتظام ہو کہ ہوا ناف سے پہلوہا و پہلوہا سے سر پا اور سر سے پھر کے سینہ مین متمکن ہو تو پنچم ٹھہرے۔

ششم دھیوت۔ کہ اُسکو آواز وزق سے لے از ہشتم تا بست و ہوا ناف سے بکام و کام سے بگلو و گلے سے بہ سینہ آکے ٹھہرے تو دھیوت ہو۔

ہفتم نکھاد۔ آواز فیل سے لی ہے اور بائیس سے تا سی ام و ہوا ناف سے گلے مین و گلے سے تا لو و تالو سے تا سر پہونچے اور تمام سر اُس تلک پہونچ یکجا ہو کے قرار پکڑین تو نکھاد صورت پکڑے اور ہفت سُر کہ سرا دنکی اس قسم سے ہوئی پس نکھاد پیچ مرتبہ بائیس کے ہے یعنی بائیس ۲۲ رگین متعلق ہین بائیس ۲۲ سُرتا سے۔ تو کھرج سے نکھاد تلک بائیس درجہ ختم ہوتے ہین اور نکھاد خاتمہ ہے تمامی درجون یعنی جملہ مقامون کی۔

پردۂ دوم طریقہ استخراج سُر مین بطرز ثالث

ای ترانہ سنجان خوش بیان حکماے سابقین سے یہ طریقہ جو مشہور ہے البتہ قرین قیاس و صحیح معلوم ہوتا ہے اور اکثر اُستادان لُزبان کو یہ طریقے مرغوب طبع اور پسند خاطر ہوے۔ استخراج سُر ہفت گانہ سرود سرایان یونان اس طرح زیب قلم فرماتے ہین کہ طیورون سے ایک جانور کہ نام اُسکا موسیقار ہے تو کہ ہین اُسکی یعنی چونچ مین سات سوراخ

ہوتے ہین۔ اور ہر ایک سوراخ سے ہمراہ ہوائے تنفسی بتدریج ایک صدائے خوش برآمد ہوتی ہے تو وہ آواز ہفتگانہ ہفت ستارہ سیارون پر تقسیم کی۔ پھر ترکیب دے کے بارہ برجون پر منقسم کیا اور ہندمین پہلے سات پر پھر بارہ طور پر یہ سُر قائم ہوئے پس بہرحال تقسیم سُر اہل ولایت نے بارہ مقام بارہ برجون پر۔ اور اہل ہند نے بھی بارہ برجون پر قسمت کیا۔ شرح اسکی آگے ہے اور برخلاف خاص و عوام مین اس طرح کی قسمت مشہور ہے یعنی ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھارا اور دو مدہم اور ایک پنچم اور دو دہیوت اور دو نکھاد۔ اس طرح کے بارہ سُر ہوئے۔ مگر ان بارہ سرون کے نام علیحدہ ہین۔ مؤلف نے تفویض قلم کئے ہین اور سات سُرون کے حساب سے تین سپتک کے اکیس[21] سُر ہوئے اور تیور کومل ملاکے بچاسی ہوتے ہین اور قواعد سرگم سے سات سو دو سُر ہوتے ہین اور بارہ کے حساب سے زیادہ ہوئے اور اُنچاس کوٹ تان جو مشہور ہے یہ بات خلاف قیاس پائی جاتی ہے کس واسطے کہ کوٹ[1] کرور کو کہتے ہین۔ ہان گردان سرگم مین کھرج سے نکھاد تک کہ یہ قاعدہ مستعمل ہے پانچ ہزار چالیس تانین مقرر ہین اور اُن سے کوئی راگ یا راگنی مشتق نہین ہے۔

درجہ اس طور سے ہین پہلے کھرج کی ایک[1]۔ اور رکھب کی دو[2]۔ اور گندھار کی چوبیس[24]۔ اور مدہم کی چھ سو تیس[630]۔ اور پنچم کی ایک ہزار دو سو ساٹھ[1260]۔ اور دہیوت کی دو ہزار پانچ سو بیس[2520]۔ اور نکھاد کی پانچ ہزار[5040] چالیس۔ چنانچہ یہ سب قاعدے نائکون کے استعمال مین تھے۔ اور اب بھی ہین جیسے کہ بابو صاحب موصوف ہین۔ حقیر نے برتتے دیکھا شاید تنت کارون سے مثل بین کار یا رباب یون مین سے کوئی مستعمل ہو مگر فی زمانہ بعد جناب میر علی صاحب مغفور ریجز بابو صاحب ممدوح ایسا محقق اور کوئی شخص نظر نہین آیا اور بدانست بندہ حکماؤن نے استخراج سُر کا کہ باجا مثل بانسری آہنی مجوف ہے لاریب تو کہ متقیار جانور متذکرہ بالا سے کیا ہے۔ بہرحال بیان پردہ ثانی دربارہ جانور مسطور اور برآمد ہونا سُرون کا چو پنچ

ـــــــــــــــ

[1] کوٹ کرور کو کہتے ہین چنانچہ لیکات ہرت بندہ کو یاد ہے اسمین لکھتا ہے کہ تاذگر بسا یو سرت سکل چھوا ہوتا ہین اُنچاس کوٹ تان لسرام یا ہو ۱۲ مولف

اُس کی سے قرین قیاس ہے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سُرون مین معہ ۲۲ پردے

پردۂ اوّل سرودسرایان خوش الحان وشائقین شیرین بیان پر درجات سُرون نوک بر خامہ کرتے ہین کہ شرح ہفت سُران مقررہ یون ہے یعنی سَ رِ گَ مَ پَ دھا نِ ۔ چنانچہ سَا سے کھرج ۔ اور رِی سے رکھب ۔ اور گَا سے گندھار ۔ اور مَا سے مدھم ۔ اور پَا سے پنچم ۔ اور دھا سے دھیوت ۔ اور نِی سے نکھاد کہلائے ۔ آگے انہین سات سُرون کے تین درجے کرکے اکیس سُر ہوئے ۔ وہی تین سبتکین مقرر ہین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سات سُر کو ایک سبتک کہتے ہین اُسکا ایک درجہ ہوا اور دوسرے درجہ کی دو سبتک اور تیسرے درجہ کی تین سبتک مقرر ہوئین اور زبان سنسکرت مین سات کو سپت کہتے ہین ۔ باقی رہا بیان پیدایش سُر اور مقرر ہونا اُنکا بتدریج بلندی مین سو پہلے ہوچکا ہے ۔

پردۂ دوم بیان سُرون مین معہ نقشہ شائقین وسامعین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تین درجہ اکیس سُرون کے جن کو تین سبتک کہتے ہین ایک سے ایک اونچے اکیس تک یون مقرر ہین ۔ سَ۱ رِ۲ گَ۳ مَ۴ پَ۵ دھا۶ نِ۷ سَ۸ اس ساکو مخلوق خدا ٹیپ کہتی ہے ۔ گو کہ یہ امر بہت باریک ہے ۔ الا اسی قدر اکثر لوگ جانتے ہین یعنی سات سرون کے سات درجہ نکھاد تک ہوگئے ۔ اب یہ سا آٹھوان سُر ہے اور اس سا سے تیسرے سا جو حساب سے آوے تو اُسکو ٹیپ سے ٹیپ کہتے ہین مثلاً سَ۱ رِ۲ گَ۳ مَ۴ پَ۵ دھا۶ نِ۷ سَ۸ رِ۹ گَ۱۰

مَ۱۱ پَ۱۲ دھا۱۳ نِ۱۴ سَ۱۵ رِ۱۶ گَ۱۷ مَ۱۸ پَ۱۹ دھا۲۰ نِ۲۱

بس اب تصور کرنا چاہیے کہ درجہ اوّل کی ٹیپ دوسرے درجہ کی سا ہوئی ۔ اور درجہ

دوم کی ٹیپ درجہ سیوم کی ستا ہوئی۔ اور درجہ سیوم کی ٹیپ چوتھی ستا ہوئی سو کسی کی آواز تین سپتک تک بے محابا یعنی اُس سُر کو چاہے کھرج بنا کے شروع کرے تو نہین پہونچتی ہے۔ مگر ہان انہین سرون سے پانچ ہزار چالیس تان اسی طریقہ سے نکلتی ہے۔ آگے اِس سے مثل تو مثلاً کھرج کا سُر چھوڑکر رکھب کو سُر کرے تو گندھار رکھب۔ اور مدھم گندھار۔ اور پنچم مدھم۔ اور دھیوت پنچم۔ اور نکھاد دھیوت۔ اور ٹیپ سپتک دوم کی نکھاد ہوئی پس جبکہ یہ ٹیپ ستا دوسری نکھاد ہوئی تو رکھب دوسری ٹیپ ہوگئی اور دوسرے درجہ کی رکھب سُر ہوگیا اسیطرح سے تینون درجہ آروہی اور وہی جسکا ذکر فصل دوازدہم مین ہے یعنی تیور و کومل جسکو اُترا چڑھا کہتے ہین بغور و تامل تصور کرنا چاہیے اور حساب نقشۂ ہذا سے صاف واضح ہے اندک توجہ درکار ہے۔

نقشہ دربارہ مقرر کرنے سُرون مین ایک چھوڑ کر دوسرے کو یعنی رکھب کو سُر کرے تو نکھاد تک دوسرا سُر ہوا کرے گا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]

یہ انہیٹے کا عدد آروہی و اوروہی دو تو ستا یا دھر گدھر کی ٹیپ ہو گئین - وانہ اوسطی ٹیپا اوروہی سارہی از رو سے حساب -

اور اگر اس نقشہ کو بغور و تامل ملاحظہ کرے تو گرام وغیرہ بلکہ جملہ مدارج سرسویری کے اس سے بآسانی طے ہو سکتے ہین کسی طرح کی محتاجی استدراک سُرین باقی نہ رہے۔

فصل ہفتم بہ بیان قواعد بارہ سُرن مین معہ دو پردے

پردۂ اول

ناظرین ترانہ سنجان و سامعین خوش الحانان پر مخفی نہ رہے کہ فی زمانہ بارہ سُر اس طور پر مشہور ہین کہ ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار۔ اور دو مدھم۔ اور ایک پنچم۔ اور دو دھیوت۔ اور دو نکھاد۔

بہرحال یہ سُر درست ہین مگر جمیع مغنیان حال کا یہی مقال ہے بالاتفاق کہ سات تو سُرین اور پانچ سُر کومل حسب متذکرۂ بالا۔ مگر بدانست حقیر یہ کلام اُنکے محض غلط ہین اور پایۂ اعتبار سے ساقط اب یہان تیور کومل سے کیا حاصل۔ جبکہ رکھب اور گندھار اور مدھم اور دھیوت اور نکھاد دو دو ہوئے تو کھرج اور پنچم کیونکر ایک ہی ایک رہی۔ انکا بھی دو دو ہونا مناسب تھا۔ بھلا یہ دونو سُر تیور کومل ہونے سے کیون محروم رہے۔ پس عوام مین یہ طریقہ بقول شخصیکہ غلط العام فصیح اسی طور سے جاری ہے۔

سَ رِ رِ گَ گَ مَ مَ پَ دھا دھا نِ نِ ۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ جس حرف پر زیر ہے یعنی بالکسر وہ سُر ہے کومل اُترا ہوا۔ اور جو حرف بالفتح ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے مگر بارہ سُر نہین ہو سکتے جب تک کہ نام اُن کے جداگانہ نہون فقط سات ہی رہے۔

پردۂ دوم

نغمہ پردازان و ناظران پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قاعدہ دوازدہ سُر کا سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے درج سفینہ بہت کم ہوا ہے۔ الا یہ حقیر حوالہ قلم کرتا ہے۔ اور یہ بیان صحیح و درست ہے چنانچہ تمامی مغنیانِ زمان بارہ سُرون کے نام سے عدم وقفیت رکھتے ہین۔ یہ طرز اشکال

مقامات فارسی سے مشتق ہے اگر کسی کو وقفیت ہوتی تو لاریب بیان حق کرتا فقط باعث لاعلمی نازان سات سُر کے ہین بلکہ تانسین نے بھی اپنے رسالہ مین سات سر لکھے ہین اور پانچ سُر اُترے قرار دیئے ہین۔ نام بارہ علیحدہ نہین درج رسالہ کئے احقر نے بموجب شاستر کہ زبان پراکرت یعنی ناگ بانی ہے ترقیم کیا اور ناگ بانی سے مراد مخلوق تحت الارض ہے۔ بیان شرح اسکا شاستر بھوین گول مین کہ کتاب ہندی ہے مندرج ہے۔ یہ زبان سابق مین بباعث فصاحت دیوتا دون کے بھی استعمال مین تھی انسان کی سمجھ مین جیسا آیا ویسا ہی کہا۔ چنانچہ علی قدر تفہیم ولیاقت اپنی کے سات سُر سمجھے۔ سو وہی سات سُر جاری رہے۔ طریقہ تیور کومل سے بھی تنت کاران مثل ربابیئے و بین کاران خاندانی تو لاریب واقف ہین۔ اور اکثر گویئے اُس سے بھی کورے ہین۔ مگر نام ان پانچ سُرون کے جو زیب قلم ہوتے ہین وہ لوگ بھی نہین جانتے فقط کومل بیان کرتے ہین۔

یہ نقشہ واسطے بارہ سُرون کے دریافت کرنے کو ترقیم کیا گیا۔ اور یہ ہند سے شماری مین

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ج	ر	چ	گ	ط	م	پ	ہا	دھا	ل	ن
کھرج	جرج	رکھب	چندہارہ	گندہارہ	طقہم	مدہم	پنچم	ہیوت	دہیوت	لکھاد	نکھاد

اس طور سے یہ بارہ سر صحیح اور مطابق ہوتے ہین بارہ مقام ولایت اہل اسلام سے کہ وہان بھی بارہ نغمہ ہین کہ اُنہین سے بارہ مقام قرار پائے ہین۔

فصل ہشتم بیچ بیان تین درجہ سُر معہ بائیس ۲۲ سُرت و اکیس ۲۱ مورچھنا و سولہ ۱۶ کلا

سامعین و ناظرین تراتہ سازان پر واضح ہو کہ فی زمانہ جو سات سر و تین گرام و بائیس سرت و اکیس مورچھنا

وسولہ کلا جو مشہور ہین بیان تین پردون مین کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جمیع مغنیان شریف واہل کسب بارہ مورچھنا سب کہتے ہین بلکہ تنت کاران کا یہ قول ہے کہ مورچھنا کا ہونا درست ہی یہان تک کہ گرفت سُر تہائے ممکن اور پکڑنا مورچھنا غیر ممکن۔ اب خلاصہ بیان پردۂ اوّل یون ہے۔

پردۂ اوّل

سُرت شعبہ ہے سُر کا یعنی اس قدر اُس سر کے حصہ ہین درجہ مقرر ہین اور مورچھنا شعبہ سُرت کا ہے اور کلا شعبہ مورچھنا ہے زیادہ اس سے علماے ہُند نے نہین لکھا۔

اور نزدیک بندہ کلا شعبۂ خاص سے خالی نہین ہے۔ حال مختصر وصف اُسکے مین یون ہے مثل تو مثلاً زیر ناف سے تا ناف اگر تین حصہ کرے تو اُس سے ایک سُرت اور ایک کلا اور ایک مورچھنا ہوگی اسی طرح ہر موضع سے جو سُر مقرر ہین کہین سے دو سُرت اور کسی جا سے دو مورچھنا اور کہین تر پر کلا جمع ہوتی ہین۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ مقام قوی اور مقام ضعیف اور جگہ باریک سے ایک ہی طور کی صدا بر آمد ہو۔ ہر جگہ سے ہر صفت کی آواز نکلتی ہے۔ لہذا مقام مقرر ہوے اور تمام بروزن جان موسوم ہوتی ہے۔

اور اس حقیر نے جو تصور کیا تو شکل سُر ہائے ہفتگانہ مخروطی پائی۔ ہان جبکہ مشق کامل بہم پہونچتی ہے تب جا کے زیر و بالا ہر مقام کے سُر مقررہ مساوی قائم ہوتے ہین۔ ورنہ دشوار تر بلکہ کمال غیر ممکن۔ کیا مجال ہے کہ مخروطی زائل ہو جائے۔

خلاصہ تقسیم سرت اس طرح ہے جیسا کہ بموجب قاعدہ کے قسمت کی گئی ہے بدانست خاکسار بہت صحیح و درست ہے۔

ناظرین نقشۂ تقسیم سُرت صفحہ ۷۸ پر بغور ملاحظہ فرمائین۔

نقشہ تقسیم سُرت ہاے سرہاے ہفتگانہ معہ اسم نویسی سر و سُرت ہا

سُرتہیاے کھرج ۴			
تبرا	کمودنی	مندرکا	چھندوتی
سرتہیاے رکھب ۳			
دیاوتی	رنجنی	رکتکا	
سُرتہیاے گندھار ۲			
اودرا	کرودھا		
سرتہیاے مدھم ۴			
بجرا	پرسارنی	پریتی	مارجنی
سُرتہیاے پنچم ۴			
چھتی	رکتا	سندیپنی	الاپنی
سُرتہیاے دہیوت ۳			
مدنتی	روہنی	رمیا	
سُرتہیاے نکھاد ۲			
اوگرا	چھوبھنگا		
سر ۷	سرت ۲۲		

چنانچہ اس طرح سے تمام وکمال یہ سُرتیان ہر سُر کی منقسم ہین یعنی کھرج سے تا رکھب چار سُرت اور رکھب سے تا گندھار تین سرت اور گندھار سے تا مدھم دو سُرت اور مدھم سے تا پنچم چار سُرت - اور پنچم سے تا دہیوت چار سُرت - اور دہیوت سے تا نکھاد تین سرت - اور نکھاد سے تا ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج دو سرت - اِس طور سے ہر ایک سر کے مابین یعنی فاصلہ مین بائیس سُرت معین ہین - آگے پھر مورچھنا اور کلائین اپنے اپنے موقع محل پہ ہر ایک سُر کے وسط مین ماموُر و معمور ہین - اور یہ دیوتاؤن نے لکھا ہے کہ مابین دو حرکتون کے جو خالی ہو وہ مخالف ہے اور حرکت دوسری جگہہ مثلاً کھرج سے تا رکھب گئی ہین اور وہان خالی رہا تو اسکو مورچھنا کہتے ہین - چنانچہ تین گرام معین ہین اگر گرام جلی قدر تقسیم سُر و سرتی سات مورچھنا و پانچ کلا ہر ایک مین مقرر ہین تو بیشک مورچھنا کا ہونا ثابت ہے -

بیان تشریح سرتہیا

فصحائے دوران و شائقین زمان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تشریح سرتہیا اس طور پر بیان قلم پر لاتا ہون - سرت عبارت ایسی سے ہے کہ محاورہ موسیقی مین تین قسم ہین - یکے مندر یعنی محل دل سے - دوم مدہ یعنی محل حنجرہ - سوم تار یعنی محل دماغ - پس ہر ایک محال ثلثہ دو قسم ناد سے ہے - اور اسکو بیچ اصطلاح کے سرت کہتے ہین پس سرت بمعنی شنیدن - اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ دل مین رگ ہے کہ وہ اوپر کو گئی ہے - اور واقعی اس سے چھبیس[۲۶] رگین محرف ہین محل سرت کرنا وبیچ وقت عروج کے ہر ایک سے ملتا ہے تو سرت ظاہر ہوتی ہے - چنانچہ رگہائے مذکورہ مرتبہ مین ایک سے ایک بلند تر ہے - اسی طرح سے ناد جو ان رگون پر پہونچے زیادہ بلند ہوتا ہے اور بائیس مرتبہ سینہ مین اور بائیس مرتبہ حنجرہ یعنی گلے مین اور بائیس مرتبہ دماغ مین بلند ہوتا ہے - اس سے تین درجون سے مراد تین سپتک سے ہے اور ایک درجہ مین سات سر ہین - تین درجون مین اکیس سر ہوتے ہین - اور ہر درجہ مین بائیس سرت ہین تو تینون سپتک مین چھیاسٹھ[۶۶] سرت ہوتے ہین - ہم کے پانچھزار چالیس درجہ ہین - اور نام ان تینون درجون کے[۱] منڈ[۱] یعنی مقام سینہ مدہ[۲] مقام حنجرہ - تار[۳] است مقام دماغ - پس تینون سپتک کے یہ تین مقام مقررہ ہین ان مقامون کا قابو مین رہنا مقدم تر ہے ورنہ گانا محض بیکار -

پردۂ دوم بیچ مقدمہ بیان موچہنا کہ شعبہ ہے سرت کا

ناظران شیرین بیان و قاریان خوش الحان پر پوشیدہ نرہے کہ یہان سے اس ناچیز کی تحقیقات مین اس طور سے گذرا کہ مورچہنا لفظ ہندی ہے اکثر اہل ہند کے محاورہ مین غشی کو رچھنا کہتے ہین یعنی جب کسی کو غش آگیا تو اس عالم بیہوشی کو مورچہنا اور مورچھاگت اور موچھیا کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ آگے سرتی سے سرن کے مابین محویت ہے یعنی وہ مقامات مورچہنا اور کلاؤن[۱] کے بیہوشی رکھتے ہین - اور ظاہر ہے کہ جب کھرج اور رکھب کے عرصہ مین از روے

[۱] اول معنی کلا کے حرف ہے یا لفظ - پس حرف سے بہی درجہ ثابت ہے - کلا لفظ ہندی ہے شکلات کو کہتے ہین - دوسرے کلا سے مراد درجہ ہے چنانچہ ہنداین منجم ماہتاب کو سولہ درجہ کا قرار دیتے ہین بلکہ یہ بات جمہور عوام مین زبان زد ہے کہ چندرمان مین سولہ کلا ہین چنانچہ ایک پہیلی مشہور ہے کہ "جوت چلا سورہ کلا اے سکھی چندرہو سے - ڈیٹھ پالے دھپکت پھرین دبوجھے برلا کوے" چونکہ یہ پہیلی (صفحہ ۸ ملاحظہ ہو)

منت چار سُرت اور ایک رکھب قائم ہے کومل یعنی اُتری - اور ہر ایک سُر کے تین تین تیور اور تین تین درجہ اور کومل مقرر ہین پھر وہان گنجایش دوسری شئے کی معلوم - پس یہ بات ثابت اور متحقق ہے کہ جہان جگہ نہین باقی رہی ہے وہان پر لفظ مورچھنا کی لائے ہین - اور کلا بھی لفظ ہندی ہے مشکل کو کہتے ہین یعنی مقام کلا و مورچھنا مشکلات و محویت کے ہین وہان پر بجز بیہوشی اور دشواری کچھ نہین ہے - علاوہ برین نہ د نظیرین بطور مضارع کہ جن سے نفی و اثبات واضح ذہن ناقص ہین جاگزیر ہوئین گو کہ ایسی مثال کا موقع نہ تھا مگر بقولہ کہ جو کلام دل سے تا بہ دہن آئے اُسکو بھی سُن لیجائے -

مثلاً تسبیح مین علاوہ دانہ ہائے شماری بوضع مختلف دو دانہ مکری کہلاتے ہین ورنہ نگام اوراد یعنی وظیفہ وہ مکری شمار سے چھوڑ دی جاتی ہے - تو بہر حال مکری سے انکار ثابت ہے -

(مثال فریق ثانی) اہل ہند یعنی مخصوص ہنود تسبیح کو مالا کہتے ہین اور اُس مین ہر دانہ کے بعد اُسی دوڑہ مین گرہ دیتے ہین اور اُوپر سب دانون کے بجائے امام ایک دانہ ڈالتے ہین وہ سمیر کہلاتا ہے - چنانچہ اور سب دانہ اوراد یعنی جاپ مین آتے ہین - اور مابین کی وہ گرہ ہین چھوڑ دیجاتی ہین - اور وہ دانہ سمیر بھی پڑھا نہین جاتا - اسی طرح سے حال مورچھنا اور کلا کا مابین سُر اور سُرتیون کے ہے یعنی اُنکے درمیان مین بھی مورچھنا اور کلا علی قدر تقسیم موجود پس نفی و اثبات اُنکا نزدیک بندہ کے ثابت - جس طرح سے کہ تسبیح مین مکری - اور مالون مین دانہ سمیر اور گرہ بعد ہر دانہ موجود - الا شمار سے باہر اسی طرح مابین سُر و سُرتی مورچھنا اور کلا موجود ہین مگر برت یعنی استعمال انسان سے باہر ہین - شاید دیوزادون مستعمل تھے لیکن کسی نے طریقہ استعمال مورچھنا و کلا مثل سر و سرت یا کسی شاستر مین نہین لکھا -

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۹) رہکلے یعنی رتھ و گاڑی کی ہے تو مصنف کہتا ہے کہ یہ سورہ کلا چندر یعنی ماہتاب نہین ہے اُسکا معنی گاڑی ہے پس کلا سے مراد درجہ ثابت ہے اور سولہ کلا کا بھی ہونا متحقق یعنی سولہ درجہ ماہتاب کے ہین جو کہ یہ علم موسیقی بھی تعلق رکھتا ہے ریاضی سے لہذا اس مین بھی وہی سولہ درجہ بنا مزد کلا مابین سُر و سُرت و مورچھنا اُستادان سابقین یعنی دیوزادون نے مقرر کئے ہین ۱۲

بیان تشریح کلا

اب شرح کلا کو بزبانِ ہندی قلم کرتا ہوں کہ اس تفصیل سے اسی راگ کلا قرار پائے ہیں

اوّل امرتا۔ دوم ماترا۔ سوم پوکہا۔ چہارم پشت۔ پنجم توشت۔ ششم رت۔ ہفتم دہرت۔ ہشتم ششی۔ نہم چندرکا۔ دہم کانت۔ یازدہم جوتشنا۔ دوازدہم شیری۔ سیزدہم پریت۔ چہاردہم انگد۔ پانزدہم پورنا۔ شانزدہم اپورنا۔ اب معنی انکے بدین تفصیل ہین۔

اوّل۔ امرتا۔ یعنی آبحیات۔

دوم ماترا۔ دہندہ وزن و کمان۔

سوم پوکہا۔ یعنی فربہ کرنے والی۔

چہارم پشت۔ یعنی دینے والی قوت کی اور میوہ اور غلہ اور مردمان کی قوت دہندہ۔

پنجم توشت۔ یعنی صبر کی دینے والی۔

ششم رت۔ یعنی دہندہ آرام چشم اور تمامی بدن کے۔

ہفتم دہرت۔ یعنی قوی کرنے والی۔

ہشتم ششی۔ یعنی نگہبان آہو یعنی ہرن کہ مردمان اسکو آنہوک کہتے ہین۔

نہم چندرکا۔ یعنی سرد کرنے والی۔

دہم کانت۔ خرمی و خوشکلی۔

یازدہم جوتشنا۔ یعنی دہندہ روشنی چشم۔

دوازدہم شیری۔ یعنی دولت۔

سیزدہم پریت۔ یعنی صورت اخلاص و فرح دہندہ زن و مرد۔

چہاردہم انگد۔ یعنی طاقت دہندہ جسم یعنی بدن۔

پانزدہم پورنا۔ یعنی زیادہ کرنے والی۔

شانزدہم اپورنا۔ بمعنی کم کنندہ یعنی کم کرنے والی۔

یہ سولہ کلا ماہتاب کے۔ اور آفتاب کی کلا علیحدہ ہیں۔ یہی شمار اُن مین بھی ہین۔ مگر سرگم مین کلا ماہتاب کی درج کی گئی ہین اور سُر کلا و سُر سرتہیا کہ مابین سات سُر کے مندرج ہین ہنگام نغمہ انکے درج ہونے سے بموجب تحریر بالا تاثیر راگ پیدا ہوتی ہے اور ایک ہی بندھن مین صورت راگ مبدل ہوجاتی ہے۔ الا گرفت کلا اور مورچھنا بجز سُرت دشوار لگ جاتی ہو مگر معلوم نہین ہوتی۔ دیوتا اُن پر حاوی تھے مگر فی زمانہ معدوم۔

پردۂ سیوم بیچ بیان تصاویر سُر و سُرت و مورچھنا

نغمہ پردازان نمان پر واضح ہو کہ ہونا مورچھنا اور کلا کا مابین سُر و سرتہیا بہرحال ثابت ہے الا باعث صورت مورچھنا و بسبب مشکلات کلا معدوم و غیر مستعمل الا سُرت ہائے لاریب تنت کاران مثل بین کاران وغیرہ کے استعمال مین ہین پایا اور کسی شخص جس نے سر بجویرہ مین خوب سرزنی کی ہو برت سکتا ہے۔ اور اس حقیر سے بھی مثل تنت کاران سُرتون کی گرفت ہوتی ہے الا مورچھنا اور کلا نہین پکڑی جاتی ہین مگر بہنگام استعمال قواعد سرگم مقام مورچھنا و کلا نمایان ہوتا جاتا ہے مگر قائم نہین ہوسکتی ہین بلکہ اور کسی نایک سے بھی استعمال مین کلا اور مورچھنا نہ تھی۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ سُرون کے اول کھرج مثل بادشاہ اور چھ سُر تابع اُسکے ہین۔ کوئی سُر اُس سے باہر نہین ہوسکتا ہے اور سب سُر مانند وزرا ہین اور سُرت مثل ملکہ یعنی ازواج اور مورچھنا مثال شاہزادے یعنی طفلان اور کلا مانند مصاحبان کہ واسطے اشغال روبرو سلاطین حاضر رہتی ہین پس بدن انسان مانند ملک سلطان کے ہے اور اعضا مانند آلات حرب و عقل ناطقہ مثل کتاب قواعد کہ انسان ہرگز قاعدے اُسکے سے باہر نہین جاتا ہے پس جبکہ بادشاہ ہاتھ آیا تو کام ہر ایک و سفلہ کا ایک چشم زدن مین درست ہوگیا۔ لہذا تابع کرنا سُر یعنی اول کھرج کا مقدم ہے اور جبکہ بادشاہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ساری مملکت خراب مثل بارات بے نوشہ کے ہوئی اور بہرحال الطاف خسروی و توابع ہائے وغیرہ مقدم ہے واسطے رفع

شک کے آ گئے۔ گذشتہ مین لوگون نے راگ کو بروزن ناگ سے۔ دراگنی کو بروزن ناگنی سے۔ و ویر بروزن عذر بہار جا بروزن یار رسا ہے و مقدمات نغمہ علیحدہ سرہفتگانہ سے بیان کیا ہے شاید ہم نہین جانتے تھے کہ جملہ راگ اور راگنی یہ تسخیر انہین سرون ہفتگانہ کے ہین یعنی کھرج اول سُر بمنزلہ بادشاہ ہے۔ دویم رکھب بمنزلہ ولی عہد مگر عورت ہے۔ سیوم گندہار بمنزلہ وزیر کے یہ بھی عورت ہے۔ چہارم مدہم مثل کوتوال لیکن ذات عورت ہے پنجم پنچم بمنزلہ داروغہ عدالت و میزان سُرہائے ہفتگانہ کی ہے مگر عورت۔ ششم دہیوت مانند بخشی فوج یہ بھی عورت ہے ہفتم نکھاد بجائے دفتر وزیر کے ہے اور عمل ہر ایک سرہفتگانہ کا جُداگانہ ہے۔ لہذا بتدو نے سُرہائے ہفتگانہ کو آراستہ کیا۔ سوا سے کھرج کے کہ وہ مثل زمین کے ہے اور منقسم ہے ہر ایک فصل پر یعنی دوازدہ ماہ پر حاوی ہے اور سُر ششگانہ یعنی بقیہ چھ سُر تقسیم ہین اوپر فصلون کے لیکن بیان انکا فصل ششم مین کیا گیا ہے۔

فصل پنجم بیچ بیان تین گرام معہ نقشہ جسکے معائنہ سے سُر مورچہنا وکلا معلوم ہون معہ و پر دے

پردہ اوّل

ترانہ سنجان و ناظران پر مخفی نہ رہے کہ تین گرام جو عوام مین مشہور ہین ڈھاڑی وغیرہ طوائفون کو ہنگام شروع وخاتمہ تعلیم اس طور سے بتاتے ہین اوّل کھرج۔ دویم پنچم سیوم ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج پس انہین سُرون پر قائم ہین۔ انہین تین سُرون کو تین گرام جانتے ہین۔ چنانچہ غلام محمد ستار نواز اور یہ حقیر دونون فن مصوری مین ایک ہی استاد یعنی لالہ خوشحال لعل صاحب ساکن لکھنؤ کے شاگرد ہین ؀ کار روغنی بندہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب بہادر ڈپٹی پرسٹ سے۔ اور اُنہون نے جوزف صاحب سوداگر سے حاصل کیا۔ مگر غلام محمد ستار نوازی مین یکتا ہے

؀ اُنہون نے اشارہ ہے طرف غلام محمد کے کہ وہ روغنی کام مین جوزف صاحب سوداگر سے لکھنؤ مین آگے حاصل کیا تھا ۱۲

روزگار تھا۔ بلکہ ٹھوک بین بین و رباب پر فی زمانہ سبقت لیگیا درباره گرام مظہر ہوئے کہ جو تین سپتک
تین درجہ کی ہین سو ہماری دانست مین یہی تین گرام ہین پس مقام غور ہے کہ معاملہ تحقیقات و تصنیفات از حد
مشکل ہوتا ہے اور صحت بغیر از تحقیقات کامل غیر ممکن۔ چنانچہ دو نو بیان متذکرہ بالا پایہ اعتبار سے ساقط ہین
ہان اس مقدمہ مین جناب الصاحب و میر علی صاحب مغفورین کا بیان مطابق شاستر یعنی سنگیت
سار۔ و سنگیت درپن وغیرہ کی پایا اور جناب بابو رام سہائے صاحب نے بھی بموجب بیان ہذا بیان
فرمایا۔ اور امیر خان بین کار ولد امراؤ خان کہ شاگرد حقیر ہین اُن سے جو دریافت کیا تو انہون نے بیان
واقعی کیا فقط فرق آروہی و اوروہی کا ہو سو یہ فرق بیجا نہین ہے۔ دونو قاعدون سے جیسا کہ چاہیئے
ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین۔ اور سارون[1] والا محقق ہے اُس نے بہت درست لکھا ہے اور بلکہ
جانشین جد اعلی امیر خان نے بھی صحیح لکھا ہے اور اُن سے ہنگام برتت یعنی استعمال افزائش سُرون
کی و پیدا واری تان از حد ہوتی ہے لکھا ہے کہ اوّل کھرج گرام۔ دوم گندھار گرام۔ سوم مدھم گرام۔
چنانچہ ان تین گرامون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین اوّل کھرج گرام دش سُر کا ہوتا ہے۔

نقشہ ہذا مین دش سُر ہین یہ گرام اوّل ہو یعنی زمین اسکی دش سُر کی ہی سوئم ہے حساب سے—

سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا مگر اسکو کھرج گرام قرار دیا ہے۔

ان دش سُرون کا پہلا گرام ہوا اب جو دوسری گندھار ہے وہ کھرج ہو گئی اور مدھم رکھب ہوئی۔ اب

[1] سارون سے مراد کتابہائے متقدمین جیسے سنگیت سار وغیرہ شاستر ہندی سے ہے ۱۲
تعین وقت گرامہا مقررہ دیوتہ ہا۔ فصل ہمنت مین کھرج گرام گاوے فصل گریکھم مین مدھم گرام۔ فصل پاوس مین گندھار
گرام۔ اور وقت صبح کھرج گرام۔ دوپہر مدھم گرام۔ وقت شام گندھار گرام۔
بجز ان فصلون کے اور موقعون کے استادون نے اور فصال و وقت مقرر نہین کیا ۱۲ المولف

پھر رکھب سے شمار ہوا یہ ببوبہ فصل پنجم مین معہ نقشہ مرقوم ہے ہنگام حاجت دیکھ لے۔

نقشہ دوئم گندھار گرام اس گرام مین بھی دس سُر ہین بموجب گرام اوّل

۲

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا	ما

اب یہان سے تیسرا مدھم سُر ہو گیا تیسری جو پنچم ہے وہ رکھب ہو گئی آگے تیسرا گرام شروع ہوا

نقشہ سوئم کھرج گرام اس گرام کی زمین سات سُر کی ہے جملہ ستائیس سُر ہوئے

۳

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

اب تصور کرنا چاہیئے کہ دوم و سوم ہندسہ سے مراد دوسرے و تیسرے سُر سے ہے اولاً یہ کہ جب دوسری گندھار رکھہ دہ دسوان سُر ہے۔ اوّل گرام کا دوسرا سُر یعنی کھرج ہوئی۔ اب گیارہوین سُر سے آگے جو مدھم ہے وہ رکھب ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ از روے حساب کے تینون گرام مین ستائیس سُر ہوے تو مدھم ۲۔ رکھب اور پنچم ۲۔ گندھار اور دہیوت ۲۔ مدھم اور نکھاد ۲ پنچم اور ٹیپ تیسری دہیوت اور رکھب ۳۔ نکھاد اور گندھار ۳۔ کھرج اور مدھم ۳۔ رکھب اور پنچم ۳۔ گندھار اور دہیوت ۳۔ مدھم اب یہ سُر مدھم اوّل یعنی کھرج ہوئی۔ اور پنچم تیسری رکھب اور دہیوت تیسری گندھار اور نکھاد تیسری مدھم اور ٹیپ چہارم کو کہ حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اسی طرح سُر بڑھتے جائین گے۔ چنانچہ کھرج چہارم پنچم اور رکھب ۴۔ دہیوت اور گندھار ۴۔ نکھاد اور مدھم ۴۔ کھرج یعنی پھر سُر ہوئی اسی طور سے ستائیس سُر ہوے۔ اور یہی حساب بین اور ستار کے ٹھاٹھ کا ہے تنت کار اسی طریقے سے بین و ستار کو ملا لیتے ہین۔ فقط عقل صائب ہر ایک امر کے واسطے درکار ہے۔

پردہ دوئم بطرز ثانی

سامعین و شائقین ترانہ و نغمہ پر واضح ہو کہ یہ قاعدہ دوسرا گراموں کا زبانی امیر خان موصوف آں تانسین مسبوق الذکر معلوم ہوا اور معنی گراموں کے یہ ہین کہ جمع سُر اپنے اپنے ملک کے مالک ہوں مانند قاعدۂ اول کے مگر چونکہ یہ طریقہ بھی بیکار نہین ہے۔ مراد برآمد ہونے ستائیس سُروں سے ہے سو اس قاعدے سے بھی ستائیس سُر نکلتے ہین فرق آروہی و اوروہی یعنی اُلٹے و سیدھے کا ہے۔ اور طریقہ اول آروہی ہے اور یہ قاعدہ اوروہی ہے گو کہ ظاہر مین صورت علیحدہ علیحدہ ہے الا باعث برآمد ہونے ستائیس سُروں کے بکار آمد ہے لہذا یہ قاعدہ بھی قریب قلم ہوتا ہے۔ اس مین فرق سُروں کا ہر سہ قاعدے مین ہے۔

۱ نقشہ اول گرام اس گرام کی زمین آٹھ سُر کی ہے مے

سا	ری	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

۲ نقشہ دوم گرام اس گرام کی زمین نو سُر کی ہے لہ

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا

۳ نقشہ سیوم گرام یہ آخر گرام ہے اسکی زمین دس سُر کی ہے ے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	ما

گو کہ یہ طریقہ گراموں کا صحیح ہے مگر شک اسی قدر ہے کہ اُس طریقہ اول کے تیسرے گرام مین سات سُر ہین اور دو مین دس دس سُر ہین۔ اور اس طریقہ کے اول گرام مین آٹھ اور دوسرے مین نو اور تیسرے مین دس سُر ہین مگر تقسیم سب کی درست ہے۔ اور خلاصہ بیان اسکا یہ ہے کہ جب دوسرے

درجہ کی کھرج کہ اُسکو ٹیپ کہتے ہین سُر ہوا۔ اور حقیقت مین وہ کھرج دوسرا سُر ہے تو رکھب دوسری رکھب اور گندھار ۲ گندھار اور مدہم ۲ مدہم اور پنچم ۲ پنچم اور دہیوت ۲ دہیوت اور نکہاد ۲۔ نکہاد اور کھرج تیسری کھرج اور رکھب ۳۔ رکھب اور گندھار ۳ گندھار اب سُر ہوئی تو مدہم ۳ رکھب اور پنچم ۳ گندھار اور دہیوت ۳ مدہم اور نکہاد ۳ پنچم اب کھرج چہارم زیادہ ہوتی ہے از روے قاعدہ سبتک کے اس طرح سے یعنی کھرج چہارم دہیوت اور رکھب ۴ نکہاد اور گندھار ۴ کھرج اور مدہم ۴ رکھب اور پنچم ۴ گندھار اور دہیوت ۴ مدہم یہ سُر آخر ہے اب گرام تیسرا تمام ہوا یہ بھی ٹھاٹھ بین و ستار کا ہے۔ اب شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشہ جو بندۂ ناچیز نے ایجاد کیا تو اس سے درجہ ہائے ساتسُر و بائیس سُرت و سولہ کلا و اکیس مورچھنا و نام دوازدہ سُر ہاے و تین گرام ثابت ہو سکتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہئیے کہ جب درجہ ہاے متعدد قائم ہوئے تو جگہہ باقی نہ رہی۔ اور اس اس نقشہ سے صاف عدم اثباتی مورچھنا اور کلا پائی جاتی ہے۔ اور اس نقشہ سے بدشواری تمام ترکیب پائی ہے مگر ملاحظہ اُسکے سے صاف بشکل چھلاوہ نفی و اثبات کلا اور مورچھنا کا واضح ہونا ممکن ہے یعنی ظاہرا ہنگام معائنہ صاف صاف مقامات مورچھنا اور کلا معلوم ہوتی ہین مگر ہنگام پرت یعنی استعمال گرفت نہین ہو سکتی ہے۔ اس نقشہ سے قاعدے تین سبتک کے اکیس سُر و چھتیس سُر و بائیس سرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا و تین ثابت ہوتے ہین۔

ناظرین نقشہ مندرجۂ ذیل صفحہ ۸۸ بغور ملاحظہ فرمائین اور مستفید ہو کر اس ناچیز مولف کو دعاے خیر سے یاد کرین۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			ستیرا		۱ اوترمندا	۱		تیرا	رے	۱ اترمندا	۱		تیرا	رے	۱ اترمندا	۱
			کمودنی	سا	۲ رنجنی	۲		کمودنی		۲ رنجنی	۲		کمودنی		۲ رنجنی	۲
			منڈکا	رے	۳ اترایتا	۳		منڈکا	گا	۳ اترایتا	۳		منڈکا	گا	۳ اترایتا	۳
			چھندوتی	گا	۴ شدھ شڈجا	۴		چھندوتی		۴ شدھ شڈجا	۴		چھندوتی		۴ شدھ شڈجا	۴
			دیاوتی		۵ متسری کرتا	۵		دیاوتی		۵ متسری کرتا	۵		دیاوتی		۵ متسری کرتا	۵
			رنجنی		۶ اسوکرانتا	۶		رنجنی	ما	۶ اسوکرانتا	۶		رنجنی		۶ اسوکرانتا	۶
			رکتکا	ما	۷ ابھروگتا			رکتکا		۷ ابھروگتا			رکتکا	ما	۷ ابھروگتا	
			اودرا		۸ سوویری	۷		اودرا	پا	۸ سوویری	۷		اودرا		۸ سوویری	۷
			کرودھا		۹ ہرناسوا			کرودھا		۹ ہرناسوا			کرودھا		۹ ہرناسوا	
			بجرا	پا	۱۰ کلوپنتا	۸		بجرا	دھا	۱۰ کلوپنتا	۸		بجرا	پا	۱۰ کلوپنتا	۸
			پرسارنی		۱۱ پارسکے	۹		پرسارنی		۱۱ پارسکے	۹		پرسارنی		۱۱ پارسکے	۹
			پریتی					پریتی	ن				پریتی			
			مارجنی	دھا	۱۲ برکتکا	۱۰		مارجنی		۱۲ برکتکا	۱۰		مارجنی	دھا	۱۲ برکتکا	۱۰
			چھتی		۱۳ [illegible]	۱۱		چھتی		۱۳ [illegible]	۱۱		چھتی		۱۳ [illegible]	۱۱
			رکتا	نی	۱۴ [illegible]	۱۲		رکتا	سا	۱۴ [illegible]	۱۲		رکتا		۱۴ [illegible]	۱۲
			سندیپنی		۱۵ [illegible]	۱۳		سندیپنی		۱۵ [illegible]			سندیپنی		۱۵ [illegible]	۱۳
			الاپنی	سا	۱۶ [illegible]			الاپنی	رے	۱۶ [illegible]	۱۳		الاپنی	ن	۱۶ [illegible]	
			مدنتی					مدنتی		۱۷ [illegible]	۱۴		مدنتی		۱۷ [illegible]	۱۴
			روہنی	رے	۱۷ [illegible]	۱۴		روہنی		۱۸ [illegible]			روہنی		۱۸ [illegible]	
			رمیا		۱۸ پیسارکا	۱۵		رمیا	گا	۱۹ [illegible]	۱۵		رمیا	سا	۱۹ [illegible]	۱۵
			اگرا	گا	۱۹ [illegible]	۱۶		اگرا		۲۰ [illegible]	۱۶		اگرا		۲۰ [illegible]	۱۶
			چھوبھنی					چھوبھنی	ما	۲۱ [illegible]			چھوبھنی		۲۱ [illegible]	

اب خلاصہ یہ ہے کہ اوّل گرام دش سُر کا اور دوسرا بھی دش کا اور تیسرا سات سُر کا ہے۔ جملہ ستائیس سُر تین گراموں کے ہوئے اور علیٰ قدر حصص مورچھنا اور کلا منقسم ہیں اوپر ہر ایک سُر مورچھون کے۔ احتیاج شرح نہین ہے۔

پردۂ ثالث بیچ بیان آواز خوش و زبون وغیرہ با تصریح

شائقین زمان مترنم سازان جہان پر واضح ہو کہ شناخت آواز اور ردیت آواز کی اُستادان سابقین نے اوپر چار قسم کے قرار دی ہے دریافت کرنا اُنکا پر ضرور ہے بدین تفصیل تصوّر کرنا چاہیے کہ اوّل کہاہل دوئم نارت سوئم پوتیک۔ چہارم مشرت۔

پس جو کہ بلغمی مزاج ہے اور گلے مین اُسکے بلغم رہتا ہو وہ آواز کہاہل ہے۔ اُس مین تین قسم ہین یعنی کیفیت چنانچہ سکنّدہ یعنی چرب۔ مدہّر یعنی شیرین۔ سکما ملائم آواز۔ کہاہل جو وقت بیچ محل مند رد مدد کے منقسم ہو اُسکو اَزل کہتے ہین۔ اور جسکے گلے مین صفرا غالب ہے اُس آواز کو بارت کہتے ہین اُسمین چار کیفیت اوّل تیز سہان یعنی تینون محل مین موافق ہو۔ دوم گہن یعنی پر قوی۔ سیوم گنبہیر یعنی عمیق اور عریض۔ چہارم لین یعنی نرم و ملایم۔

اور جسکے مزاج مین باد غالب ہو اُسکو پوتیک کہتے ہین اُسمین بھی چار کیفیت اوّل تسار یعنی زبون و سست۔ دوم برکھ یعنی خشک۔ سیوم آج یعنی بلند۔ چہارم استھول یعنی کُلک۔

اور وہ گلا کہ جسمین بلغم و باد و صفرا تینون ہون اُسکو مشرت کہتے ہین یعنی ممزوج سوال و جواب بالا فارسی کنز جمع کمالات صوری و معنوی خواجہ محمد صلاح کہ بیچ رسالہ موسیقی اپنے کے لکھا ہے بجنسہ عبارت اُسکی زیب قلم کرتا ہون۔

سوال۔ در مزاج کہاہل کیفیت چرب بودن افزوست و در مزاج بوتیک کیفیت خشک بودن چرب و خشک کہ ضد یک دیگر است چگونہ باہم امتزاج یابد۔

جواب کیفیتہا ہی کہ ضد یک دیگر است ساقط گشتہ مانع با یک دیگر امتزاج می یابد
و ہچنین در نارات و بونت و کہن و نسار کہ باہم ضدیت دارد کیفیت ضدیت ساقط
شدہ بایکدیگر امتزاج می یابد ہمابراک پر کاس مرقوم نمودہ اند ؎

اور مشرت بھی چار کیفیت رکھتی ہے۔ آنارت ۔ کہاہل ۔ نارات ۔ پونیاک ۔ دیونیاک آتم یعنی
قسم اول ۔ اور قسم اول وہ کہ بیچ اُسکے دو وصف کہ نسار و برکھ ہوان کیونکہ یہ دونوں معیوب ۔ اور نارات کہاہل
از قسم آتم و مشرب کہاہل مدہم اور نارات پونیاک و مشرت ادہم اور بیچ مشرت ذارات کے اگر نسار و
برکھ ہو از جلد زبون اور زبون بر طلبہ مخفی نہ رہے ۔

بیچ بیان کیفیات آواز مستحسنہ بصوت	پندرہ قسم کی ہے ۔ مشرت مدہر چھپال ترستھان سکہابہہ پرچر کومل کاڈہ شراوک کرن کہن سکنڈرہ سلہن رکت جگت استیہمان

مشرت وہ کہ وقت گانے کے سامعین کو محظوظ و متلذذ کرے اور تینوں استہان سے نہ ڈگے ۔
مدہر وہ کہ بیچ ہر استہان کے مستقیم رہے اور آواز صاف و شیرین دلچسپ ہو ۔
چھپال وہ کہ آواز میانہ چرب و قوی ہو اور یہ کیفیت حاصل ہو کہ جسوقت نفس اور گلو اپنے کو کھینچے
گانے میں ایک لذت پیدا ہو ۔
ترستھان وہ کہ تینوں محل میں دلچسپ اور دو لرباہو ۔
سکہابہہ وہ کہ دل کو اس آواز سے آرام و چین ملے ۔
پرچر وہ کہ آواز لک ہو یا نند آواز کویل جانور کے شفاف و بے کسر و حزین ۔
کاڈہ وہ کہ آواز میں ایک قوت و قدرت ہو سے ۔ دلچسپ و چست ۔
شراوک وہ کہ نہایت بلند و دور رس آواز خوش و لذیذ ہو ۔
کرن وہ آواز کہ ایسی حزین ہو کہ سننے والوں کو ایک درد پیدا ہو ۔

کہن آواز لک وقوی و دور رس کو کہتے ہین -

سکشندہ وہ آواز کہ چرب ہو اور دور سے سنی جائے -

پلہن وہ کہ سلسلۂ اتصال منقطع نہ ہونے پائے ملی ہوئے -

کت جکت وہ کہ دلچسپ اور لذیذ ہو

استہان وہ کہ آواز صاف اور روشن ہو -

کومل وہ آواز کہ نزدیک اور دور سے خوش رنگ و لذیذ ہو -

بیان کیفیات ردیہ آواز کریہ | آٹھ قسم کی ہے - روچھت - استھت - نسار - کاکوکی - کیشت - کین - کرشن - بہکن -

پس روچھت وہ کہ نہایت خشک و خراشیدہ ہو -

استھت وہ کہ نہایت منتشر ہو

نسار وہ آواز کہ سست و ٹھٹھری یعنی فشردہ ہو -

کاکوکی وہ آواز کہ جیسے بہت سے زاغ بے محابا چلاتے ہون چھوٹے و بڑے چند طرح کی آواز معلوم ہو - اور کان پریشان ہون -

کیشت وہ آواز کہ تینون محل سے یعنی ستہکون سے ایک پر بھی نہ پہونچے اور کسی طرح کی کیفیت اسمین نہو -

کین وہ کہ دو محل مندر و تار تک بجنت تمام پہونچے بے حسن و بے کیفیت -

کرشن وہ آواز کہ بے مغز و باریک ہو -

بہکن وہ آواز کہ مانند آواز شتر اور خر کے ہو -

ساریہ آواز | ساریہ اسکو کہین گے کہ بے استعمال و ورزش قادر نہ ہو گانے پر و مقامات پر - اور یہ بات خلقی اور طبعی اسکی ہو - اب اسمین دو قسم ہین ساریہ و کساریہ -

ساریہ وہ کہ آواز رسا و شیرین و دلچسپ و عمیق و عریض و نرم و قوی و بھری ہوئے و چرب لک ہو -

اور کسار پردہ کہ زبون و سست و خشک اور دل سے دور و بدآہنگ کا کی سُر سے باہر و کھینچی ہوئی و بے مغز و کرس و درشت و سخت بسیار تر موبستی و عطا ئی ہو۔ پس آواز ایک لطیف شئے ہے کہ شادی و غم اس سے توام ہے۔ اگر خوش و حزین ہے تو گویا نعمت لازوال ہے اور اگر درشت و زبون ہے تو رنج و الم سے ساتھ ہے اُسکا بالامال ہے۔ بہرحال یہ صنعت سرود ساز داو اربہال ہے یہ سب اُسیکا کمال ہے

فصل دہم بیچ نقشہ تیور و کومل سُر معہ سُرتی و بندھن و آوچار کہ بجز تنت کار اور کم واقف ہین

سرود سرایان عشرت کدہ قال و داد گستران شیرین مقال سے چشم داشت ہے کہ جب ان مقدمون کو ملاحظہ فرمائین تو حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین یعنی سُرون کے حساب مین جیسے کہ گرفت مورچھنا اور کلا سے نایک لوگ محروم رہے ہین مجال دم زدن نہین ہے اب سامعان و قاریان پر خلاصہ بندھن وغیرہ واضح ہو کہ بندھن اور اوچار اُسکو کہتے ہین مثلاً راگ بھیرون مین بارہ سُر ہین یہ راگ سمپورن ہے تیور و کومل سب سُر لگے اور بندھن اسی کو کہتے ہین کہ اُس مین کوئی سر بادی نہین ہے اور آوچار شروع کو کہتے ہین یعنی جس سُر سے شروع ہو وہی اوچار ہوا مثلاً مثلاً بھیرون چار ہین چارون کے اوچار جداگانہ ہین چنانچہ اوّل سدھ بھیرون کا اوچار کھرج ہے۔ دوم بنگالی بھیرون کا کومل دھیوت ہے۔ سیوم بیراگ بھیرون کا روہار کومل نکھاد ہے۔ چہارم کشنا بھیرون کا کومل گندھار ہے۔

بس خلاصہ بندھن و اوچار یہ ہے کہ حیطہ بیان مین آیا۔ اسی طرح سے ہر ایک راگ اور راگنی و پترآن اور دھنون کا بندھن اور اوچار اپنے اپنے طور پر جداگانہ مقرر ہے اور جملہ بوجہ نقشہ ہذا سے ظاہر۔ اور اس نقشہ سے تیور کومل سُر وغیرہ واضح بلکہ ٹھاٹھ جملہ تنت کا اس سے ممکن ہے۔

نقشہ ٹھاٹھ مین وستار یعنی جو سُر اوپر سے نیچے اُترے و چڑھے - اور جو سُر نیچے آکے اوپر چڑھے وہ سُر اُترا ہے

[illegible]	آروہی	کلا	شرت	سرہفتگانہ	سردوازدہ گانہ	مورچھنا	اوروہی	[illegible]	میزان کیفیت
۳	[illegible]	۱ ۲ ۳ ۴	تیرا کمودنی مندرکا چھندوتی	[illegible]	[illegible]	۱ اترمند ۲ رجنی ۳ اترایتا	[illegible]	۳	اس نقشہ مین فقط ایک سپتک لکھی ہے مگر اس کو
۳	[illegible]	۵ ۶	دیاوتی رنجنی رکتکا	[illegible]	[illegible]	۴ سدہ کھجا ۵ بھری کرتا ۶ اسوکرانتیا ۷ ابروکرتا	[illegible]	۳	سہ چند یعنی تین سپتک شمار کرنا
۳	[illegible]	۷	اودرا کرودہی	[illegible]	[illegible]	۸ سوبرے ۹ یرناسوا	[illegible]	۳	چاہیے چنانچہ ایک سپتک کے ایکسو تیرہ
۳	[illegible]	۸ ۹ ۱۰	بجرا پرسارنی پریتی مارجنی	[illegible]	[illegible]	۱۰ کلوپیا ۱۱ بارکے ۱۲ پرکہرکا	[illegible]	۳	درجے ہوتے ہین اور تینون سپتک کے مین سو انتالیس
۳	[illegible]	۱۱ ۱۲ ۱۳	چھتی رکتا سندیپنی الاپنی	[illegible]	[illegible]	۱۳ سدہ پیا ۱۴ کوربے ۱۵ ببرا ۱۶ ابسالا	[illegible]	۳	درجے ہوئے - اور اگر ستائیس درجے گراموں کے اور
۳	[illegible]	۱۴ ۱۵	تدہنی مدہنی رتیا	[illegible]	[illegible]	۱۷ سوکہے ۱۸ پستارکا ۱۹ ردنے	[illegible]	۳	اگر دوان سرگون کے درجے ملائے جائین تو پانچ سو اور چالیس درجے ہو جاتے
۳	[illegible]	۱۶	اوگرا چھوبھنکا	[illegible]	[illegible]	۲۰ پرکہتا ۲۱ اتنا	[illegible]	۳	ہین - سوا آگے مرقوم ہین
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		میزان کل تین سپتک کی سات سو

فصل پانزدہم بیچ قواعد سرگم کے معہ عیب و صواب اور گن معہ بیان چہوٹ و تان و بیوہ و نقشہ جات گرام مکرہ ساتھ پردون کے

نغمہ سرایان خوش الحانان و سرود پردازان لطف بیانان کی خدمت مین اس ہیچمیرز کی یہ عرض ہے کہ نغمہ سازان جہان کو لازم ہے کہ اول قاعدے سرون کے اخذ کرے ۔ بعد ازان ارادہ نغمہ پردازی کا کرے ۔ چنانچہ قاعدے سرگمون کے حاصل کرنا لازم ہے اور وہ قاعدے پردہ ثانی مین مرقوم ہین بالفعل کسی قدر بیان تان و چہوٹ و گن وغیرہ کہ وہ بھی شعبی سرون کے ہین کیا جاتا ہے اب تصور کرنا چاہیئے کہ تان بر وزن جان اس مین شکل مخروطی شامل ہے پس واسطے مخروطی کے مشق کامل چاہیئے اور مشق اکمل کو ہر طور کی قوت درکار ہے اسمین مقدم اتقا اور نفسانیت ہے کہ باز رکہے آگے پیدایش تان تین سپتک مین ہوتی ہے اور اسی تان مین چہوٹ بھی ہے اندر روکا بھی چہوٹ یہ کہ جس قدر طاقت ہو اس قدر سر طے کر جاوے یعنی آواز کو پہونچا دے اور پھر اس سر کو چہوڑ کر جہان سے شروع کیا ہو اسی سر پر آرہے بیچ کے سر نہ لگین یہ تو چہوٹ ہوئی ۔ اور رد کا یہ کہ مثلاً سات سر یا دس سر کی تان کھلی یا مندی لیجائے اور پھر بتدریج اترتا چلا آئے ۔ شروع کے سر پر اور اسی کو رو بھی کہتے ہین الا اس قدر فرق ہے یعنی آرو کے یہ معنی ہین کہ تان پر تان سرون کی برابر تیز چلی جاوے تو بہی مندی بھی ٹھہری یعنی سر معینہ اسکے بطور ٹہاہ دون دکھائی نہ دیوین بلکہ مندی اسم بامسمیٰ ہو منہ بند رہے اور تار سیدھی از رفتے سماپ نکل جاوے ۔ اور کھلی اسکو کہتے ہین کہ جتنے سرون کی تان ہو وہ سر آروہی وا اوروہی مین معلوم ہوتے جاوین اور ٹہاہ دون جو مشہور ہے سو تان ٹہاہ کی وہ ہے ٹھہری ہوئی یعنی تمام سر اسکے علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے جاوین اور دون وہ کہ وہی سر جو ٹہاہ مین تہا اُنکو اس تیزی سے لیجائے کہ جسمین دو حصہ ٹہاہ دونے ہو جاوین وہ دون ٹھہری ۔

اوّل بیان آروہی و اوروہی

اب خیال کرنا چاہیے کہ صورت آروہی و اوروہی کی مثل تیور کومل یعنی چڑھے و اُترے کے ہے - آروہی وہ ہے کہ جو کھرج سے ٹیپ تک چلا جائے چڑھتا ہوا - اور اوروہی اسکو کہین گے کہ جو ٹیپ سے پھر کھرج کو اُترتا ہوا اُلٹا پھر آوے -

دوئم بیان احد سرگم مین

اب شائقان و نغمہ سرایان پر پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد سرگم اُستادون کے یہان سینہ بہ سینہ چلے آتے ہین - جملہ قاعدے کسی کو ہرگز نہین بتاتے ہین - اور جبکہ ان قاعدون پر کوئی عابر ہو گیا تو جس راگ کی چیز کسی نے گائی یا آنکہ بجائی تو خود بخود اُسکو وقوف اور ادراک ہوگا اور ہنگام تعلیم سیکھنے مین اُسکو دشواری سے آسانی ہوگی پس جبکہ تفہیم تند ہن واد چار کی ہوئی تو بباعث وقفیت سُر بیورہ دریافت ہونا اُسکو آسان تر ہوگا اور نقشہ تیور کومل مرکبہ حقیر مرقومہ بالا سے زیادہ تر آسانی اخذ قواعد سرگم مین ہوگی ہر ایک درجہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے - یہ بیورے تنت کاری کے ہین - گائیک لوگ اسمین عاری ہین -

بیان سیوم کن مین

تصور کرنا چاہیے کہ گانے مین تان پلٹہ کے واسطے اور آستائی انترے کے نہ اسے کن کا ہونا واجبات سے ہے تو بہر حال وقفیت کن لازم آئی - اور کن اسکو لوگ کہتے ہین کہ جو ضرب ایک سُر کے درمیان مین لگے اور سُر قائم رہے اور حیثیت سُر نہ بگڑے اور ضرب کا لگ جانا ساتھ خوبصورتی یعنی سریلے پن کے ظاہر ہوا کرے - چنانچہ ترکیب لگانے کن کی یہ ہے کہ ایک سُر کو خفیف اور ثقیل کر کے دو دفعہ کہے فقط آواز سے اور نام سُر کا نہ لے اوسی صدا مین سے پیدائش کن کی ہوتی ہے یعنی سُر کی جو ایک ضرب دو دفعہ کہنے کے ساتھ حکتاً ایم کے ہو وہی کن ہے خلاصہ یہ کہ جو سر دو بار کہنے مین حسب متذکرہ بالا ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ مقدمہ تال مین صورت لے کی - اسی کو کن کہتے ہین پس راگ مین کن لگانا گویا معشوق پری پیکر کو زیور مرصع پہنانا ہے اور سُر مالک راگ و راگنی وغیرہ ہے یعنی خلاق راگ ہے - اب بیان ہامی سُر کا

معہ جملہ قواعد کہ ایک حساب آروہی سے چودہ ہین اور از روے اوروہی یعنی قلب چودہ جملہ ۲۸ ہین

چہارم شکل سرگم سادہ و نقشہ ہا

یون ہے کہ پہلے سات ہی سُر مقدم ہین۔ سا سے کھرج۔ اور رے سے رکھب۔ اور گا سے گندھار۔ اور ما سے مدھم۔ اور پا سے پنچم۔ اور دھا سے دھیوت۔ اور نی سے نکھاد۔

اب خلاصہ یہ ہے کہ اسم سُر ہفتگانہ اس طرح پر ہین کھرج رکھب گندھار مدھم پنچم دھیوت نکھاد۔ یہ سُر شماری ہین۔ اور یہ نام سا رے گا ما پا دھا نی واسطے برت یعنی آلاپ کے۔ بہرحال ہر واحد شایق یا اہل پیشہ کو اخذ کرنا قواعد سرگم کہ جو از روے آروہی و اوروہی زیب قلم کرتا ہون مقدم تر ہے کیونکہ بغیر از استعمال سرگم انسان وقوف سُر سے محروم رہتا ہے۔ اور خیال فرمانا چاہیے کہ آگے جو متقدمین اس کام کو کرتے تھے تو بطور عبادت کرتے تھے۔ چنانچہ ابتدا گانے کی سرگم ہے۔ اور سردار سُرون کی کھرج ہے پس ہنگام مشق شروع کھرج سے کرتے ہین بلکہ بجاے سا آخر میں فقط لفظ آ آ کے کہتے ہین اور جبکہ وقت دم توڑنے کا ہوتا ہے تو آخر کو نام اللہ کا لے لیتے تھے بلکہ واقعی کار اب بھی آ ا کے بعد اللہ کہتے ہین تو اس سے مراد یہ ہے کہ سرگم کا سرگم پھر گیا یعنی مشق بھی ہوئی اور نام خدا کا بھی اس آورا وین ہو گیا۔ گویا اس پردہ مین شغل اسم اعظم حاصل ہے بقول ہندوی کہ ایک پنتھ دو کاج۔ اب یہان سے نقشہ جات قواعد سرگم مرقومہ مرقوم ہوتے ہین۔ شائقین نغمہ نہایت غور سے ملاحظہ فرمائین۔

نقشہ اوّل قاعدہ سرگم بحساب سُر ہفتگانہ معہ آروہی اوروہی چودہ سُر کا الف

آروہی	نی	دھا	پا	ما	گا	رے	سا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	۹	۱۲۲۶

۲ نقشۂ قاعدۂ دوم دوہرے سُرون کا جملہ اٹھائیس۲۸ سُرہین سرگم مین ۲ع

سارے	رے گا	گاما	ماپا	پادہا	دہانی	نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳۴۵۶۷

۳ نقشۂ سیوم قواعد سرگم تہرے سُرون کا آئین چھتیس۳۶ سُرہین ۳ع

سارے گا	رے گاما	گاماپا	ماپادہا	پادہانی	دہانی	سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳۴۵۶۷

۴ نقشۂ چہارم قاعدۂ سرگم چارچار سُرون کا چالیس سُرہین للعہ

سارے گاما	رے گاماپا	گاماپادہا	ماپادہانی	پادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳۴۵۶۷

۵ نقشۂ پنجم پانچ پانچ سُرون کا سرگم ہر خانہ مین جملہ سُر بشرح بالا للعہ

سارے گاماپا	رے گاماپادہا	گاماپادہانی	ماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳۴۵۶۷

۶ نقشۂ ششم چھ چھ سُر ہر خانہ مین - جملہ چھتیس۳۶ سُر کا سرگم ہے ۳ع

سارے گاماپادہا	رے گاماپادہانی	گاماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲۳۴۵۶۷

نقشہ ہفتم سات سُر خالص مین جملہ اٹھائیس سُر کا سرگم ہے

سا رے گا ما پا دھا نی	رے گا ما پا دھا نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ سرگم بطرز ثانی درجہ دوم سات آدھ کا جب طریقہ الاؤ ہے سُرون سے شروع ہو جملہ چھتیس سُر

سں سں	رے رے	گہ گہ	مم مم	پپ پپ	دہا دہا	نی نی	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدہ دوم اس سرگم مین تین تین سُر جملہ بیالیس سُر ہین

سا سا رے	رے رے گا	گا گا ما	ما ما پا	پا پا دھا	دھا دھا نی نی نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدہ سوم اس سرگم مین چھ چھ سُر جملہ چھپن سُر ہین

سا سا رے رے گہ گہ	رے رے گہ گہ مم مم	گہ گہ مم پا پا	مم مم پا پا دھا دھا	پا پا دھا دھا نی نی	دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدہ چہارم آٹھ آٹھ سُر کا ہے اس قاعدہ سرگم مین اٹھاسی سُر ہین

سا سا رے رے گا گا ما ما	رے رے گا گا ما ما پا پا	گا گا ما ما پا پا دھا دھا	ما ما پا پا دھا دھا نی نی	پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ پنجم دس دس سُر کا ہے - اِس قاعدہ سرگم میں بھی اسّی سُر ہیں ۵

سا سا سے سے گا گا ما ما پا پا	سے سے گا گا ما ما پا پا دھا دھا	گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی	ما ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اوروہی

نقشہ ششم بارہ بارہ سُر کا ہے - اِس سرگم میں بھی بہتر سُر ہیں ۶

سا سا سے سے رے رے گا گا ما ما پا پا دھا دھا	سے سے گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی	گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	اوروہی

نقشہ ہفتم ہر تان میں چودہ چودہ سُر ہیں اس سرگم میں جملہ چھپن سُر ہیں ۷

سں سں ریں رگہ گم مم مپ پپ دہا دہا	ریں رگہ گم مم مپ پپ دہا دہا ان ان	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اب تصور فرمانا چاہیے کہ درجات آروہی و اوروہی سے چھپن چھپن سُر درجہ میں کچھ یاد کرنا انکا دشوار نہیں ہے الّا فائدہ کثیر ہے آگے اس سے ایک نقشہ گراموں کا جسکا بیان و نقشے رقم ہو چکے ہیں اور ترتیم ہوا ہے ذہن ناقص میں یہ آیا کہ شاید تینوں سپتک کا حال ایک سپتک کے نقشے سے کسی کی فہم میں نہ آیا ہو تو اس نقشہ سے کہ دو طرح کے گرام اس میں مندرج ہیں بخوبی دریافت کرے - اور دونو نقشوں سے شناسی سُر برابر ہوتے ہیں کسی طرح کا فرق دونوں میں نہیں ہے فقط اوچار کا اور شمار سُروں میں بیشک تفرقہ ہے مگر چونکہ دونو طریقے درست و بکار آمد ہیں لہذا مندرج رسالہ ہذا کیے گئے - علاوہ بریں نقشہ بھی سُر بہودہ سے کہ خالی از قواعد سرگم نہیں ہیں -

نقشہ گرام ہر سہ سپتک از روئے حساب سُرہائے ہفتگانہ دو طور کا ایک سپتک میں ہے

[illegible]	نام سرہائے ہفتگانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
سپتک اول میں ساتوں سُر کا درجہ ۱	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دھیوت، نکھاد	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷	س، ر، گ، م، پ، دہا، ن، س، ر، گ	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰	س، ر، گ، م، پ، دہا، ن، س	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸	اول کھرج گرام اول کی س سُر کا اور دوم ... سُر کا
اس سپتک میں ... ساتوں سُر کا درجہ ۱	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دھیوت، نکھاد	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷	ر، گ، م، پ، دہا، ن، س، ر، گ، م	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰	ر، گ، م، پ، دہا، ن، س، ر، گ	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹	دوم گندہار گرام ۔ پہلا دو سُر کا اور دوم ... سُر کا
اس سپتک میں ... ساتوں سُر کا درجہ ۱	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دھیوت، نکھاد	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷	ر، گ، م، پ، دہا، ن، س	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷	ر، گ، م، پ، دہا، ن، س، ر، گ، م	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰	سوم مدھم گرام اول ساتواں سُر کا اور دوم ... سُر کا
۳	۲۱	۲۱	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰ میزان ماحصل

فصل دوازدہم بیان آہی وادی اور چار و بادی اور تینون درجہ تیور اور تینون درجہ کومل سُرن مین ساتھ دو پردون کے

پردۂ اوّل مقدمہ چار و بادی کے

نغمہ سرایان چمن سخن و زمزمہ سنجان شائقین ہر فن پر پوشیدہ نرہے کہ مغنیان حال مین دربارہ بادیہاے بڑا اختلاف ہے - یہ امر تحقیقات طلب ہے - خلاصہ کرنا اسکا دشوار تر تھا - مگر چونکہ زبان بھاکھا و سنسکرت سے ہے بغیر پنڈت بیاکرنی دشوار ہے الاحل مطالب اسکا جناب بابو صاحب کہ عالم و عامل علم بیاکرن و بیدانت ہین و بیدانت باکسر بائے وسکون یائے و بالفتح دال مہملہ و سکون الف و نون مخفف و بالفتح تائے لفظ ہندی ہے اُن سے بخوبی حل مشکل لاحل ہوئی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ چار بادیان ہین - اوّل بادی - دویم بیبادی سیوم ان بادی چہارم سم بادی -

اوّل تو زبان ہندی مین بادی مخالفت کو کہتے ہین -

دویم بیبادی زیادہ مخالف کو یعنی بڑے دشمن کو کہتے ہین -

سیوم سم بادی برابر کے مخالف کو کہتے ہین - اور لفظ سم گو کہ زبان سنسکرت ہے مگر عوام مین بھی سم ہوجانا مشہور ہے کہ برابر کو کہتے ہین اور بادی بے بآدی بلفظ بادبیاد بھی مشہور ہے -

چہارم ان بادی عدم مخالفت کو کہتے ہین - اَن سے مراد نہی یعنی انکار کے ہے

پس جو سُر کہ ان بادی ہے اُسکو مخالفت نہین ہے بلکہ یک گونہ علاقہ محبت سے ہے یعنی جس راگ مین لگتا ہے وہ قایم رہتا ہے اور وہ تینون بادی مخالف ہین اور تعلق رکھتے ہین سُرت وغیرہ سے - پس جبکہ سُرت وغیرہ پوری شامل ہوگئی تو یہی باعث ہے مبتدل ہونا صورت راگ یا راگنی - یا وجود ہونے ایک بندھن کے یعنی ایک ہی سُرون کے ٹھاٹھ ہین جو دو راگ جدا گانہ

ہوکر جو بجتے ہین تو فقط باعث شامل ہونے سُرت وغیرہ کے پس جس حالت مین المرقوم نہ رہا تو وہ بے سُرا ہوا اور جو دوسرا سُر شامل ہو گیا تو صورت راگ مین تجاوز اور تفاوت ہوا یعنی عداوت صریح ظاہر ہوئی تو بہر حال تینون بادیان اُس مین آگئین مثلث تو مثلاً کسی سُر کی چار سرت ہین اور اُسکی تین سُرت کسی راگ مین لگین تو اُس حالت مین اترو مقام باعث عرصۂ اقل کے دوسرے سُر کا لاسب آیا پس اُسکا شمار بادی مین کیا جائیگا کس واسطے کہ تین سُرت ایک طرف یعنی ایک ہی سُر سے لگین اور ایک رہ گئی تو وہ زبردست نہین ہے دوسرا سُر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے یہان پر مراد قلت وکثرت سے ہے یا آنکہ بعض سُر اوروہی مین شامل ہوجاتا ہے تو وہ بیبادی مین شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ بڑا مخالف ہے۔ اور جو سُر کہ روہی مین لگ گیا وہ سم بادی مین شمار کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ بعض کہانشکرت مین باد اور بے باد لڑائی سخت اور آن اُجہان کہین فساد نہین ہے وہ سم باد برابر کی لڑائی کو کہتے ہین۔

سامعین وشائقین زبان پر مخفی نہ ہے کہ آروہی اُسکو کہتے ہین یعنی جو سُر کہ کھرج سے نکھاد کو چڑھے چنانچہ ستار مین طرف تونبہ کے اور بین مین طرف	پردہ دوم بیان آروہی اور اوروہی مین

کرہا کے اور کرہا اُسکو کہتے ہین جو بین مین نیچے واوپر تونبہ کے ڈانڈ مین بشکل طاؤس لگتا ہے۔ اور دُم اُس کی دندان فیل کی ہوتی ہے۔ بجا سے کھرج ستار اورا وسے بالا سے بین وہ آروہی ہوئی۔ اور اوروہی اُسکو کہتے ہین جو اُلٹا پھراوے۔ کرہے سے طرف کھونٹیون کے۔ اور تیور چڑھنے کو اور کومل اُترنے کو کہتے ہین۔

چنانچہ جملہ چھ درجے تیور وکومل کے ہین۔ یعنی تیور تر تیور تم تیور اور کومل ادھ کومل سکاری بس اسی طرح سے تین سپتکون مین یہ درجے معین ہین۔ بیان مشرح اول ہو چکا ہے۔

فصل سیزدہم بیچ بیان چند قواعد سرگم ایجاد مصنف قاعدہ سرگم تہا دیوار و قواعد نقشہ ہائے حروف مفردات سرہائے کہ جس سے سرگم بھر راگ وغیرہ با آسانی بن سکے

شائقین و نغمہ طرازان پر مخفی نہ رہے کہ اس مصنف نے یہ چند قاعدے سرگموں کے واسطے آسانی مبتدیوں کے ایجاد کیے ہیں کہ جلد تر فہم میں آجاویں۔ شائقین کو مناسب ہے کہ بعد اخذ سات سروں کے اول یہ قاعدے منقوش لوح سینہ کر لیں کہ جس میں اور قاعدے جو اوپر مرقوم ہو چکے ہیں اُن کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ مناسب ہے کہ پہلے سات سر اخذ کر کے ان قاعدوں میں سے دو گنی کھرج لے کر سا سا سے شروع کریں اور ہر جگہ اول کھرج سے شروع کیا کریں۔

نقشہ سرگم قاعدہ اول کا آروہی اور وہی پچیس ۲۵ سروں کا ہے

سا رے	سا رے گا	سا رے گا ما	سا رے گا ما پا	سا رے گا ما پا دھا	سا رے گا ما پا دھا نی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ دوم چھتیس ۳۶ سُروں سرگموں اترے حساب کے ہیں

سا رے سا	گا رے سا	ما گا رے سا	پا ما گا رے سا	آروہی و اوروہی
دھا پا ما گا رے سا	نی دھا پا ما گا رے سا	سا نی دھا پا ما گا رے سا		

نقشہ سوم تین سرگم کا ہے اور اس نقشہ میں تین طرح کے قاعدے سرگم کے ہیں

سا	رے سا	گا سا	ما سا	پا سا	دھا سا	نی سا	سا سا
سا سا	سا رے سا	سا گا سا	سا ما سا	سا پا سا	سا دھا سا	سا نی سا	سا سا
سا سا	رے رے	گا گا	ما ما	پا پا	دھا دھا	نی نی	سا سا

اسی طرح سے تینون سپتکون کو خیال چاہیئے اور جس حرف پر کہ زیر ہے وہ سُر کومل ہے اور جس حرف پر زبر ہے وہ سُر تیور ہے اور حرف سے مراد سُر ہے گو کہ قاعدے صاف ہین مگر احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون کہ ان طریقون مین ہر جگہ ہر سُر کے بعد چھوٹ ہے یعنی اوّل چڑھ کے پھر شروع کے سر پلٹ آنا پڑتا ہے تو مناسب ہے کہ آروہی اور اوروہی کا اور چھوٹ کا ہر حال خیال رکھے۔ چاہیئے کہ بعد اخذ سُر ہفتگانہ ان قاعدون کو اگر کوئی شخص عمل مین لاوے تو بیشک و شبہہ فائدہ عظیم اُٹھاوے علاوہ برین ایک قاعدہ سرگم ایجاد مہادیو جی کہ دریا کو ایک کوزہ مین بند کیا ہے اور اس علم موسیقی کا موجد بھی مہادیو ہے بہت بکار آمد ہے۔ گو کہ مشہور ہے الّا احتیاطاً رقم ہوا۔

نقشہ ایجاد مہادیو اس سرگم مین تین درجے چونتیس سُرون کے ہین للوسے

۱	سا سا	رے سا	آروہی و اوروہی
۲	سا رے گا رے سا	سا رے گا ما پا دہا پا ما گا رے سا	ایضاً
۳	سا رے گا ما پا دہا نی	سا نی دہا پا ما گا رے سا	ایضاً

چشم داشت کہ جو شائقین مائل سمت اخذ قواعد مذکورہ ہون یا ملاحظہ مین لائین حقیر کو بدعائے خیر یاد فرماوین

پردۂ دویم پیچ مقدمہ خانہ پری دو نقشون کے جس سے سرگم راگ و راگنی با آسانی بن سکین

تا ناظران و ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ حقیر نے دو نقشہ ایجاد کیے ہین واسطے آسانی ترکیب سرگم ہر ایک راگ وغیرہ کے نقشہ اوّل چونسٹھ خانہ کا۔ دوسرا ایک سو بہتر خانہ کا۔ چنانچہ دونون نقشون مین آڑا و سیدھا بطور نقش کے جس طرف سے شمار کرے تو ہر ایک طرف سے راگ یا راگنی کا سرگم نکل آویگا اور رسالہ ہذا مین کل نقشہ جات وغیرہ مرکبہ فقیر ہین۔ چاہیئے ماہران فن موسیقی سہو پر اصلاح فرماوین اور ان نقشون سے راگہا سے اکرت و بکرت وغیرہ نکل سکتا ہے۔ مگر مخصوص نقشہ ہذا سے کہ فقط چونسٹھ

ہی خانہ کا ہے راگھاے سمپورن کی گم گنجایش ہے - اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ جو حروف مفردات ہین یہ سُر ہین از روے قواعد سرگم - اور جو حرف بالکسر ہے وہ سُر کومل یعنی اُترا ہے - اور جس حرف پر فتحہ ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے - اور شمار نقشہ ہذا ہر چہار طرف سے ہے - اور ہر سُر سے ہر سُر کی چھوٹ ہے - چنانچہ سُر سے سُر اور رکب سے رکب اور گندہار سے گندہار اور مدہم سے مدہم اور پنچم سے پنچم - اور دہیوت سے دہیوت اور نکہاد سے نکہاد تک یعنی ہر سر کے جو اوّل ہے وہی سُر ثانی بمنزلہ ٹیپ ہر ایک کے مقابلہ مین ہو جاتا ہے - بہر حال فہم و ادراک چاہیئے -

نقشہ چونسٹھ خانہ اس نقشے سے سرگم راگھاے مذکورہ بن سکتے ہین

سَ	ر	گَ	مِ	پ	دَھا	نَ	سَ
رَ	گَ	مَ	پَ	دَ	نَ	سَ	رَ
گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	س	ر	گَ
مِ	پ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ
پَ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ
دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا
نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پ	دَھا	نَ
سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ

اب تصور کرنا چاہیئے کہ نقشۂ اوّل کے مطابق اس نقشہ کے ارکان ہین پس مثل اُسکے نقشہ ہذا سے بھی سرگم ہاے راگ و راگنی وغیرہ بموجب تذکرۂ بالا بنالے - اور اس نقشہ مین ایک سو پینسٹھ خانہ مین راگھاے سمپورن وغیرہ تیور کومل سُرون کے سرگم باسانی نکل سکتے ہین اور مانند اولی ہر ایک سُر تیور

کومل بالکسر یا بالفتح قیاس کرے

نقشہ اکیسواں شرفیانہ دربارہ استخراج راگ و راگنیہائے سمپورن وغیرہ کے سرگم

س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س
رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے
رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے
گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ
گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ
م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م
م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م
پ	دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ
دھا	دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا
دھا	ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا
ن	ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن
ن	س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن
س	رے	رے	گ	گ	م	م	پ	دھا	دھا	ن	ن	س

مقام غور ہے کہ نقشہ ہذا میں سمجھ دو قول پر فتح و کسرہ ہے اور حرف ساکن اور حرف سے جو خالی ہے تو
پس سے مراد ہے کہ ساکن حرف سُر کا ہے جس طرح گڑ بڑ میں اور حرف ... [illegible]
سُر متحرک جیسا ہیں کس واسطے کہ جس طرح مثل زمین کے ہے اور پھر ایک طرح سے ہے عکس کی طرح کا
لکھتی ہے لہٰذا لفظ نہایت ہی کی بطور خط یا نسبت اُسکے جو ابتدا ... [illegible] ... لہٰذا فتحہ
و کسرہ سے خالی رہے اور جو خیال فرمائے تو حق یہ ہے کہ یہ صورت ابتدا چلی ... کی ... کی

کومل بارہ سُر موجود ہین اور جہان سات ہی سُر ہوتے ہین مثل ٹھاٹھ ستار وغیرہ ہین تو اُن ہین سے سُرون کے پردون کو حرکت دے کے تیور کومل کر لیتے ہین مگر کھرج اور پنچم کو کسی طرح سے حرکت نہین ہے۔

پردہ سیوم دربارہ بنا لینے سرگم ہر ایک راگ و راگنی باسانی موجب قاعدہ ہذا

سلیقہ شعاران نغمہ طراز و قاریان - امعان با امتیاز پر مخفی و محجب نرہے کہ حقیر نے اس پردہ مین بنا کر نے سرگم کے حسب خیال و ذہن ناقص اپنے کے بیان کیا ہے۔ مقام انصاف ہے کہ ہر ایک گانے والا سرگم ایجاد نہین کر سکتا ہے بجز تنت کار سلیقہ شعار یا آنکہ جو شخص واقف کار سُر بچاری کا ہو اُس سے ممکن ہے۔ ہان یہ ایک طریقہ مقتضی الاسے حقیر ہوا ہے گویا دریائے قہار کو ز ہ صفار مین بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اول ستار سیکھے جبکہ دس پانچ گتون پر عادی ہو جاوے تو خواہ مخواہ از خود ہاتھ مین ایسا طاقت آجاتی ہے اُس وقت گت حسب استعداد اپنی کے باندھ سکتا ہے۔ مگر اس کام مین بھی اخذ کرنا قواعد سرگم فصل یازدہم پہلے لازم تر ہے تو بہر حال خیال چاہیے کہ جو سُر کسی راگ یا راگنی کی بندش مین آوے اُنکو شمار کرے۔ رہی تال اُس مین اپنا اختیار ہے جس تال کی چاہے گت باندھ لے وہی سرگم ہوگیا لیکن استائی اور انترا دو قو باندھے اور ستار مین انترے کو توڑا کہتے ہین۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ جس راگ یا راگنی کا سرگم بنانا منظور ہو تو اُس گت کے بول جیسے دا را یا ڈا ڈر یا دا ڈا وغیرہ ہین سب شمار کرے تو اول استائی کے بول جو گت مین ہوتے ہین۔ دوم توڑے کے بول کہ بمنزلہ انترا ہوتا ہے خیال کرے۔ مگر سرگم مین ڈا ڈا وغیرہ نہ کہے جس قدر سُر ہون اُنہین سرون کا نام قائم رکھے یعنی جس پردے پر جو بول پڑے تو اُس بول کا نام نہ لیوے جو پردہ جس سُر کا ہو وہان پر اُس سُر کا نام لے سرگم بخوبی باسانی تمام بند ہو جاویگا فقط تیز تال دو مقام جانے۔ اور ایک گت مین دو دو تین تین توڑے ہوتے ہین پس اول شروع استائی ہوئی اور توڑا دوسرا اور پہلا انترا و سنچائی و آخیر کا توڑا بمنزلہ آبھوگ ہوگا۔ اسی طرح سے جو چاہے حسب استعداد معلومات اپنی کے بموجب قاعدہ ہذا سرگم

بنالے اور کیا عجب ہے کہ اُستادان زمانۂ حال مقال اس بے پروبال کا پسند خاطر فرماوین۔ اور مضرٓ
اصلاح بجنیال تبادلۂ تا خن طعن و حسد لوح سینۂ و دل اپنے مین نہ لاوین حقیر نے یہ طریقے صرف واسطے
آسانی مبتدیان کے نکالے۔ اور نیز یہ کہ اس دار ناپائدار مین ایک یادگار رہے۔ یہان سے قواعد
دوسرے سرگمون کے ختم ہوے۔ الّا اس ہیچمیرز نے بڑی دردسری و جانفشانی سے ان طریقون
کو ترکیب دیا ہے۔ اگر کسی کو شوق گانے یا مرثیہ خوانی کا ہو تو اوّل ان قاعدون کو حاصل کرے۔
کس واسطے کہ حقیر نے کوئی امر تحقیقات کا حتی الامکان باقی نہین رکھا۔ مناسب ہے کہ پہلے ریاض اور
محنت و مشقت شاقہ سے قواعد سرگم پر حسب ہدایت افصال مرقومۂ بالا عبور کامل حاصل کرے
پھر ارادہ ثانی پر قدم رکھے الّا پر بہیز حرص و ہوا بھی واسطے اس کار کے درکار ہے۔

باب دوم

بیچ بیان مقدمہ راگ مشتمل اُوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہای

فصل اوّل بیان تاثیر راگ مین معہ چار پردون کے

پردہ اوّل

بلبل نغمہ ساز بوستان خوبی شاخ مطلب پر یون ترانہ سنجی کرتی ہے کہ بزمانہ پیشین ہر ایک راگ و راگنی باتاثیر ہوتے تھے۔ چنانچہ تا زمانہ حال یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ ۔

اول بھیرون راگ کے گانے سے بغیر اعانت اعدے کولہو از خود پھرتا تھا۔

دویم مالکوس کے گانے سے پانی بہتا ہوا از خود بند ہو جاتا تھا۔

سیوم ہنڈول کے گانے سے جھولے کو خود بخود حرکت ہوتی تھی یعنی بغیر از جھولانے از خود جنبش مین آتا تھا۔

چہارم دیپک۔ اس راگ کے گانے سے آتش از خود مشتعل ہوتی تھی یعنی آگ لگ جاتی تھی یہان تک کہ چراغ وغیرہ خود بخود روشن ہو جاتے تھے۔

پنجم سری راگ کے گانے سے وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے تھے اور انسان کا کیا ذکر ہے یہ تو سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

سے شہر میگھ راگ کے گانے سے از خود پانی برسنے لگتا تھا۔
ماسوائے ان چھ راگون کے اور راگون مین بھی تاثیر تھی۔ اور جو کہ راگون کے پتر کہلاتے ہین باقی اور راگنیون مین بھی تاثیر تھی چنانچہ
سوہنی گانے سے پانی کا برسنا بند ہو جاتا تھا۔ اور ٹوڑی گانے سے ہوا کا چلنا مسدود ہو جاتا تھا۔ اور سارنگ گانے سے حیوان و انسان پریشان و حیران بلکہ سکتہ و تحویت مین ہو جاتے تھے اور زیلف ایجاد امیر خسرو قدس سرہٗ گانے سے ہر برگ سبز درختان خشک ہو جاتی تھی علی ہذالقیاس سارنگی دلہاسے سامعین فوراً ہوتی تھی اور پوربی کہ ایجاد امیر ہے اور حضرت نظام الدین اولیا رکو از حد مرغوب تھی اسکے گانے سے پتھر موم ہو جاتا تھا چنانچہ حضرت امیر خسرو صاحب تمیج راگہائے سابق و حال مصنفہ خود پر حاکم مثل دیوتائے پیشین تھے۔

پردهٔ دوم بیان تاثیرات گانے مغنیان سابقین کلاونت قوالان

ناظران و سامعین ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ اگلے نائکون مین سب باکمال تھے اور ہر ایک راگ ہندی پر قابض و متصرف تھے۔ چنانچہ عہد اکبر شاہ غازی مین فقط میران مدھو نائک نائک ہند عامل جملہ راگ و راگنیون کے تھے اور باقی سب گائک دو دو ایک ایک راگ کے حاکم تھے مالک تھے یعنی ہر ایک کے گانے مین تاثیر تھی مثل عمل کے جو راگ جسکے قابو مین ہو گیا اسکا وہ عامل رہا چنانچہ تانسین کے میگھ گانے سے پانی برستا تھا۔ اور بیجو باورے کے دیپک گانے سے چراغ جل اٹھتے تھے اور آگ لگ جاتی تھی۔ اور راجہ سموکھن سنگھ کے سری راگ گانے سے جانوران وغیرہ بیہوش ہو جاتے تھے۔ اسی طرح سے بیج چند و سری چند و گوپال لعل وغیرہ کے گانے سے اُس عہد مین تاثیر تھی۔ اور خیال کے گانے والے خاندان ومریدان حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ سے سلطان شرقی کے پوربی گانے مین۔ اور بہادر کے زیلف گانے مین اور چاند خان کے

سوہنی گاتے تھین - اور کبیر کے بانگیسری گاتے تھین اور پنجل سین کے جاجونتی گاتے تھین اور سلطان کے رام کلی گاتے تھین چنانچہ ہر ایک کے گانے مین حسب مرقومہ بالا تاثیر تھی - چنانچہ قوال لوگ نہایت خوش سلیقہ و خوش رنگ تھے -

نمرہ سیوم بیان تاثیر گانے مین ترانہ سنجان حال معہ اہل سبب رؤسائے عظام بتصریح

سامعین سرود سرایان و شائقین نغمہ پردازان پر پوشیدہ نہ ہے کہ فی زمانہ تاثیر گانے مین اس عہد کے گانے والون مین اس قدر رہی دیکھی کہ ہنگام الاپ یا گانے کے لوگ سامعین عالم محویت مین بیہوش نظر آئے یا آنکہ گریہ و زاری سے پھر سکوت مین آ گئے اور تاثیرات متذکرہ بالا تو عالم بالا سے کہین خواب و خیال مین بھی نہ دیکھی اور نہ سنی -

اول - بابو رام سہائے صاحب کہ جنکی تعریف جناب قبلہ و کعبہ سید میر علی صاحب مغفور نے باین صراحت فرمائی کہ فی زمانہ دو شخص اچھے و یکتائے زمانہ تھے - ایک شخص خیالیا مسمی کلو اہل دہلی استاد خیال - ثانیاً بابو رام سہائے صاحب ہمہ دان نائک ہند مین - چنانچہ حقیر اسی زمانہ سے انکا مشتاق تھا - جبکہ اتفاق سننے کا ہوا تو سبحان اللہ ایسے کامل و عالم کی تعریف انکو بطرز تعریف پایا اور واقعی ایسے لائق ان کے سننے کے واسطے ایک لیاقت چاہیئے -

دوم - خود جناب میر علی صاحب مغفور کہ اپنے عہد کے نائک زمانہ تھے -

سیوم - بی زینت بائی صاحبہ -

چہارم - نواب سلطان علی خان صاحب بہادر مرحوم

پنجم - نواب حسین علی خان بہادر -

ششم - محمد خان خیالیئے -

ہفتم - شادی مرحوم ولد میان گامون -

ہشتم ۔ امیر خان بین کار ۔

نہم ۔ یوسف خان و وزیر خان

دہم ۔ محمد علیم اللہ خان صاحب ہامون راوی ۔

یازدہم ۔ محمد دلاور علی خان صاحب والد مغفور راوی ۔

دوازدہم ۔ محمد فضل امام خان مرحوم برادرم کوچک ۔

یہ لوگ با تاثیر سنے بیشک ان لوگون کو با تاثیر پایا اور بہت سے لوگ بے ہنر بھی دیکھنے مین آئے علاوہ برین اوّل میر احمد صاحب عظیم آبادی شفقت و عنایت فرمائے بندہ متاخرین مین بہت غنیمت تھے اب ایسا بھی ہونا دشوار ہے ۔ اور دوم سہرالدولہ زکی علی خان عرف میر زکی صاحب کہ اُن سے اور اس حقیر سے نہایت بے تکلفی تھی ۔ خلوت مین اکثر سوز وغیرہ سُنے ۔ فی الحقیقت ایسا حسن صوت اور محویت کم سنے ہین ۔ اگر کسب و قواعد موسیقی مین ادنیٰ توجہ فرماتے تو غضب برپا کرتے خدا لیش بیامرزد ۔ اور تانسین نے اپنے دھرپد مین تاثیر راگ یون بیان کی ہے کہ سری راگ گانے سے درخت خشک ہو جاتے ہین ۔ اور مالکوس گانے سے پتھر پگھل جاتے ہین اور راگون کی تاثیر مطابق بیان کے ہے پس بدانست بندہ قول تانسین پایۂ اعتبار سے ساقط ۔ کیونکہ اول تو برخلاف شاستر کہا ۔ دوم ظاہر ہے کہ مطابقت سب راگون کی کسی طرح نہین ہوسکتی ہے ۔ مگر تعجب ہے کہ ایسے باکمال کا کلام غلط ہو بہر حال غلطی کاتب یا مغنی پائی جاتی ہے اور اہل مت نے مالکوس مین بند ہونا پانی بہتے ہوئے کا ۔ اور سری راگ مین بیہوش ہونا وحوش وطیور جو بیان کیا ہے لاریب تحریر اہل مت لائق اعتبار ہے ۔

پردہ چہارم بیچ بیان تاثیر راگ مین اور طریقہ پر

نغمہ سرایان پر مخفی نہ رہے کہ مقدمہ موسیقی مین برابر اختلاف چلا آتا ہے و علاوہ موسیقی جمیع علوم مین اختلاف و تفرقہ ہے مگر بہر حال سند کلام متقدمین لینا چاہیئے یعنی خلاصۃ العیش و نغمات یوسفی و سنگیت درپن و سنگیت سار والے

نے بھی دربارۂ تاثیر راگ یون بیان کیا ہے۔

کہ بھیرون سے کولہو از خود پھرتا تھا اور مالکوس سے اندھیرے مین روشنی ہوجاتی تھی یعنی دن کو آفتاب بیوقت نکل آتا تھا اور شب کو چاندنی کھل جاتی تھی۔ اور ہنڈول گانے سے لالہ و گل سبز ہوتے تھے اور جھولا بھی خود بخود جھولتا تھا۔ اور میگھ گانے سے بارش از خود ہونے لگتی تھی۔ اور دیپک گانے سے خود بخود آگ لگ جاتی تھی چنانچہ دیپک گانا منسوخ ہوا بجاے اُسکے کھٹ جاری کیا گیا۔ اور کھٹ چھ کو کہتے ہین۔ سو کھٹ راگ ہین چھ رنگ ہین اُس سے ایک لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور اثر سوختگی دیپک نے زائل ہو گیا۔ اور سری گانے سے ایک آندھی سیاہ آجاتی تھی متقدمین نے تاثیر راگ اس طور سے بیان کی ہے سو فی الحقیقت آگے ہر ایک طرح کی تاثیر تھی۔ اب فی زمانہ وہ سب تاثیرین یک قلم موقوف ہین کسی قدر مثل محویت یا گریہ و بکا باقی رہی ہے۔ و منجملہ اُنکے چند صاحبون نے اس جہان فانی سے سمت جنان رحلت فرمائی اور چند صاحب باقی یادگار زمانہ ہین خداوند نعمہ ساز جہان اُنکو نعم طبعی پہونچاوے اس عہد مین اُنکا ہونا مغتنمات سے ہے۔

فصل دوم دربارۂ موقوف ہوجانے فی زمانہ تاثیر راگھا ئے ساتھ تین پردون کے

پردۂ اوّل ترانہ سنجان خوش بیان و نغمہ سرایان خوش الحان پر واضح ہو کہ علم موسیقی کو اہل ہند ناد کہتے ہین اور ناد سے مراد شبد یعنی آواز ہے۔ اب خیال فرمانا چاہیے کہ اُنکے یہان ایک صداے اونگ آتی تھی کہ پہلے ذکر اسکا ہو چکا ہے۔ بہر حال مہادیو جی نے ترکیب سے سُر قائم کیے اور پھر اُن سے راگ پیدا ہوے اور ہر ایک راگ با تاثیر و پر اثر تھے اور فی زمانہ وہ تاثیر موقوف ہے تو گیا

باعث ہے اور صورت حال اور عمر وغیرہ ہر ایک راگ و راگنی کی بیان کی۔ الّا آج تک یہ کسی صاحب نے سپرد خامہ نہین کیا کہ راگ حیوان ہے یا از قسم انسان جو ہیئت کذائی رکھتا ہے یا از قسم اجنّا ہے کہ نظر سے معدوم رہتا ہے نہین لکھا جس سے استفسار اس امر کا کیا اُس نے مُہر سکوت لبہائے اظہار پر کی۔ اور ہنگام سوال کسی نے جواب صاف بدلائل کامل دیا اور نہ کسی اہل کتاب نے جو بعد وفات دیوزادان و نایکان تصنیف ہوئین سبب موقوف ہونے تاثیرات مین ترقیم کیا۔ الّا اس ہیچمیرز کے ذہن ناقص مین جو آیا اُسکو زبان قلم و زبان پر لایا کیا عجب ہے کہ قاریان و سامعان کی خاطر الطف مین رائے ناقص حقیر پسند آئے۔ اوّل یہ کہ جو سابق مین تاثیر تھی اور اب برطرف ہے تو باعث عدم تاثیر راگ بدانست فقیر یون ہے کہ آگے نایک و دیوزاد وغیرہ اس علم کو عبادتاً کرتے تھے لہذا ہر ایک راگ پُر اثر ہوتا تھا اور اب زور و نفسانیت کا دخل زیادہ ہوا۔ اس واسطے راگ بھی خالی از تاثیر ہو گئے۔

دوسرے یہ کہ حسب بیان پردۂ ثانی قیاس فرمانا چاہیئے۔

پردۂ ثانی بمقدمۂ راگ وغیرہ کہ کیا چیز ہے

نغمہ پردازان و سرود سازان خوش الحانان و شائقین زمان پر واضح و لائح ہو کہ ذہن ناقص خاکسار اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ علم متعلق ہے ریاضی سے اور ہند مین نجوم اجنّا سے ہے چنانچہ یہ علم بھی مرکب دیوزاد ہے اسی واسطے اُن لوگون نے ہر ایک راگ کے واسطے موافق ساعات سعید اوقات معیّن کئے تھے اور جمیع راگ کو طریقہ عمل پر ترکیب دیا تھا۔ اور تاثیرین اُنکی جو ظاہر ہوئین تو خالی از ریاضی نہین اور عمل کے واسطے ساعت نجومی مقدم ہے۔ اور وہ لوگ علم ریاضی مین بھی دخل رکھتے تھے اور بموجب ساعات ستارہ گاتے تھے اور ظاہر ہے کہ ہر ایک ستارہ سیارہ کی اپنی اوقات معینہ تک ساعت قائم رہتی ہے لہذا اُستادِ سابقین نے ہر ایک راگ و راگنی کے وقت موافق تقسیم کے معیّن کئے تھے۔

چنانچہ روایت اصح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین ایک کاہن یعنی منجّم قوم ہنود

سے کہ منافق تھا جبل پر حضور کی خدمت میں ملتمس ہوا کہ یا حضرت اگر آپ میخ چوبی اس پتھر میں نصب کردیں تو میں ایمان لاؤں۔ حضرت نے بعد از عجز و انکسار حسب عادت پسندیدہ خود نظر بخدا کر کے تین مرتبہ میخ چوبی پتھر میں صحیح کر دی۔ اُس کاہن نے بھی ایک میخ چوبی تین مرتبہ پتھر میں نصب کر کے بعد چندے عرض کیا کہ یا حضرت بے ادبی معاف ابھی تک فلان ستارہ کی ساعت تھی اور منجم حقیقی نے ہر ایک مخلوق اپنے کو ہر طرح کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ نتیجہ اس ستارہ کی یہی تاثیر تھی کہ پتھر موم ہا یان اب وہ ساعت منقضی ہو گئی۔ اس وقت جو حضور پھر میخ کو پتھر میں نصب کردیں تو لاریب میں اسلام قبول کروں۔ سبحان اللہ یہ کیا بات تھی حضرت نے پھر ایک میخ بزور قوت پروردگار تین مرتبہ پتھر میں صحیح کر دی تب تو وہ منافق قدمبوس ہوا اور ایمان لایا چنانچہ مغنیان سابق بھی عابد و ریاضی دان ویسے ہی ہوتے تھے۔ لہذا انکے راگ تاثیر پکڑتے تھے۔ ثالثاً حسب بیان پردہ سیوم

پردۂ سیوم دربارۂ عدم تاثیر راگ

سرودسرایان عشرت کدہ قال و ترانہ طرازان شیرین مقال پر پوشیدہ نہ رہے کہ بیان راگ و راگنی کا جو معہ صورت حال وغیرہ ہے تو کیا شے ہے کہ شکل اسکی باہر وہم و خیال سے ہے اور سابق میں ہر ایک راگ ہنگام ترنت پر اثر تھا اور فی زمانہ خالی از تاثیر ہے بدانست حقیر یہ گانا جو ملقب راگ سے ہے بطور موکل اور الفاظ و سُر اُسکے مثل عمل واورلوازمے اُسکے ترکیب ہیں۔ پس جبکہ کسی عامل نے کوئی عمل یعنی کوئی دعا پڑھی۔ یا آنکہ کوئی نقش با ترکیب بھرا تو موکل اُسکا اُس عامل کے روبرو حاضر ہوا پس کام لینے میں صاحب عمل کو اختیار ہے جس طرح کی چاہے اُس سے خدمت لیا کرے۔ مثلاً رعد ہے وہ پانی کے اوپر مقرر ہے کام اُسکا ہنگام صدور حکم احکم پانی کا برسانا ہے۔ اسی طرح مہادیو نے جو راگ کو نزد علم نجوم ترکیب دیا تو اول راگ کا نام نامزد اپنے کیا یعنی جیسے بھیرون نام رکھا اور اُسکے واسطے خدمت کو لہو پھرانے کی مقرر کی۔ اور میگھ راگ کو خدمت پانی برسانے کی مثل رعد۔ اسی طرح ہر ایک کے واسطے خدمت معین کی یعنی ہر ایک اپنی خدمت معینہ کے

وقت کا منتظر رہا۔ جب کسی راگ کو شروع کیا تو وہ کام جوکہ اُسکے نامزد ہے کام اپنے اپنے پر مشغول ہو
اسکو لوگ با تاثیر کہتے تھے پس بہرحال مغنی راگ مثل عامل ہے اور راگ مانند موکل کے ہے یعنی جب
کوئی دعا باترکیب پڑھتا ہے تو موکل اُسکا تابع فرمان ہوجاتا ہے اور دعا پُراثر کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے
اگر کسی نے کسی راگ کو باترکیب گایا تو وہ راگ مطیع اُسکا اپنے کار معینہ کا متحمل ہوا تو وہ راگ باتاثیر
کہلایا یہی حال عمل کا ہے۔ چنانچہ ہزارہا نقش و ہزارہا دعائیں دیکھنے میں آئیں مگر سینہ بسینہ نے علاوہ تسخیر
وحب کسی کو کسی عمل کا عامل نہ پایا۔ ویسا ہی حال راگ کا نظر آیا تاثیر ہر دو عالم بالا اب اس زمانہ کے
عامل و گانے والے برخلاف ترکیبات کرتے ہیں۔ لہٰذا اُنکے راگ اور عمل تاثیر نہیں پکڑتے ہیں۔ بلکہ
بباعث بے احتیاطی و نفسانیت و طمع خودستری و سودائی ہوجاتے ہیں کس واسطے کہ مغنیان حال
جوکہ خاندانی ہیں یا اچھے اُستاد کے شاگرد ہیں باوجودیکہ باوقات مختلف نہیں گاتے ہیں۔ الا بنظر اسکے
کہ نہ طریقہ عبادت اور نہ طور عمل اور نہ قرائن نجوم سے کرتے ہیں لہٰذا راگ اُنکے تاثیر معکوس پکڑتے ہیں
اور خود خدا واسطہ ایک خبط اور روا ہمہ میں گرفتار رہتے ہیں اور اکثر ایسے مخبوطی پیش ناتجربہ کاران اُستاد
کہلاتے ہیں۔ فقیر نے بہت سا سرمایہ تحقیقات کا مل بطور یادگار رسالہ ہذا کو ترکیب دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

فصل سیوم دربارہ قواعد الاپ معہ شرح عیب و صواب و تقسیم چار تحریر مقررہ الاپ معہ چھ پردے

پردۂ اول | شائقین ترانہ سازان و سامعین سرود پردازان پر پوشیدہ نہ رہے کہ وقت گانے کے
سدھ بانی و سدہ مندرا جو مشہور ہے مقدم چاہیئے اور بانی سے مراد لفظ و حرف ہے یعنی صاف صاف
بول مُنہ سے نکالے اور سُدھ صاف کو کہتے ہیں اور سنسکرت میں تین تین بانی ہیں اور یہاں بانی سے

ﻪ علاوہ ان تین جہوں کے کسی کے خیال شریف میں آسکے تو اصلاح مزین حاشیہ فرمائیں ۱۲ مولفہ

مراد زبان ہے۔

اوّل بھاکری بالفتح بایے وسکون ہاے زبان انسان کو کہتے ہین معہ زبان جانوران وحوش جواوپر زمین کے ہین۔

دوم ناگ بانی زبان مخلوق تحت الارض یعنی خلقت کہ زیر زمین ہے۔

سیوم داگری بانی زبان دیوزادان جو مابین زمین وآسمان ہین۔

اور جو لوگ کہ آسمان پر ہین اُنکی زبان آکاس بانی کہلاتی ہے۔ یہان سے علاقہ نہین ہے رواج اس جہان مین تینہی زبانون کا ہوا۔ علی الخصوص گانے مین اور بجانے مین۔ لہذا ہنگام نغمہ پردازی لازم ہے کہ حرف صحیح وصاف اس قدر کہے کہ سامعین کے فہم وادراک مین آجاوین۔ اس زمانہ کے گانے والے بعض بعض ایسے خبط مین گرفتار ہین کہ بے مادہ نقل اکار وگمک کی کہ طریقہ دیوزادون سے ہے کرتے ہین اور صحت الفاظ کا خیال نہین رکھتے ہین اور خواہ مخواہ اس بہرشید وبن پر دم اُستادی بھرتے ہین۔ بہرحال گانے مین سبکی وخوبصورتی بولون کی نہایت مناسب ہے کہ جس مین سامعین بسہل ترین سمجھکے لطف اُٹھائین۔ یہ قاعدہ ناکان متقدمین ہے۔ علاوہ برین اس زمانہ کے ترانہ سنج برعکس نصایح ایسا شہر کو ہلاتے ہین کہ شیخ سعدی کا اپیر کو بیش خود شرماتے ہین۔ انتہا یہ کہ بعض وقت خود غش مین آجاتے ہین پس بہرحال ہنگام ترانہ سنجی منہ کو سیدھا رکھنا چاہیے اسی کو شدہ مدرا کہتے ہین۔ اس حقیر نے فی زمانہ چند صاحبون کو شدہ بانی وشدہ مدرا پایا۔

اوّل جناب امیر علی صاحب مغفور کہ بدرجہ اتم حسین تھے وقت نغمہ ومرثیہ خوانی اُس صورت نورانی کا حُسن ایسا ترقی پر ہوتا تھا کہ اگر کہتا ہے وہ عالم دیکھکے ہزار جان سے قربان ہوتا تھا اور اُنکی یکتائی کا دم بھرتا تھا۔ دوم جناب بابو رام سہاے صاحب جس قدر حرکت چشم وابرو درست کہ حُسن گانے مین ہے سب اپنے اپنے موقع پر درست۔ سیوم بی رشن بائی صاحبہ۔ چہارم نواب حسین علی خان صاحب

مرحوم پنجم یوسف خان کلاونت ساکن دہلی کہ کار دشوار و سخت کو بحسن و سلوک خوب کرتے تھے ششم بندی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ ادنام متعلقہ بیت السلطنت لکھنؤ کو ایسا سُدھ سندرا دیکھا کہ اشتباہ گانے کا زنان ہم پہلو اسکی پر ہوتا ہے یعنی صورت بگڑنے کا تو کیا ذکر کسی عضو کو ہنگام الاپ یعنی گانے کے جنبش و حرکت موقع یا بے موقع کسی طور کی نہین ہوتی ہے —

خیال فرمانا چاہیئے کہ یہ امر سکوت بہنگام نغمہ سرائی امر محال ہے مگر کسی قدر حرکت دست و آنکھ و ابرو بوجہ حسن ضرور چاہیئے کس واسطے کہ حرکت بالاصول رمز و کنایہ حُسن ترادہ بخشی ہے —

پردہ دوئم بیان عیوب ہنگام گانے کے

نغمہ پردازان خوش الحان پر واضح ہو کہ کچھ عیب گانے مین ہین جو آگے درج ہونگے مگر چند عیب ایسے ہین کہ اُن سے احتراز لازم ہے اول منہ کا بے قرینہ پھیلانا — دوئم سر کا بے طریقہ ہلانا سیوم گردن کو بے سر و پا جھوٹکے دینا چہارم رگون کا پھول جانا پنجم آنکھون کو خوفناک نکال دینا ششم آنکھون کو بھینچ لینا یعنی تمام و کمال بند کر لینا ہفتم دست و پا بیہودہ پھیلانا زیادہ عیب ہے ہشتم آواز بیٹھا کے گانا نہم آواز کو پھاڑنا — دہم بولون کا چبانا صاف صاف نہ کہنا — یازدہم حد سے زیادہ چیخنا زیادہ از طاقت آواز — دوازدہم نکی مین گانا یعنی بالکل محل بے محل بانسا ہلانا — سیزدہم گلا دبا کے ایسا گانا کہ پاس بیٹھنے والون کو بھی آواز گانے کی محسوس نہ ہو — چہاردہم بے قابو آواز پر ارادہ سخت و طول کرنا اور اشارۃ وہان تک پہونچنا سخت عیب ہے —

چنانچہ اکثر ایسا بھی دیکھنے مین آیا کہ باعث عدم استعدادی و بسبب کثرتی سُر متقل وہان تک کا ارادہ کیا کہ عشر عشیر بھی آواز نہ پہونچے — ایسا چلاتے ہین کہ طیوران آشیانہ نشین کو اُڑاتے ہین اور باعث عدم استعدادی انہین کے ساتھی اُنکی حرکات لاطائل پر خوش ہوتے ہین اور ارادہ باطل اُنکے پر ناز کرتے ہین طرفہ یہ کہ اُنکی بیوقوفی کا دم بھرتے ہین — اب مقام انصاف ہے کہ مثلاً ایک جانور بیچہ پروبال سے

ایک مکان مثل آسمان ہفت منزلہ پر اُڑ جانیکا قصد کیا اور بسبب بے پروبالی نصف راہ سے جست قہقری کی۔ واقعی منزل مقصود تک کیونکر پہونچتا ایسا ہی حال گانے کا ہے یعنی آواز مین طاقت ایک سپتک کی تان کی ہے اور اُس نے ارادہ دوسری مدہم یا پنچم تک یا آنکہ دو سپتک سے بھی بڑھ کے کیا تو کیونکر مقام ارادہ تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض گانے والے کہ سُر بیوری کے نام سے واقف نہین مگر بے محل چلّانے اور گلا ہلانے پر مرتے ہین۔ اب اسمین کوئی ہو جبکہ بباعث کمزوری و بے استعدادی کے ارادے اپنے پر نہ پہونچ سکا تو اُس عدم نالیاقتی مین سُر تو بسبب کھینچنے کے ایک ہوا ہے۔ باوصف ہوا ہوا۔ باقی رہی لَے۔ سو وہ ہیبت بد آوازی سے یا زور وجہ سے گم ہوئی۔ بھلا لَے داری مین تو بڑی دشواری ہے۔ رہی سیدھی تال سو وہ بھی اُس دوا دوش بیجا مین ہاتھ سے گئی اُس حالت مین شاید کچھ شرما شرمی غیرت و حیا متقاضی ہوئی تو سنگیتون ٹھیکہ دار یا سُر والون پر بقول شخصیکہ یار کی جھاڑ بھتار پر اُتاری۔ خفا ہوے۔ علاوہ برین اکثر گانے والے ہرزہ گرد اس زمانہ مین ایسے بھی دیکھے کہ ہنگام گانے کے سرقہ لَے کا ایسا بے ضابطہ کرتے ہین کہ شمار اُسکا بے تالا پن مین ہے۔ ناحق کچا وجی پر تہمت رکھ کے بگڑتے ہین۔ چنانچہ عیوب گانے مین حسب متذکرہ بالا ہین۔ مگر بندہ نے احتیاطاً اس قدر جو کہ عیب سخت ہین داخل ہین لکھ دیئے انھین کا بچانا امر محال ہے مگر گانے والے کو بہر حال خیال چاہیئے کہ عیب و صواب و صحت و سقم کا لحاظ رکھا کرے۔

بیان عیوب بست و پنج ہنگام سرود کہ از روئے کتب ہندی منتخب ہین بتفصیل

خواہ مرد ہو یا عورت از ہمہ زبون۔ اوّل سندشٹ۔ دوم اوگہشت۔ سوم سونکاری۔ چہارم بھیت۔ پنجم شنکت۔ ششم کنپت۔ ہفتم کرالی۔ ہشتم کپل۔ نہم کاکی۔ دہم بتال۔ یازدہم کرہبہ۔ دوازدہم ادہر۔ سیزدہم جہونبک۔ چہاردہم تلنبکی۔ پانزدہم بکری۔ شانزدہم پرساری۔ ہفدہم بن میلک۔ ہیژدہم بریں۔ نوزدہم لسر۔ بستم اپکٹ۔ بست و یکم اہتان۔ بست و دوم پرشٹ اوشہت۔ بست و سوم سترت۔ بست و چہارم انودہان۔ بست و پنجم سان اساکت

۱ اوّل سندسیثت وہ کہ دانت پر دانت چپکا کے گاوے۔

۲ اوکھشت وہ کہ وقت سرود ٹیپ اُسی رنگپتائی نہ رکھے اور رنگپتائی ایک چیز ہے کہ دل کو اُس سے رقت آتی ہے بس حاصل لذت نغمہ یہی ہے کہ سُننے سے اثر پیدا ہو۔

۳ سوتکاری وہ کہ دانتون کو دانتون پر دبا کے آواز نکالے مکرر بے سود خلاصہ یہ کہ گانے مین اگر دیر نہین ہے عمل اُسکا بیکار ہے۔

۴ بہبت وہ کہ گانے مین ایسی شرم کرے کہ گانا اُسکا بے سود ہوجائے باوجود وقفیت کے۔

۵ شنکت وہ کہ بہت جلدی کرے گانے مین۔

۶ کپنت یہ کہ آواز یا جسم بروقت گانے کے کانپے۔

۷ کرالی وہ کہ وقت گانے کے منہ اپنا ایسا کشادہ کرے کہ تمام دانت اور حلق دوسرے کو نظر پڑے

۸ کپل وہ کہ سُر تہیاے سرگم عمل مین لائے مگر اُسکے طریقہ سے باہر رہے اور بے انداز گاوے۔

۹ کاکی وہ کہ آواز اُسکی مثل زاغ کے کریہ الصوت ہووے۔

۱۰ بیتال وہ کہ باندازہ تال نہ گاوے یعنی بے تالا ہو۔

۱۱ کرہبہ وہ کہ ہنگام گانے کے گردن کو بے محابا مثل شتر بلند کرے۔

۱۲ ادہبر وہ کہ آواز اُسکی ایسی چوڑی ہو کہ گانا اُسکا بمنزلہ فریاد ہوجائے۔

۱۳ چلپنک جسکو جہونبک بھی کہتے ہین وہ کہ وقت گانے کے رگین پیشانی اور گردن کی نمود ہوجاوین

۱۴ تبنکی وہ کہ وقت گانے کے رخسارہ اُسکے مانند کدو بلند ہوجاوین۔

۱۵ بکری وہ کہ بروقت گانے کے گردن کو کج کرے۔

۱۶ پرساری وہ کہ بروقت سرود آواز اور تمام اعضا مسترخی اور منتشر ہون۔

۱۷ بن میلک وہ کہ ہنگام نغمہ سرائی آنکھین اپنی بند کرکے گاوے۔

برس[۱۸] وہ کہ گانے مین اسکی رس اور چکپتائی نہو

بسر[۱۹] وہ کہ گانے مین حفاظت سُر نہ کرسکے اور گھٹ بڑھ ہوئے۔

اپکت[۲۰] وہ کہ گانے مین الفاظ معلوم نہون اور آواز گلے سے ایسی آ ہو گویا کوئی بے منکار رونا ہے

استھان بہرشت[۲۱] وہ کہ ہرسہ استھان مندر مدہ دتار است نہ پہونچے اور شرح مندرجہ سُر تو بین ہوچکی ہے

انو ہت[۲۲] وہ کہ تینون استھانون کو یعنی ہرسہ سپتک کو خوبی ادا کرے۔ بے مقصد ہے

مشرت[۲۳] وہ کہ راگہائے سدہ و چہایالگ درہم گاوے۔

انودہان[۲۴] وہ کہ سنچاری واستھائی برن وغیرہ سے خبردار نہو۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ استھائی وہ کہ ایک ایک سرکو باستقلال عمل مین لاوے اور آروہی چڑھنے اور اوروہی اُترنے کو کہتے ہین جو شخص ان سب کو ادا کرے تو ان ہر قسم کو جو یکجا کرد تو سنچاری ہوئے اسی کو سنچاری کہتے ہین۔

سان ناسک[۲۵] وہ بوقت گانے کے آنکھین خشمناک نکالے اور نتھنے ناک کے چوڑے کرے جس سے شکل عیب ہوجائے یہ سخت عیب ہے۔ گانے والے کو لازم ہے کہ ہر ایک عیب صواب کا خیال رکھے ورنہ فضول ہے۔

(عیب سخت ہنگام سرود)

پرتیکت[۱۶] وہ عیب ہے کہ مانند چوڑیلان و جنیان چلاوے یعنی تی مین گاوے۔ گانا ناک مین سخت عیب ہے گو کہ اہل مت نے نہین لکھا پچیس[۲۵] ہی عیب لکھے ہین۔ الا اس راوی نے یہ عیب ایجاد کیا۔ اور واقعی نزدیک ہر ایک اُستاد کے سخت عیب ہے اور سامعین کو بھی نفرت ہے۔

پردہ سیوم بیان طریقہ الاپ مین

سرود سرایان شیرین مقال پر واضح ولایح ہو کہ خیال کا گانا قوالون مین ہے مگر اُنکے یہان الاپ نہین ہے فقط الفاظ ترانہ کو کہ فارسی مین ہوتا ہے پہلے اُن کو گردان لیتے ہین پر اسکے نام پھر خیال وغیرہ شروع کردیتے ہین اور بعض لاپ

فوراً ایک رنگ اعلیٰ ایسا جما دیتے ہین کہ الاپ والے اُنکے سامنے ادنیٰ دکھلائی دیتے ہین لیکن خاندان کلاونتان مین اوّل الاپ ہے سو بتفصیل طریقہ الاپ کا الاپ طبع زاد ہین از حد غلط کرتے ہین۔ ابتدا مین مہادیو جی سے یہ طریقہ الاپ کا نکلا ہے ۔ ناگ بانی ہین اور ناگ بانی سے مراد ہے زبان مخلوق تحت الارض کہ وہ بانی منجملہ ربانیون کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے نہایت باریک و خوبصورت ہے لہذا دیوزادون کے پسند آئی اور زبان ڈاکری اور بھاکری از حد سخت ہے چنانچہ مہادیو جی نے چار حرف مفرد اُس زبان کے مقرر کئے واسطے الاپ کے وہ حرف یہ ہین آ ن ت ر بلکہ گانے بجانے مین چارہی چار رکن اکثر آئے ہین وہ بیان کئے گئے اوران حرفون کو جو مرکب کیجئے تو انتر ہوتا ہے اور انتر نام اُنکے یہان جوت سروپ نرانکار یعنی خدا کا ہے ۔چنانچہ از روے شاستر سہس نام خدا کے ہین۔ اور سہس ہزار کو کہتے ہین اور دیوزادوتا اُن حرفون کو سُربوری کے ساتھ الاپ کرتے تھے یعنی اسی طرح سے عبادتاً نام خدا اپنے کا لیتے تھے پس جس راگ کو گانا منظور ہو تو پہلے الاپ لے یہ طریقہ کلاونتی ہے۔ اور قوال اوّل سرگم کے سُرون کو بزبان ترانہ قائم کرکے خیال یا قول یا قلبانہ یا نقش وگل و ترانہ جو گانا منظور ہوا شروع کرکے بہت جلد جم جاتے ہین۔ احتیاج الاپ نہین رکھتے اب خیال فرمانا چاہیئے کہ قول وقلبانہ اُس مین آیات کلام مجید مندرج ہوتی ہین اُنکا شروع بھی داخل عبادت ہے ۔خلاصہ یہ کہ بہرحال راگ اہل ہند و اہل فارس دونو داخل عبادت و مثل عمل ہین اور فاعل اُنکے مانند عامل۔ چنانچہ اس تحقیق نے درباره موقوف ہوجانے تاثیر راگ نظیر عمل کی دی ہے الاحقیقت مین راگ مانند عمل ہے اور گانے والا مثل عامل۔ اور دو فرقے گانے والون مین پیدا ہوئے ۔ اوّل قوال دوم کلاونت۔ اب شرح یون ہے کہ کلاونت عامل ہین۔ راگ ہندی مستخرجہ دیوزادون اور قوال کہ قبل از کلاونتان ہین مقلد طریقہ حضرت امیر خسرو علامہ زمان قدس سرہ عامل ہین راگہاے ہندی و مقامات ولایت اسلام ۔ پس کلاونت پہلے الاپ لیتے ہین اور قوال یون

ہی بدون الاپ باعث برکت اسمائے مجید جم جاتے ہین بہرحال قوالون اور کلاونتون مین فرق ہے
وہ کیا ہے یعنی راگ ہندی مثل عمل سفلی اور راگ ہائے مخترعہ امیر خسرو کہ مشتق ہین مقامات ولایت سے
مانند عمل علوی کے ہیں یہ بڑا فرق زمین وآسمان کا ہے یعنی قوال عامل علوی اور کلاونت عامل سفلی ور کلاونت
خاندانی جو قاعدہ دان ہین اول باقاعدہ الاپ لیتے ہین اور الاپ بھی بدانست خاکسار مانند عمل دعوات
کے ہے جبکہ کوئی شخص باقاعدہ الاپے گا تو موکل اسکا خواہ مخواہ حاضر ہوگا بس یہی موکل راگ ہے
اور جبکہ راگ قابو مین ہوا تو تاثیر راگ بہرحال واضح اور بعد از الاپ ہوری و دھرپد وغیرہ شروع کرتے ہین
اور طریق الاپ یون ہے کہ جس راگ کو الاپنا منظور ہوا اسکے سب سُر تیور کومل انہین چار دو حرفون
کے ساتھ گانے لگے اُس مین نہ نام سُرون کے جو مشہور ہین وہ اور نہ بول گانے کے آتے ہین — اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ مثلاً جس قدر بول دھرپد کے ہین اس مین کوئی راگ ہو اُسکے بولون کو پہلے استائی
پھر انترہ بعدہ بھوگ حسب طریقہ معہ سُرہائے سرگم گاوے یعنی الاپے پس جبکہ اُس مین بول الاپ کے
اور سُر راگ کے قائم رہے تو حسب لیاقت واستعداد اور وسعت طبیعت اپنی کے تان اوپج کرے یعنی
گھٹے بڑھے اور بوقت الاپ یہ قاعدہ ہے جس راگ مین منظور ہو مگر سُر اُسی راگ کے جہان کھرج ہو
کھرج ورکھب وگندھار وغیرہ تیور کومل معہ سُرت وموڑ چھنا وکلا اس مین راگ سنکیرن یا مہا سنکیرن ہو
یا اوڈو وکھاڈو وغیرہ جس طرح کا ہو شروع کرکے قائم رکھے وہی سُر ثابت ولانجم رہین اور بول برخلاف
مثل بے قاعدہ نہ ہون طریقہ گردان مرکبات باقاعدہ اس طور سے ہے

" آ تا نا تا تنا ری رے تا نا تو م نا تنا نا تو م نا تو م "

یہ قاعدہ حسب استعداد اپنے گردانے یعنی الاپے اور مقام سم کا جہان سے استائی تمام ہوا اور
جس بول پر سم قرار دے کے ٹھہرنا منظور ہو اُس جگہ پر توم کا بول کہے تو استائی وانترا اور ابھوگ بھوگ
دونو لفظ جانتے ہین منقطع کرسکتے ہین اور لفظ ابھوگ سے مدالت فاطع ہے سب باقاعدہ الاپے مقام سم

یہ سب ہے کہ یہ شرح چار بولون کی کہی گئی وہ بول سے ہیں یعنی آ ان تت تر تو بجاے اسکے آ اور بجاے
تا کے توم اور بجاے تا کے توم اور بجاے تر کے رنی اور بجاے نا کے تذ و تی بھی درست ہے
اور اول و آخر کہ مقام سم ہو وہان بول توم یا دوم کا قاعدہ سے بجا رہے اور بول دوم وتہ دوم ودا کا
قاعدہ دیوزاد و استادنا کے کان سے باہر ہین - ہان بول توم کا بجاے تت درمیان اور بولون کے مثلاً
آتا نا تا توم نا کہ مابین ٹھہرا درست ہے اگر کسی نے بول مہترکہ الاپ مین لگائے یا اور کسی طرح
کے بول اپنی طبیعت سے ملائے تو شمار اسکا بسبب شامل کرنے حروفات بے مثل کے بہ بنیاد وہین
مین ہوگا یعنی کہ وہ شخص محض ناواقف یا شاگرد کسی بے خاندانی کا کہلائیگا اور عین شناخت عطائی
بہربندو کی عدم شلندی الاپ سے ظاہر - بہرحال الاپ غیرہ باقاعدہ سیکھنا مناسب ہے اور بول
نارا وتارا ونا تا ونا تی ونا ری ازحد ناموزون و خارج از مثل ہین و عیوب تحت مین داخل ہین -
ہان ہنگام الاپ تنا نے رنی دتا نے رنی ونا نے رنی وتوم و توم بیشک درست ہین
اور اگر کسی نے برخلاف الاپا تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ شخص خلاف قاعدہ و بیہودہ ہے - ہزار خوش آواز
ہو مگر بے قاعدہ ہے محض بیکار و بے تاثیر - ہان اگر خوش آواز قاعدہ دان ہے تو سبحان اللہ نور علیٰ نور
علاوہ برین سچا ہونا سر کا بھی مقدم تر ہے اور باعث عدم تاثیر بے قاعدہ پن راگ کا ہے - بہرحال سیکھنا
قاعدون کا لازم ہے - اور اہل پیشہ کا بے قاعدہ ہونا زیادہ تر داخل عیب ہے بس کسبی کا حاصل نہ کرنا
نقصان ہے اور انتہا کرنا مناسب ہے ورنہ اتک کھانے کی بات علیحدہ ہے - اکثر ڈہاری و کلاونت
کہلاتے ہین مگر باعث ناواقفی و کم استعدادی تو فہم و بیہودگی زیادہ ہوتی جاتی ہے - مگر اول اخذ قاعدہ
سرگم واسطے واقفیت و پختگی کے مقدم ہے کیس واسطے کہ ازحد آسانی امور مشکلات سر بیہودہ ہوجاتی ہے
اور یہ علم بے پایان ہے - واقفکاری اسکی نہایت دشواری سے ہے - بہرحال اس کام کے واسطے محنت
شاقہ درکار ہے اور بدون مشقت کامل تحقیقات کماینبغی غیر ممکن ہے اور مست ہونی ہین فن الاپ

بول دا و تد وم د وم انترے مین لگاتے ہین۔ اور آستائی مین نہین لگاتے ہین لیکن یہ طریقہ نزدیک اہل شاستر غلط ہے۔ لہذا جاری رکھنا اسکا مناسب نہین معلوم ہوا۔ بہرحال بدانست بندہ بھی جو بول کہ خارج از شل ہین باعتبار ست ہنو تی شامل کرنا ایسے بولون کا بھی کسی طور سے صحیح نہین ہے کثرت رائے پر خیال کرنا چاہیے

فصل چہارم بیان راگ سنکیرن و مہا سنکیرن و اوڑو و کھاڑو وغیرہ ساتھ دو پردون کے

پردۂ اول موسوم ہوئے اختصال موسیقی

ناظران خوش الحان اور سامعان شیرین بیان پر مخفی نہ رہے کہ جو شخص راگ دیسی و مارگ و سلل دیڈار و اکرت و بکرت و اوڑو و کھاڑو و سمپورن و سندھ و سالنک وغیرہ جانتا ہو کہ تفصیل اسکی مجملاً اسیقدر لکی گئی ہے شمار اسکا کاملین سے ہوتا ہے مگر یہان پر بطرز دیگر شرح مفصل ترقیم ہوتی ہے یعنی جو کوئی راگہاے دیسی و مارگ یعنی جدید و قدیم جانتا ہو اسکو گندہرپ کہتے ہین اور جو فقط راگ دیسی جانتا ہو اسکو کنچار وکہی کہتے ہین۔ اور اگر گندہرپ کہی راگ دہرپد و ترووٹ یا مثل اسکے اور چیزون کا وقوف رکھتا ہو اسکو کلاونت کہتے ہین اور جو کوئی خیال و قول و قلبانہ و نقش و گل ترانہ جانتا ہے اسکو قوال کہتے ہین۔ قوم کلاونت زمانۂ اکبرشاہ سے کہلائی اور قوم قوال عہد بادشاہ علاءالدین غوری سے ہے زمانہ سات سو برس کا ہوا کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ بانی مبانی اس قوم کے ہوے۔ اور قوم ڈہاری ان سے بھی قبل تھی فقط کتر کا کہتے تھے اور ہنود سے مسلمان ہوئے۔ اور دہلی مین عہد سلاطین ماضیہ سے پیشہ سفردائی پن کا یہ لوگ کرنے لگے اور جو کہ اس علم کا عالم ہے عامل نہین ہے اسکو پنڈت کہتے ہین اور جو کہ عالم و عامل گانے اور بنانے اور بجانے اور رقص وغیرہ کا عالم ہے وہ نایک کہلائیگا ورنہ گاینک کہلاتا ہے۔

پردۂ دوم بمقدمہ شرح راگ سنکیرن شدہ وغیرہ

ماہران نغمہ و شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اول ستدہ یعنی

یعنی بڑا وچوڑا اور بڑے سے مراد ہوتے صاف سُر وتیور کومل سے ہے۔ دوم فقط سُدھ وہ ہے کہ اُس مین تشبیہ اورکی نہو اور سُرتیان اُسکی قوی ہون مثل ٹوڑی یا اور مانند اُسکے۔ سیوم مہا سدہ وہ ہے کہ سب اوصاف مذکورہ اُس مین ہون یعنی جمیع سُرتت تمام وکمال معہ ورجھینا اور کلا اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مانند کانہرے کے اور طریقہ ثانی جو ہے اُسکو سالنکت کہتے ہین مثل سری راگ کے کہ نہایت بڑا وچوڑا ہے مگر سایہ ورنگ دوسرے راگ کا بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آمیزش گلی ہے سُدھ سے یعنی خالص گوری سے اور مانند اُسکے۔ چہارم سنکیرن راگ وراگنی مرکب ہین وصورت سے سنکیرن ومہا سنکیرن یعنی دو سُدہ سے ترکیب پائی ہے مثل بھیرون کے ٹوڑی وکانہڑی سے مرکب ہوا یا مانند اُسکے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سُدہ وسالنک یا سُدہ وسنکیرن یا سالنک وسنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن یا دو نغمہ مختلف سے مرکب ہوا اور یہان نغمہ سے مراد راگ وسُر سے ہے اور ولایت مین نغمہ بارہ ہین اور بارہ مقام فارسی کے ہین اور نغمہ مقامون سے زیادہ ولایت مین مشہور ہین جس طرح سے بارہ سُر ہندی کے معہ تیور کومل ظاہر ہین یہان تمیز اختلاف راگ وراگنی کا کمی وبیشی سُر وسرتی وغیرہ سے ثابت ہوجاتا ہے پس بہرحال شائقین واہل کسب واہل پیشہ کو تحقیقات نہایت ضرور ہے۔

فصل پنجم بیان اگ اوڈو وکھاڈو وسمپورن وغیرہ مین معہ بندہن

زمزمہ سنجان گلستان سخن پر مخفی ومحتجب نہ رہے کہ بیان اکرت وبکرت ودیسی وبارگ وسکل وبندار گو کہ کسی قدر کیا گیا ہے الا فصل ہذا مین مشرح حال راگہاے مذکورین مرقوم ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ

اوّل۔ اکرت تین سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل مالسری اور بعضے مالسری کو اوڈو بھی کہتے ہین مگر اکرت نہایت مشکل ہے چنانچہ بندہن اکرت یہ ہے س گ پ۔

دوم۔ بکرت چار سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھٹیار بندہن اسکا یون ہے دہا رس م۔

سیوم - اوڈو پانچ سُر کے راگ کو مانند مالکوس یا ہنڈول بندہن یہ ہے س گ م دہا ن
اب خیال کرنا چاہیے کہ بندہن دو نو راگون کا ایک ہے فقط فرق ادچار ہے - اور مالکوس مین شدہ
مدہم یعنی کومل اور ہنڈول مین مدہم کری مین وغیرہ کی لگتی ہے -
چہارم کہاڈو چہہ سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بہاگ کے بندہن یہ ہے س گ م پ دہا ن -
پنجم سمپورن اُسکو کہتے ہین کہ جسمین ساتون سُر ہون مثل بہیرون کے س ر گ م پ دہا ن س
یہ پانچ طریقے ہین اور متہ ہنومتی مین بہیرون کو پانچ سُر کا اس بندہن سے ہے دہا ن س گ م - مگر یہ بات
بندہ و نیز اُستادان دیگر مت ہنومان غلط ہے چنانچہ مالکوس کو سب اُستادان سابق یعنی نائکان و بوزادان
اہل مت نے پوتہیان شاستر و رسالہ ہاے فارسیہ مین سمپورن لکہا ہے ساتون سُر کا - الاحقیر نے حسب
رواج عوام کہ فی زمانہ سب لوگ اُسکو اوڈو وہی کرتے ہین یعنی پانچ سُر کا گاتے ہین لہذا عوام پسند لکہا ہے
اور رکہب و پنچم دو سُرون کو باوہی کیا مگر اصل سمپورن ہے الاغلاط العام فصیح - ہان راگ ہنڈول کا اوڈو ہونا
جیساکہ بندہن لکہا گیا صحیح ہے - یہ پانچ طریقے درست ہین اور اکثر مغنیان حال اکرت و بکرت کو باعث
عدم مشہوری نہین جانتے ہین اوڈو و کہاڈو و سمپورن مشہور ہین یہی راگ گائے جاتے ہین یعنی برتے ہین ہین
اور راگ دیسی و مارگ جو مشہور ہین خلاصہ یہ ہے کہ دیسی آسان کو و مارگ مشکل کو و سلل سید ہا و ہٹدار واوکہا
سخت و دشوار کو کہتے ہین اور چہوٹ علیحدہ ہو جانے کو کہتے ہین - اور رو کا معنی رو جو سُر کہ ملا ہوا رہے -
ہر ایک سُر سے مشابہت مثلاً ایک تان مین بہت سے سُر ہوے - اور تان کی تیزی و چستی مین تمیز شناخت سُر
مین دشواری ہوئی تو اُسکو رو کہتے ہین -

فصل ششم بیان راگ و راگنی معہ بندہن سُر اور چار چلیہ پنڈلک وغیرہ مین از روے شاستر ساتھ دو پردون کے

پردۂ اول چھ راگ مین

راویان نغمہ پردازان و ناقلان سُرود سازان یون نقل کرتے ہین کہ جب مہادیو کو بشن سے کہ اُنکے یہان اوتار خدا ہے اور مراد اوتار سے مرسل یعنی پیغامبری ہے حکم ترکیب دینے علم نادکا ہوا اُس وقت مہادیو نے بعد درستی سُرہاے چھ راگ قائم کئے اور اُنکو تقسیم کیا فصلون اور شہر وار چھ سُرون پر علاوہ کھرج کے یعنی ایک ایک راگ ایک ایک سُر سے پیدا ہوا ہے چنانچہ رکھب سے بھیرون اور گندہار سے دیپک اور مدہم سے میگہ اور پنچم سے سری اور دہیوت سے ہنڈول اور نکہاد سے مالکوس اور مت ہنومتی مین پنچم سے مالکوس اور نکہاد سے سری علاوہ برین گو کہ اوّل مین ذات سُرون کی مرقوم ہو چکی ہے مگر احتیاطاً باین لحاظ کہ چھ سُر سواے کھرج کے کہ وہ بادشاہ ہے اور رکھب ولیعہد ہے اُسی سے چھ راگ تقسیم ہوئے ہین اور خلاصہ کیا گیا یعنی رکھب عورت مگر ولیعہد ہے اسی سبب سے جو راگنی بھی اِس سے متعلق ہے وہ صورت مردانہ رکھتی ہے اور گندہار وزیر یعنی عورت بشکل مردانہ اور مدہم کوتوال اور پنچم داروغہ عدالت و میزان سُرہاے شفتگانہ اور دہیوت مالک فوج اور نکہاد مثل دختر وزیر سب یہ سُر عورت ہین مردانہ وار اور عمل ہر ایک سُر شفتگانہ سواے کھرج کے کہ وہ بادشاہ سُرون کا ہے مثل زمین یعنی ہر سُر جبکہ علیحدہ شروع کیا جائیگا تو وہ کھرج ہو جائیگا اور یہ سُر منقسم ہین اور پھر ہر ایک فصل کے اور کھرج دوازدہ ماہ و یازدہ سُرہاے فصلین و ہر ایک راگ و راگنی دونون پر حاوی رہتی ہے بلکہ شرح تقسیم ہوئی ہے یعنی رکھب و گندہار گرما مین اور مدہم و پنچم برسات مین اور دہیوت و نکہاد سرما مین یہ سُر شفتگانہ بجاے اپنے ایک رنگ رکھتے ہین اسکو تمام خاص و عام راگ کہتے ہین اور یہ شش راگ کی پیدائش سُرہاے شفتگانہ پر تقسیم ہوئی ہے اور علاوہ چھ راگ کے

جملہ راگ و راگنی کی اور طریقہ حسب التحریر آئندہ ہوئی ہے ملاحظہ مین آویگی یعنی راگنی و پتر وغیرہ اہل مت دیوزادون و نایک وغیرہ یعنی انسان ترکیب دیتے گئے اب یہان سے بندھن و اوچار راگہاے ششگانہ تصور کرنا چاہیئے یعنی سُر مذکور بندہن و اوچار ہوئے۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ اُن چھ راگون کے پرتھم یعنی اوّل راگ بھیرون مقرر ہوا بندہن اُسکا سمپورن ہے اور سب سُر تیور و کومل کا اُس مین ہونا چاہیئے خاص مین اِس طرح سَ رِ گَ مَ پَ دھَ نِ سَا یہ راگ مہادیو کے مُنہ سے نکلا۔ ذات سمپورن و صورت حال گورا رنگ سفید چشمان کلان یا بتا یعنی کشادہ پیشانی گول مُنہ موچھین چڑھی ہوئی جوڑا بالونکا بندھا ہوا اُس پر ایک سانپ لپٹا ہوا دوسرا سانپ کمر مین لپٹا نرگا و نادیا نام سواری کو زنار گلے مین دھوتی سُرخ ریشمی پہنے ہوئے انگشتری الماس اُنگلی مین و سُمرن مروارید ہاتھ مین سن بارہ ہزار دو سو برس کا یہ راگ رکھب سے ہے ولی عہد کھرج جبکہ رنگ دیا تو شبیہ مرد کی ہوئی اور ایک دہار پانی دریاے گنگ کی گاے کے مُنہ سے نکل مہادیو کے داہنے شانے پر گرتی۔ ہنود مین وہ گنگا مشہور ہے خلاصہ اسکے سبب طوالت پائی گئی لہذا ترقیم نہ کیا اور سبب گرنے پانی کا یہ ہے کہ جب دریاے سمند متھا گیا تو اس مین چودہ ۱۴ رتن برآمد ہوئے منجملہ اُنکے ایک بکھ یعنی زہر بھی تھا جبکہ وہ رتن ہر ایک نے لیا اور زہر کا لینے والا کوئی نہ ٹھہرا تب مہادیو نے اُسکو اپنی حلق مین رکھ لیا آخرکار اُس سے اُنکو بیچینی کمال ہوئی لہذا وہ دہار پانی کی اُنکے شانے پر گری کہ اُسکی خنکی سے وہ گرمی زہر فرو رہتی تھی اور شکل بھیرون یہ شکل مہادیو ہے۔ اور مہادیو کا نام بھیرون بھی ہے بس ہونا راگ کا یہ شکل ہو کل حسب راے خاکسار بیان فصل سیزدہم درست ہے اور مت ہنومان مین بھیرون کا اوڑو ہونا پانچ سُر کا بیان کیا ہے اور بدن مین بھبھوت خاک کا اور مالا سر کے انسان گلے مین الاّ وہ مت غلط ہے لہذا کوئی نایک وغیرہ اچھے مقلد اُس مت کے نہین ہوئے مگر عمر مین سب متون کا اتفاق ہے۔

دوم مالکوس کہ تعلق پنچم سُر سے رکھتا ہے رنگ مثل ولی عہد کھرج یعنی رکھب کے اور وضع اُترنا ہے

مثل مدہم یعنی جامہ سرخ پر زر سے آراستہ اوپر تخت ہوا کے بیٹھا ہوا ہار گلہاسے بیلہ گلے مین اور انگشتری یاقوت کی ہاتھہ مین و نورتن بازو پر اور چنپا کلی مرصع گلے مین اور یاقوت و کمربند سرخ پر زر اور حلقہ یاقوت کانون مین اور چوٹی بالون کی بندھی ہوئی میزان عدل ہاتھہ مین مصاحبین پری پیکر حلقہ بدوش سبز فام مثل کندن خام از حد خوبصورت دہوتی پتمبری پہنے ہوے یہ بھی رنگ دینے سے شبیہہ مرد ہوا - عمر پانچسو پچاس برس کی یہ راگ سمپورن ہے مثل بھیرون کے سب سُر تیور کومل اسمین نہین لگتے ہین - بندہن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہَا نِ یہ راگ بھی مہادیو جی کے مُنہ سے نکلا مگر وہ شکل نہین ہے کس واسطے کہ بندہن مین بڑا فرق ہے لہذا صورت مین بھی فرق ہوا - یون تو سب راگون کا مالک مہادیو جی ہے یعنی بانی مبانی راگ ہے اِلّا صورت و موکل اُسکا ہمزاد اپنا بہ ہیئت دیگر مقرر کیا ہے لہذا شکل ہر ایک کی جدا گانہ ہے - اور بھیرون کو کہ پرتہم یعنی اول بنایا اسیواسطے خود موکل اُسکا رہا اور فی زمانا مالکوس کو اوڑو مقرر کیا بلکہ رائج ہے اور سمپورن کو کانہڑا یا گیسری کلاونتی قرار دیا بندہن رائج الوقت یہ ہے سَ گَ مَ دَ ہَا نِ - اکثر مغنی حال اسکے بھی وقوف مین کم وقوف رکھتے ہین -

سیوم ہنڈول - یہ راگ تعلق رکھتا ہے دہیوت سُر سے - پاربتی جی زوجہ مہادیو کے مُنہ سے نکلا مگر مالک و موکل اسکا مہادیو جی ہے لہذا شکل اسکی حسب تجویز مہادیو جی مقرر ہوئی اور گوکہ پاربتی عورت تھی مگر ایک جان دو قالب اس واسطے حرکت ایک رہی گندم رنگ مائل بہ زردی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو موچھین چڑھی چشمان سُرخ مالاے مرجان گلے مین پوشاک سفید ہتھیارون سے آراستہ اسپ پری پیکر پر سوار خنجر آبدار ہاتھہ مین سر پر کج کلاہ ایک طرف زعفران زار دوسری سمت کوڑیالے[۱] کی بہار ذات اوڑو پانچ سُر کا - بندہن سَ گَ مَ دَ ہَا نِ تصور کرنا چاہیے کہ بندہن مالکوس کا اور اسکا ایک ہے فرق مدہم تیور کومل کا ہے اسمین مدہم کڑی ہے عمر ۳۵ سال کی -

[۱] کوڑیالا صحرا مین خودرو ہے - چھ شاخہ اسکے باریک زمین مین پھیلا سفید پھول ہوتے ہین مغلظ منی و دافع ریگ مثانہ ہے ۱۲ مولف

چہارم دیپک ۔ یہ راگ متعلق ہے گندہار سُر سے فی زمانہ اسکو بدل کیا ہے کھٹ راگ سے پوشاک اور وضع مثل رکھب کے الا رنگ سرخ مائل بسفیدی چشم آفتاب سے نکلا ہے اسکو حرارت زیادہ دی ہے جلاد فلک ہے عمر اسکی دو ہزار برس کی ساٹھ اور پچپن شباب ہے اور چار و بندھن یون ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہَا رِنَ سَا اب یہ راگ مثل اوروں کے رائج نہین ہے گو تاثیر کسی راگ کی باقی نہین رہی مگر اسکو کھٹ سے مبدّل کر دیا۔

پنجم سری[1] راگ ۔ متعلق ہے نکھاد سُر سے جامہ چرم شیر پہنے ہوئے اور استخوان کف پائے مردہ گلے مین مہندی ہاتھ و پاؤن مین لگائے ہوئے اور تین ستارہ پیشانی پر روشن انگیٹھی پیش نگاہ مشتعل افراط سرما سے لرزان عمر ۵۰ برس کی یہ راگ ناف زمین سے نکلا لہذا حدت نہین ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ از حد خوبصورت اور خوش رنگ پوشاک سفید بدن مین مالائے مروارید گلے مین یاقوت بے بہا حمائل کئے ہوئے مغنیان پریوش بیٹھی گا رہی ہین بندھن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہَا نِ اور بعضون نے اسکو اکرت لکھا ہے اِس بنا مین سے سَ کَ پَ مثل مالسری مگر شاستر مین جیب مرقومہ بالا تحریر ہے۔

ششم میگھ راگ ۔ علاقہ رکھتا ہے مدہم سُر سے یہ راگ بھی رنگ دینے سے شبیہ مرد کی ہے جامہ سرخ پر زر سے آراستہ تخت ہوا پر سوار ہار گلہائے بیلا گلے مین انگشتری یاقوت ہاتھ مین نورتن بازو پر چنپا کلی گلے مین اور حلقہ زمردین کانون مین اور کمر بند سرخ پر زر جوڑا بالون کا بندھا ہوا مصاحبین پالنا جھولاتے ہوئے تاریا یاقوت ہاتھ مین آنکھین خمار آلودہ آٹھ پہر چہار طرف سے گھیرے ہوئے ۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ ۔ قائم ہے عمر ۵۰ برس کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مغز ناف سے یہ راگ نکلا ہے ۔ پوشاک زعفرانی بدن مین مالائے اور راج سنگھ ہین فما اور دو بندھن دَ ہَا رِنَ سَ

[1] یہ دانست راقم یہ راگ چار سُر کا ۔ رکھب پنچم کے گندہار و مدہم کرنی چاہیے۔

رِگ[ف۱] بدالنست بندہ موکل اسکا رعد ہے لہٰذا اس مین تاثیر بارش ہے جب کسی نے باقاعدہ کیا تو وہ اپنی عادت کا معمل ہوا - بہرحال قاعدہ سے کرنا لازم ہے - مگر حقیر کو اسکے بندہن مین بڑا اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنی برت مین سمپورن ہے آج تک کسی سے پانچ سُر کا سُنا نہین - چنانچہ بموجب رواج جہان خاکسار کے بھی برت مین ہے امید کہ اگر کسی صاحب کو اوڈو پہونچا ہو تو محنتی کر کے بنظر عنایت اس نحیف کو اطلاع دے اور حقیر کو ممنون منت کرے -

پردۂ دوم بندہن واو چار چھ راگ وبیس راگنی معہ حلیہ وغیرہ

شائقین ترانہ پردازان پر واضح ہو کہ اس پردہ مین بیان او چار وبندہن راگنی ہاے ہر شش راگ معہ حلیہ یعنی صورت حال و پوشاک وغیرہ حسب مندرجہ شاستر کیا جاتا ہے اور ہر ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین - جملہ تیس ہوئین - اور اول راگون مین پرتھم بھیرون مشہور ہے اور راگنیون مین پرتھم بھیروی چنانچہ بھیرون سے شروع ہوا

اوّل بھیرون راگ پانچ راگنیہاے ہمراہ اپنے رکھتا ہے

بھیروی زرد فام چنپئی مثل پدمنی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی گردن بلند باریک کمر میانہ قد عمر ما ۱۵ سال کی ہین شباب بندہن یہ ہے کا پا دہا نِ سا رِ گ پوشاک سوسنی رنگ کی

دوم براری یہ راگنی بھی بھیرون راگ کی ہے

براری سبز فام پوشاک زعفرانی ذات سمپورن کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی میانہ قد لاغر اندام نہایت ملیح چودہ ہاتھ مین عمر ما ۱۵ سال کی بندہن سا رے گا ما پا دہا نی -

سیوم مدہ مات طلائی رنگ کشادہ پیشانی باریک ابرو چشم کلان بلند بینی اوسط اندام زرد لباس قشقہ زعفرانی پیشانی پر ہم آغوش حریف جوان حسین نوعمر مین لب دریا بیٹھی ہوئی ذات سمپورن عمر ما ۱۵

[ف۱] یہ راگ سمپورن برت مین ہے ۱۲

برس کی۔ بندھن یہ ہے نا پا دھا نِ سا رِے گ اور مدہ مات سارنگ بھی ہے۔ اسی کے رنگ دینے سے لہذا اہتمام ہوئی اسی راگنی کے۔

چہارم سندھوری۔ گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم اوسط اندام میانہ قد خوبصورت سرخ پوشاک پہنے ہوئے بیٹھی مخوف مالک اپنے سے ذات سمپورن عمر ۱۵ برس کی بندھن یہ ہے۔ سا رِے گا ما پا دھا نی

پنجم بنگالی۔ سبز رنگ میانہ پیشانی کشادہ ابرو چشم خورد وکیلی اوسط بینی پست قد قشقہ زعفرانی پیشانی پر زرد لباس بشکل جوگیان عمر ۱۶ سال کی بھبھوت بدن مین لگائے نہایت حسین چست و چالاک باوجود مودب ہونے خوف مالک سے نہایت شوخی وگستاخی بشرہ سے ہنودار بندھن سمپورن سا رِی گا ما پا دھا نی۔

دوم راگ مالکوس یہ راگ بھی پانچ راگنیاں رکھتا ہے

اول ٹوڑی۔ سبزہ رنگ فراخ پیشانی آہو چشم بلند بینی دراز قد فربہ اندام سفید پوش قشقہ زعفرانی پیشانی پر۔ بین کندھے پر دھرے زانو بیٹھی بجا رہی جانوران صحرائی ہرن وغیرہ بیہوش پڑے کچھ گرد وگرد کھڑے عمر ۱۶ برس کی بندھن سُ رِ گ مُ پ دھا نَ

دوم گوری۔ گورا رنگ فربہ اندام اور بعضون نے لکھا ہے سبز فام میش چشم پوشاک سبز۔ بورانیہ کانون مین تنبورہ ہاتھ مین بیٹھی گا رہی ہے عمر ۱۵ سال کی بندھن سُ گ مُ دھا نِ اہل مت نے اس راگنی کو اوڈو لکھا ہے واورناکون نے سمپورن وربرت مین بھی سمپورن ہے۔

سیوم گن کلی گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی دراز قد وقت صبح گا رہی ہے۔ فراق زدہ بال پریشان زیر درخت قدم[1] بیٹھی ہوئی اور باوجود دراز قد حسین عمر ۱۵ سال کی

[1] قدم درخت کا ران ادیر لٹکائے ہوئے شکل رنگ پیل وغیرہ شام سبز دیکھی بخیرہ بزرگ رنگ ریکی فادر در شکل برو در صحرائی کبوتر بوجہ لگانے کے دو آنکھو کھلے ہیں۔ ذائقہ انتظار کی ۱۲ ہوتے

بندھن اوڑو وگر کھاڈو و سمپورن کرتے ہین رِنؔ سَا گَا مَا پَا

چہارم کہبنہاولی - گورا رنگ مائل بسفیدی میش چشم اوسط اندام میانہ قد انگیا و ساری سرخ پہنے ہوئے بشاش بیٹھی اور مالک اپنے کی خدمت مین نہایت گستاخ عمر ۲۵ برس کی ذات بکرت نصف شب مین گاتے ہین سَا رِے گَا مَا

پنجم کوکب سیمین بدن کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام دراز قد غبار آلودہ پوشاک سرخ نہایت خوبصورت عمر ۱۸ برس کی عین شباب بعد انفراغ کار دنیاوی مست و الست سو رہی ہے - ذات سمپورن بندھن سَا رِے گَا مَا پَا دَھا نِی -

سیوم ہنڈول - یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اوّل رام کلی[1] طلائی رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام نیلی پوشاک بعذر غیر حاضری خوش آمد سے عین شباب مین پاؤن مالک اپنے کے دبا رہی ہے عمر ۱۶ برس کی بندھن یہ ہے سَا رِے گَا مَا پَا دَھا نِی

دوم دیسا کہی - سبز فام کشادہ ابرو آہو چشم فربہ اندام دراز قد پوشاک دھانی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مثل پہلوانان تنہا غصہ مین کھڑی عمر ۱۶ برس کی - ذات بکرت بندھن مَا دَھا نِی سَا اور دیسا کھ علیحدہ ہے سمپورن شمار اسکا پترون مین ہے -

سیوم دیوگری - طلائی رنگ کشادہ ابرو میش چشم بلند بینی اوسط اندام قشقہ صندل سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ساتھ مالک اپنے کے محظوظ بیٹھی ہوئی عمر ۱۶ سال کی - ذات سمپورن

[1] رام کلی قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب کو مل رکھب سے میل بھیرون کا رکھتی ہے نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہے اور یہ رکھب تیور ٹوری کی رکھتی ہے - اس رام کلی سے قوال نہایت خوش رنگ و با ذائقہ بلکہ جملہ راگ قوالی رنگ خوش رکھتے ہین - ۱۲ مولف

بندھن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

چہارم پاستی۔ سبزہ رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد فربہ اندام زرد لباس پہنے ہوے زیور مرصع سے آراستہ پاس حریف اپنے کے خوش بیٹھی ہوئی عمر ماﮯ برس کی ذات سمپورن بندھن نی سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم تیلنگی۔ پیوستہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی آہو چشم میانہ قد فربہ اندام سرخ رنگ لباس سفید پہنے نہایت خوبصورت معہ ہمراہیان اپنے بطرز امیرانہ بیٹھی عمر ماﮯ سال کی ذات کھاڈو بندھن سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم دیپک۔ یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول کامودی۔ طلائی رنگ میانہ پیشانی بلند بینی کشادہ ابرو آہو چشم اوسط اندام سرخ لباس نہایت حسین عمر ماﮯ برس کی۔ بندھن نی سا رے گا ما پا دھا

دوم پٹ منجری۔ سفید رنگ کشادہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد سرخ پوشاک قشقہ سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ذات سمپورن عمر ماﮯ برس بندھن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم سارنگی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی میش چشم میانہ قد لاجوردی لباس ساتھ ہمجولیون کے گانے بجانے مین مشغول عمر ماﮯ برس کی بندھن کھاڈو سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم گاندہاری[1]۔ سفید رنگ کشادہ پیشانی اوسط بینی پست قد لاغر اندام آہو چشم سبز پوش آگے نایک اپنے کے خود بادکش بیٹھی جھل رہی ہے عمر ماﮯ سال بندھن اوڈو سا نی رے گا ما

پنجم گوندگریا۔ سبز فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو دراز قد فربہ اندام آہو چشم زیر درخت انار خوش

---

[1] گندہار بھی اسکو کہتے ہین ۱۲

بیٹھی ہوئی عمر ما ۱۵ برس کی بندہن سمپورن نی سا رے گا ما پا دہا

پنجم سری راگ پانچ راگنیان بحسن تمام ہمراہ اپنے رکھتا ہے

اول بھیرائی - سیہ فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام سفید پوشاک زیور مرصع چاندی سے آراستہ گلدستہ ہاتھ مین لئے بیٹھی عمر ما ۱۶ سالہ بندہن اوڑو نی سا رے گا ما۔

دوم کرناٹی - سبز فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بلند بینی آہو چشم میانہ قد اوسط اندام زیور طلائی سے مرصع زرد لباس نہایت حسین لونڈیان پری وش دست بستہ روبرو استادہ عمر ما ۱۵ سال شروع شباب خوش و محظوظ بیٹھی ہوئی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی سا

سیوم مالسری - سیہ فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم بلند بینی ملیح و حسین فربہ اندام دراز قد سرخ پوش نوعمر سن ما ۱۶ سالہ بندہن اکرت سا گا پا - یہ طرز حسب مندرجہ شاستر اور برت ہین، مگر اکثر اسکو اوڑو واس بندہن سے کرتے ہین یعنی کومل رکھب دیتے ہین سا رے گا ما پا اور اس بندہن سے بھی لوگ برتتے ہین سا گا پا نی رے - جو کہ صحت اسکی حقیر کو اس طور پہونچی اور بعضے بکرت سے مدہم دیتے ہین رکھب نہین لگاتے ہین سو چارون طرز ترقیم کئے گئے سا گا ما پا -

چہارم ساویری - سرخ رنگ کشادہ ابرو بلند بینی اوسط اندام میانہ قد میش چشم لباس سرخ ساتھ ہمجولیون اپنی کے شاخ درخت سرو پکڑے ہوے کھڑی ہے عمر ما ۱۴ برس کی قد لمبے خوبصورت ذات سمپورن سا رے گا ما پا دہا نی -

پنجم دہناسری طلائی رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم فربہ اندام نہایت حسین شگفتہ زعفرانی پیشانی پر پوشاک سرخ بدن مین ہمراہ نایک اپنے کے خوش بیٹھی سن ما ۱۶ سال کا ذات سمپورن بندہن دہا نی سا رے گا ما پا

ششم مگھ راگ پانچ راگنیون کا مالک ہے الا غضبناک نہایت

اوّل ملاری ـ سیہ فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بڑی آنکھین نوکیلی میانہ قد خوبصورت زرد لباس ہم آغوش حریف مین خمار آلودہ نشۂ جوانی مین زانو پہ بیٹھی ہوئی اور مالک بھی بہ تمنائے دلی اُس سے مخاطب اور خوش بیٹھا ہوا عمر ما دہ سال کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دہا ـ

دوم سورٹھ ـ سُرخ رنگ کشادہ ابرو آہو چشم پست بینی اوسط اندام میانہ قد پوشاک سفید پہنے ہوے خوش بیٹھی یہ راگنی ہمشکل دیس کے ہے فقط دہیوت کی ایک سُرت کا فرق ہے ذات سمپورن عمر ما برس کی سا رے گا ما پا دہا نی

سیوم سوہنی ـ طلائی رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام میانہ قد ٹیکا صندل سرخ کا پیشانی پر پوشاک زعفرانی بدن مین پھول گلاب کا ہاتھ مین لئے ہوئے بیٹھی ہوئی ذات کھاڈو عمر ما شروع شباب بندہن سا رے گا ما دہا نی اور کلاونتی سوہنی مین گوکہ سُر پنچم کا بادی ہے مگر بدانستہ بندہ و دیگر اُستادان پنچم صاف لگتی ہے اور صورت سوہنی کی اصلا نہین بگڑتی ہے اس بندہن سے نی سا رے گا ما پا دہا اور قوالی سوہنی کھاڈو ہے اور کلاونتی سمپورن اور قوالی سوہنی سنگت پرج سے اور کلاونتی سنگت مالکوس سے معہ سُر پنچم دونو نہایت خوش رنگ خوبصورت ہین ـ

چہارم اساوری سبز فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی دراز قد اوسط اندام نہایت حسین زیور مرصع سے آراستہ سرخ پوشاک قشقہ صندل سفید پیشانی پر باہم نایک اپنے کے خوش بیٹھی عمر ما دہ برس کی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی اور جو گیا اساوری قوالی نہایت خوش رنگ فقط سُر نہا ی مدہم اور دہیوت کا فرق ہے

پنجم کنکنی ـ گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو بلند بینی چشمان کلان اوسط اندام میانہ قد نہایت

حسین لباس گلابی بدن مین فیل مست پر سوار پژمردہ وفراق زدہ عمر ماہ عسہ برس کی ذات اڈ و نبدہن نی سا گا ما پا

فصل ہفتم بیچ بیان خانہ پری نقشہ اسم ہاے چھ راگ وچھتیس راگنی اور اڑتالیس پتر دوسرے طریقے سے

نغمہ سرایان حال وترانہ سنجان شیرین مقال پر واضح ہو کہ اسم نویسی چھ راگ وتیس راگنی معہ صورت حال وپوشاک وغیرہ ساتھ بندہن وراوچار کے جیسا کہ چاہیئے ترقیم ہو چکی ہے مگر طریقہ آئندہ سے ایک ایک راگ چھ چھ راگنی وآٹھ آٹھ پتر یعنی لڑکے جملہ نوٹے نفر پاے گئے لہذا اندراج انکا بھی رسالہ ہذا مین مناسب معلوم ہوا اور اکثر کتب ہاے ہندی وفارسی ملاحظہ مین آئین بجز چھ راگ کے اور سب مین اختلاف پایا کسی راگ مین ایک طریقہ نہین نظر آیا یعنی تقسیم راگنی وپترون مین یکسوئی نہ دیکھی کسی قدر راگنی وپتر وغیرہ جو مشہور ہین وہ اکثر گائے جاتے ہین اور بہت سے راگ پوتہیون کے ایسے ہین کہ اکثر لوگ اُنکے نام بھی نہین جانتے ہین خلاصہ یہ کہ یہ علم بے پایان ہے ہر کس وناکس نے حسب استعداد اپنی کے برتا مگر فی زمانہ مثل ور علمون کے اس علم کا عالم وعامل مکمل مانند متقدمین جیسا سننے مین آیا بندہ کو اس ملک مین نظر نہ آیا ونقشہ ہاے مذکورہ مین تقسیم وقت وشہر وفصل مندرج ہے۔

اوّل راگ بھیرون مہینہ کتوار کا تک مین صبح سے تا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک معہ راگنی وپتر ہاے

بھیرون کی بھارجا یعنی پتر ایک ایک		بھارجا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان ہے نفر			
سوہا	سورٹھ	بھیرری	بنگالی	پنچم	بنگال	مدھو	
رنداہی	کہنباری	بیلاولی	پونیاکی	ویساکھ	للت	ہرکھ	
میرسے	بھلاگوجری						
بلاولی	پٹ منجری	اشٹنھی	سندھوی	مادھو	بلاول	معہ راگ [illegible] نفر	

دویم مالکوس مہینہ اگہن و پوس مین ڈیڑھ پہر دن رہے تک اوسکے وقت معینہ دوامی ہین

بہارجا یعنی عورت ۶ نفر	
گوندگریا	گاندہاری
مالسری	جیت سری
دہناسری	بہیم پلاسی

پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
مارو	میواڑ	برہر
مشٹانگ	چندگاہی	بہرمرہ
نند	کھوکھر	

مالکوس کے پترون کی بہارجائین	
گندہاری	مالسری
سکہرائی	دہناسری
درگا	کامودی
جیت سری	بہیم پلاسی

سیوم ہنڈول مہینہ پھاگن و چیت مین ڈیڑھ پہر دن رہے سے شام تک اوقات معین ہین

بہارجا یعنی زن ۶ نفر	
تیلنگی	دیوگری
یاستی	سندہوری
اہیری	مدہ مات

پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
منڈل	چندربنت	سوہرانگ
اننند	بہبہاس	بردہمن
بسنت	رہنود	

ہنڈول کے پترون کی بہارجائین	
پوربی	سرستی
چیتی	دیوگری
لیلاوتی	ترون
گرومی	پاروالی

چہارم دیپک مہینہ چیت و بیساکھ مین شام سے ڈیڑھ پہر رات گئے تک وقت ہے

بہارجا یعنی عورت ۶ نفر	
کامودی	پٹ منجری
ٹوڑی	گوجری
سارنگی	براری

پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
کمل	کسم	کن تل
رام	کہل	کلانگ
چیپک	ہیجال	

دیپک کے پترون کی بہارجائین	
منوہر	بہوپالی
مالگوجری	اہیری
جیجاونتی	ہمیر
منگل گردی	ایمن

پنجم سری مہینہ جیٹھ و اساڑھ مین ڈیڑھ پہر رات گئے سے ڈیڑھ پہر رات رہتے تک سب ماموہین

سری کے پترون کی بہارجا اور پتر ایک		بہارجا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان سے نفر		
کہیم	بجیا	بھرائٹ	کرناٹ	سندھو	مالو	گونڈ
سرکہیا	دہیان خی	گوری	ساویری	گن ساگر	بکنڈ	کلیان
سرسی	سرو	رام کلی	گن کلی	گنبھیر	کہنبانلد	
سوہنی	کنہ					

ششم میگھ ملہار راگ مہینہ ساون بھادون مین پہر رات رہے سے صبح تک حملہ ماموہین

میگھ کے لڑکون کی بہارجا		بہارجا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان سے نفر		
پرج	کرناٹ	ملاری	سورٹھ	نٹ	کانہر	سارنگ
نٹ منجری	کادوی	سوہنی	اساوری	گونڈ ملار	جالندہر	کیدار
مابجہ	گومنات	کنکنی	کہبماولی	سنکر	گنڈ	
سوونتانت	بھادری					

جملہ راگ و راگنی ہین لیسے نفری ہوئین اور بعضون نے سارنگ کہ مدخلہ پتران ہے منجملہ بہارجا یعنی زن قرار دیا ہے بلکہ ایک راگ مالا قدیم مختصر سا پاس بندہ کے تھا معہ تصویرات اُس مین تصویر سارنگ بشکل عورت

ان بہارجاؤن سے واضح ہوتا ہے کہ کسی نے حال مین ایک ایک راگنی مختلف و غیر مختلف لیکر ایک ایک پتر کے نامزد کردی ہین کچھ ضرورت تحریر تھی اس مولف نے متفرقات مین کوئی راگنی معہ سنگت تحریر سے باقی نہین رکھے۔ الا احتیاطاً باعث اندراج نقشہ رقم ہوئین گروہ نقشہ خلاف قول اساتذہ و حال سے طبع زاد کسی عطائی ناواقف کا ہے فقط واسطے دریافت غلطی مندرج کیا گیا یا بندہ اسکا ہونا نہ چاہیئے۔ اور مردان علی خان نے بھی شاید نقل کر لیا کسی واقفکار کو بھی نہین دکھلایا شامل خیجرا راگ کرکے گوشوارہ قائم کیا ایک ایک راگنی پترون مین اور راگون مین قائم کردی ہے صاف غلطی ظاہر ہے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہو مگر کاتب سے ایک دو راگ کی غلطی ہو جائے نقشہ کا نقشہ اڑتالیس بہارجا کا غلط غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ خانصاحب امیر مین خود اس کام کو نہین کرتے۔ اور بغیر کئے ہوئے اپنی تحقیقات کامل نہین ہو سکتے بیان کا کیا اعتبار فقط واللہ اعلم بالصواب ۲ لمولفہ

پریشان ہو شاخ درخت انار پکڑے ہوے کھڑی ہے - ہان سارنگی بشیک راگنی و دیپک راگ کی ہے بدانست بندہ اس سارنگ سے مراد گوڑ سارنگ کی ہے کس واسطے کہ الاپ مین بھی شکل ملوانہ ہے بہرحال سارنگ مندرجہ نقشہ ہذا کو گوڑ سارنگ تصور کرنا چاہیئے - طریقہ نقشہ ہذا ختم ہوا اس طریقے مین حسب دستور رچھ راگ کو اوپر بارہ مہینون کے منقسم کیا ہے یعنی دو مہینے ہر ایک راگ بھلا معلوم ہوتا ہے اور تاثیر پکڑتا ہے - اور ایک ہی دن رات مین جملہ راگ و راگنی مندرجہ کتبہاے قدیم کہ ۱۰۸ نفری ہین وہ کرتے ہین - اور ایک ایک راگ معہ راگنی و پتر ہاے اپنے گیارہ گھڑی پندرہ منٹ یعنی پل تمام تلک مقیم رہتا ہے اور اپنا اثر رکھتا ہے یعنی ایک راگنی مندرجہ نقشہ ہذا کا ۱۰۵ پل کلہم عمل ٹھہرا - اسی طرح سے ہر ایک راگ و راگنی کے معہ پتران تقسیم اوقات جداگانہ استادون نے کئے ہین بہرحال فہم و ادراک مناسب درکار ہے

فصل ہشتم بیچ بیان راگ و راگنی و دھن ہاے علاوہ مدخلہ کتبہاے متقدمین و جو کہ مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین معہ مستخرجہ بالکمال وغیرہ یا سنگت یعنی میل معہ دو پردے

پردہ اول شائقین و ناظرین پر مخفی و محجب نرہے کہ ایک راگ یا راگنی مل کے نام اسکا وہی جو کہ تھا مشتق کر کے رکھا گیا حسب معلومات اپنے رقم کرتا ہون مثلاً

گوری خاص مندرج کتاب ہے اور پچھ گورین اور ہین - اول گودھنی سنگت و مرکب کا لنگڑا ہے دوم چیتی گوری میل پرچ اور کا لنگڑا سیوم آسا گوری میل آسا سے - چہارم للتا گوری میل للت سے پنجم بھٹیال گوری سنگت بھٹیار سے ششم پراستہائی گوری سنگت گوری و دو شعبہ سے اول مخالف شعبہ مقام عراق - دوم زابل شعبہ مقام عشاق فارسی سے ایجاد مولف منوہر گوری

کانہڑے عوام مین اٹھارہ مشتہر ہین۔ اوّل کانہڑا خاص۔ دوم باگیسری قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو میل گونڈ و ملار سے نہایت خوش رنگ۔ سیوم باگیسری کلاونتی میل مالکوس سے۔ چہارم شہانا ایجاد امیر خسرو میل سارنگ مدہم زیادہ لگتی ہے ازحد خوش رنگ۔ پنجم ندرکی[۱] ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی یہ کانہڑا روکھا ہے دیوت کومل اور گندہار تیور لگتی ہے اور سب کانہڑون مین گندہار کومل ہے کس واسطے کہ یہ اگ بھی کومل ہے۔ ششم حسینی ایجاد شاہ حسین صاحب سگت کونڈ و کھنباند و میگھ سے۔ ہفتم اڈانا ایجاد بخشو نایک سابق میل میگھ و ملاری سے۔ ہشتم درباری ایجاد بیجو نایک کہ بیجو باورے سے قبل تھا سگت ملہار سے۔ نہم جوگیا ایجاد ہرداس فقیر استاد تانسین میل سارنگ سے۔ دہم برم میل سارنگ بندرابنی سے موجد اس کا گوپال[۲] نایک ہے۔ یازدہم راعسہ ایجاد حضرت سلطان شرقی سگت سندورہ کافی۔ دوازدہم سوہا سنگت مدہ مات ایجاد نائکان سابق۔ سیزدہم سوگری میل ہٹ منجری ایجاد باز بہادر نایک قوالی۔ چہاردہم نایکی سنگت ٹرہس و گونڈ۔ علاوہ برین کیدارا اور کلیان اور کافی کو شامل کرکے اٹھارہ اکثر کہتے ہین۔ الا بدانست بندہ انکی صورت جداگانہ ہے۔ ہان نغار البتہ صورت و سنگت کانہڑے کی رکھتا ہے اسکو کہتے تو مضائقہ نہ تھا۔ اور شہانے کو مجلسی اور کیدارے کو چاندنی کا راگ بھی نامزد کرتے ہین۔

اور یمن دو ہین۔ ایک تو یمن۔ دوم ایمن۔ سیوم یمن کلیان۔

اور کلیان تین اوّل شدھ کلیان۔ دوم یمن کلیان سنگت یمن سے۔ سیوم شیام کلیان سنگت شیام اور شیام ایک ہے ایجاد کنہیا سے سگت یمن کلیان کی۔ ازان بعد پھر سلطان شرقی بادشاہ جونپور نے بارہ قسم کے شیام ایجاد کئے۔ اوّل شیام ایک ہے دوم گور شیام سیوم ملار شیام چہارم بھوپال شیام پنجم گنبھیر شیام ششم مہو شیام ہفتم پوربی شیام ہشتم رام شیام نہم میگھ شیام۔ دہم بسنت شیام۔ یازدہم براری شیام۔ دوازدہم کبرائی شیام۔ سیزدہم گونڈ شیام۔ منجملہ انکے ایک اصل یعنی خاص اور بارہ ایجاد سلطان شرقی۔

۱؎ بدانست بندہ ندر کی کانہڑے مین صاف سنگت تہمیر کی مانی جاتی ہے ۱۲ المولف ۲؎ گوپال داس نایک سابق ۱۲

پس جس جس راگ کا نام مشتق ہے اُسی کی ہر ایک مین سنگت تصور کرنا چاہیے۔

اور ہمیر سنگت بہار قوالی سے موجد اسکا سورج خان قوال نایک۔ قوالی بھوپالی سنگت ہیہا اس سے چھایا سنگت گور سارنگ اور کیدارا و بلاول نٹ سنگت بلاول اور کیدارا چھایانٹ دونوں کے مشہور ہوے ہمیر و کہیم دونو سنگت ایک گنکلی سے رکھتے ہین اور سنکرا ارن سنگت اہیری سے اور سنکرا برن میل بھاگ کا رکھتا ہے۔ اور بھاگ سنگت شنکر سے۔ اور بھاگڑا میل الیا سے۔ اور بھاگ سواداسی سنگت بھاگڑا و کھماچ سے اور دیس سنگت ملار و سورٹھ سے اور سوہنی کلاونتی سنگت مالکوس سے اور سوہنی قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت پرچ سے اور پرچ سنگت کالنگڑا و سورٹھ سے۔ اور سورٹھ میل دیس و ملاری سے اور کالنگڑا مرکب ہے اساسے اور پرچ کالنگڑا دونوں کے مشہور ہوے اور کالنگڑے کو کنک بھی لوگ کہتے ہین۔ اور پوریا دکنی سنگت پوربی و سری سے اور پوریا رست کی سنگت مین وکاموسے ایجاد امیر خسرو۔ اور پوریا دھناسری دونوں کے مشہور ہوئی۔ اور بھیرون خاص مہادیو جی سے ہے۔ دوم بھیرون بیراگ پاربتی سے۔ سوم بھیرون بشنوی بشن سے۔ چہارم بھیرون کشنا کنہیا سے۔ رام کلی دو اول قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت بھیرون کی نہایت خوش رنگ۔ دوم کلاونتی سنگت ٹوڑی کی تمیز بدشواری ہوتی ہے اور جاجونتی دو کلاونتی مین سنگت کافی و ستدوریکی اور جاجونتی قوالی مین سنگت دیس و سورٹھ کی مگر دونو خوش رنگ ہین۔ بلاول میل ورنگ الہیا و گور سارنگ کا ہے اور لچھاساگ سنگت کوکب جاجونتی اور پٹ منجری سے۔ اور کوکب جاجونتی قوالی کی سنگت سے اور بکہار کہ جسکو بنکہارا اور بکار بھی کہتے ہین سنگت رام کلی و بھیرون سے ایجاد نایکان سابق۔ اور بھٹیار جسکو بھٹیال بھی کہتے ہین سنگت گور و آساسے۔ اور آسا سنگت بھیرون کالنگڑا سے۔ اور الہیا سنگت بھاگ و بلاول سے۔ سوکل سنگت لچھاساگ سے۔ اور سکل بلاول دونوں کے

سلہ دو تو پوریا مین رکھب کومل ہے مگر رات مین پنچم زیادہ لگتی ہے واسطے حفاظت مارواکے۔ اور دن مین پنچم نہین لگتی ہے۔ فرق پنچم کا ہے۔ ماروا پوریا کا دشمن ہے۔ لمولفہ ۱۲

مشہور ہوئے اور بلاول کو دن کا کلیان بھی کہتے ہین - اور جیج سنگت مین سے ایجاد سلطان شرقی نایک قوالی - اور ٹوڑیان چودہ ہین -

اول ٹوڑی خاص - دوم ٹوڑی برارے سنگت سارنگ برہنس و کانہڑا دمقام نیشاپور سے ایجاد امیر خسرو - سیوم ٹوڑی جونپوری ہے نہایت رنگین سنگت مالسری و بھیرون سے ایجاد سلطان شرقی - چہارم رامان ٹوڑی سنگت رام کلی و مالسری سے پنجم رسولی ٹوڑی سنگت دھناسری و ملتانی کی - ششم بہلی ٹوڑی سنگت کھنڈ یہ راگنی کہ بہت کم گائی جاتی ہے - ان چار ٹوڑیون کے موجد سلطان شرقی فرمانروائے جونپور نایک قوالی ہین بلکہ بہت سے راگون کے موجد ہوئے بعد حضرت امیر خسرو ایسا نایک قوالی کا نہین ہوا اور اہل تصوف بھی باکمال صاحب نسبت ہوئے -

ہفتم ٹوڑی سندورہ سنگت کافی و کانہڑا ایجاد چنچل سین قوال نہایت خوش رنگ - ہشتم ٹوڑی فیروز خانی سنگت بلاول ایجاد فیروز خان قوال - نہم ٹوڑی چھپی ابتک راقم کی سماعت مین نہین آئی ہے - دہم ٹوڑی بلاس خانی از بلاس خان قوال سنگت بھیرون و دیساکھ - یازدہم دیسی ٹوڑی سنگت اساوری - دوازدہم ٹوڑی اساوری سنگت بھیرون ایجاد امیر خسرو - سیزدہم ٹوڑی لاچاری سنگت ملتانی کی - چہاردہم ٹوڑی میان کی یعنی تانسین کی گوئیے کہتے ہین -

اور اساوری سنگت مالی گورا سے اور جونپوری اساوری ٹوڑی و اساوری مل کے ہوئی - اور پوربی سنگت پوریا سے اور موجد اسکے امیر خسرو اور پوریا ایجاد کسی نایک سابق کی سنگت سری سے اور بھیرون سات ہین

اول بھیرون خاص دوم بھیرون بلاس خانی میل کافی کا - سوم بھیرون براری ایجاد میران مدہ نایک میل براری کا - چہارم سندھ بھیرون سنگت سندھ کہ دہن مشہور ہے ایجاد سلطان شرقی - پنجم بھیرون اشہنی ایجاد جناب حضرت میر علی صاحب مغفور نہایت خوش رنگ سنگت متہالے فارسی و بھیرون و سندھ - ششم بھیرون تصور سنگت ٹوڑی ایجاد از سابق کسی نایک کی - ہفتم بھیرون کرم اشہنی ایجاد مولوی سنگت سندھ و کافی مقام نیشاپور

فارسی دونون کھمبین تیور کومل شامل کرکے نامزد کیا ہے

اور زیلیف ایجاد امیر خسرو نہایت خوش رنگ و دردناک سنگت کافی و سندہ و سند ہورہ و بھیروی و کھٹ کی ہے۔ مگر بدانست راقم زنگت کھٹ کی پائی نہین جاتی ہے اور ایک عالم بلکہ اکثر گوئیے کھٹ راگ کو زیلیف قرار دیتے ہین ہان زیلیف ڈومنیون کی علیحدہ ہے وہ البتہ مشابہ کھٹ سے ہے اور وہ بھی در اصل کتنا بھیرون سے ہے کھٹ کا بھی نہین ہے۔ ڈومنیون کی زیلیف مشہور کردی ہے اور اکثر قوال و کلاونت عدم وقفیت سے بھیروی بلاس خانی کو زیلیف کہتے۔ چنانچہ ہمارے احمد خان نے نواز ساکن قصبہ اسیون علاقہ لکھنؤ نے کہ اس کام مین اپنے فن کا یکتا ہے اور موج خان کلاونت ساکن دہلی کہ دہریا بہت اچھا خاندانی سلسلہ اُن کا تانسین سے ملتا ہے غلام رسول بھانجے اپنے سے کہ خیال بہت اچھا ٹکسالی گاتا ہے بھیروی مذکور کو زیلیف بتا دیا ہان نواب علی نقی خان بہادر وزیر شاہ اودھ نے لاریب جناب میر علی صاحب قبلہ کے سوزون پر ہولی بنائی ہے یا آنکہ جناب قبلہ بابو رام سہائے صاحب کی چیزین زیلیف مین لاشک بہت صحیح و سوملی بنی ہین الا کھٹ کلاونتی اور ڈومنیون کی زیلیف کی صورت کسیقدر ملتی ہے لاکن جب بھی بڑا فرق ہے اوپر شرح ہو چکی ہے۔ اور

آہیری راگنی پوپھی کی سنگت ٹوڑی و سند ہورہ ازحد خشک ہے۔ اور

جوگیا اساوری دونو مل کے مشہور ہے۔ اور

سارنگین کئی ہین۔ اول سارنگ خاص۔ دوم سارنگ مدہ مات ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی سنگت دیس و سورٹھ و مدہ مات سے۔ سوم سارنگ بندرابنی کہ وہ قریہ متھرا کے گانے کا ہے سنگت گور و گوڑ سارنگ ہے۔ چہارم جوگیا سارنگ نہایت خوش رنگ ایجاد جناب میر علی صاحب مغفور سنگت جوگیا کی پنجم بڑہانس ایجاد گوپال داس نایک سنگت کا نہڑا۔ ششم لنک ڈہن سنگت کا موجود تھا نا ایجاد بیجو یا ورسے ہفتم میان کی یعنی تانسین کی سارنگ سنگت دیس کی۔ ہشتم گور سارنگ سنگت گور ایجاد از نا یکان سابق جملہ آٹھ سارنگ

راقم کی سماعت مین آئین شاید زیادہ ہون - اور

جیت سری دن کی کومل رکھب سے میل سری و پوریا اور جیت رات کی تیور رکھب سے سنگت سنکرا و یمن و کیدارا - واللہ اعلم موجد انکا کون ہے - اور سلطانی نہایت خوش رنگ میل بھیم پلاسی و ملتانی و دھناسری رکھب کومل ایجاد حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودھ - اور تلک کاموو سنگت تلنگ و کاموو دی راگنی دیپک کی - اور پردیپکی سنگت دیپک و اہیری و ساونی نہایت مشکل و خوش ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب - اور سندورہ ایجاد دہوندہو نایک سنگت سندوری راگنی ہنڈول و کافی کی - اور سامنتی ایجاد ارجن کہ منجملہ دیوزادان صاحب مت تھا بشمول اکیس اہل مت سنگت ملاری و نٹ ملاری سے - اور ملاری و نٹ ملاری سنگت چھایا و دیس سے - اور برزخ میل الہیا اور بہاگ سے - اور اشٹیہی سنگت گوجری سے - اور گوجری سنگت براری کی اور پوریا دھناسری اور دھناسری مین سنگت پوریا و سری کی - اور زین سری سنگت پوریا رات کی فرق مدہم و گندہار کا ہے پوریا مین پنچم زیادہ لگتی ہے - اور پھول سرے سنگت بھیم پلاسی و ملتانی و گوری سے - اور دہول سرے سنگت ماروا اور دہول کہ وہنون مین ہے یہ راگ ساختہ مغنیان حال ہین پوتھی کے نہین ہین - اور پوربی مین سنگت سری و پوریا دن کی ایجاد امیر خسرو - اور بھیم پلاسی سنگت پوربی و ملتانی سے اور ملتانی سنگت پیلو و ٹوری سے - اور ماروا سنگت مارو و پوریا سے - اور کھنڈ سنگت سوب سے کہ دھن ہے گندہار و نکھاد کومل لگتی ہے - اور جنگلا اور پیلو اور بروا یہ چارون ایک صورت پر ہین فرق اوچار کا بحساب سُرتون کے ہے او ربندھن سب کا ایک ہے اور پیلو ایجاد ہے گوپال لعل کا سنگت ملتانی وغیرہ - اور کافی ایجاد گنیش مت کی ہے سنگت کانہڑا و بھیروی سمپورن سے بلکہ سرگم معمولی سے کافی پیدا ہے - اور گور راگ پوتھی کا ہے سنگت بلاول و چھایا و کیدارا و کاموو سے - اور جوگیا ایجاد نائکان سابق اسم نامعلوم سنگت بھیرون و کالنگڑا - اور پنچم نہایت خوبصورت ان پانچ راگون سے مرکب ہے بہار و رام کلی و کوکب و بہباس و لچھاساگ سے اور ترون تین راگ سے ہے پوربی و پوریا و سری سے اور بسنت سنگت پردیپکی کی تہا دیتے ہین

اور بہار قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت کانہڑا۔ دوسری بہار تانسین کی سنگت کانہڑون سے اور بہار ہر ایک راگ معمولی کے اُستادون سے بنی ہین اور ملار ایک خاص دوسرے ملار تانسین سنگت کانہڑا و سارنگ تیسرے دہوریا ملار ایجاد بیجو میل سارنگ و بہلو۔ چوتھے سُور کی ملار سنگت سورٹھ و دیس سے۔ اور بہار سنگت کانہڑا و بسنت سے۔ اور بسنت کلاونتی سنگت بہار راگ پوربی سے اور بسنت قوالی ایجاد امیر خسرو خوش کیف سنگت سوہنی و پنچم بہار سے۔ اور موہنی ایجاد مؤلف یعنی راقم سنگت الہیا دُسکل و جھنجھوٹی و بہاگ و کھماچ ڈیرے کا مرد پر موہنی کیا۔ اور سرورِی ایجاد راقم بہاری و جھنجھوٹی و مقام پر سیکاہ و صفہان وغیرہ کا رنگ دے کے صورت جداگانہ نکالی۔

راگہائے سنکیرن و سالنک کہ عبارت راگ و راگنی و بعدازان یعنی سنکیر عبارت ہے راگنی و پترون راگ سے۔ اور سالنک وہ جو کہ بعد ان کے نائکان وغیرہ نے اختراع کئے۔ اس مؤلف نے کانہڑے سے شروع کیا ہے

(تحقیقات از راگ درپن فقیر اللہ صوبہ کشمیر بیان سنگت و بنائے راگہائے اختراعی کہ اس راقم کی تحقیقات سے صحیح و درست ٹھہرے (تتمہ پردہ اول)

اوّل عارفون نے پانچ قسم کا کانہڑا نکالا۔ بعدازان اٹھارہ قسم کہ اُسکی تصریح ہو چکی ہے۔ اب خلاصہ یہ کہ کانہڑے کو باگیسری کیا دہناسری کے میل سے او ملار کے میل سے اڈانا ہوا۔ اور فرودست کے میل سے شاہانہ اور جو کانہڑا و دہولسری و مشکل انسٹاک ملایا پوریا ہوئے کھاڈو ہے۔ اور کامود بھی پانچ قسم کا ہے۔ اوّل گونڈ کہ بلاول سے کامود ہوا۔ اور کامود و شدھ ملا کے گایا شدھ کامود ہوا۔ کلیان و کامود ملا تو کلیان ہنوز کامود ہوا اور ساونت کا مود مل کے ساونت کامود ہوا۔ اور کامود و کھٹ مل کے تلک کامود ہوا۔ اور سرستی و کیدارا دسکرا بھرن یکجا کیا مالسری ہوئے۔ سمپورن سپت گائے اور جو مالسری سا ملکے وجہ یہ ہے کہ ایک سُر خاص مالسری کا بھی ہو تب نام قرار پائے۔ مگر بدانست فقیر یہ جواب بیجا ہے جبکہ دو یا چار راگ مجتمع کئے تو نام رکھنے مصنف کا اختیار ہے۔ جب کئی چیزین ملین تو شکل جداگانہ ہوئی نام رکھنے کو اختیار ہے۔ اور رگوری و مارو و جیت سری مل کے دہناسری ہوئے۔ اور پوربی و بیراری و دیسکار سے جیت سری ہوئے۔ سمپورن

اور بیراری کو جیت سری مین ملایا دہول سری ہوے۔ اور للت و ریوارا و بھیم پلاسی مل کے رام کلی ہوئے
اور گونڈ و ادانہ و گوری مل سے گن کلی ہوے اور گنگری بھی کہتے ہین سنپورن وقت سانیکال یعنی سام اور
گوجری و اساوری مل کے گونڈ کلی ہوے اوّل گورکھ ناتھ نے اسکو بنا کے گایا اور ٹوڑی اساوری و سیام
و بھول و گندہار و بیراری مل کے کھٹ سار ہوا سمپورن اور کیدارا و کلیان و کانہڑہ و چنور سری و سیام مل کے
منگل اشٹک ہوا اور اساوری و پوربی و بھیرون و دیوگندہار چار مل کے جوڑ راشتہ ہوا۔ اور نٹ نو قسم پر ہے
یعنی باگیسری و پوریا و مدہ مات مل کے شُدہ نٹ ہوا سنپورن ہے اور نٹ اور کیدارا و ہمیر مل کے نٹ
کانہرا ہوا اور کیدارا و نٹ مل کے فقط نٹ کیدارا ہوا۔ اور کانہرا و نٹ مل کے نٹ کانہڑہ ہوا۔ اور شپورن
ہے اور نٹ و ملار مل کے نٹ ملار ہوا۔ اور نٹ و کامود مل کے نٹ کامود ہوا۔ اور نٹ و سارنگ مل کے
نٹ سارنگ ہوا کہنمارے اور پوریا اور ٹوڑی مل کے راج نراین ہوے۔ اور دہول و مدہ مات و دہناسری و
کلیان و کامود و کیدارا و اہیری و کانہڑا نٹ کے ساتھ ملایا تو نات گرتہہ ہوا۔ اور اوّل ہین پل دیبچی نے
گایا ہے وہی موجد ہوے۔ اور سری راگ و مالوہ و نٹ مل کے گرنتہہ پہاری ہوے۔ اور گوری و بھیماس و
انسیناس و کرہ مل کے سرستی ہوے۔ اور گوری و مالوہ مل کے پوربی ہوے سمپورن وقت خوشی کے گاو
اور جیت بہاری اور مارو اور چونتیم الس دہناسری مل کے ٹرہنس ہوئی اور ترون و بہاری مل کے منوہر
گوری ہوے۔ اور ملار و مالسری مل کے مدہ مات ہوے اور صبح کو گاوے۔ اور نٹ نارائن جیت سری و سنکر
ابھرن مل کے تربینی ہوے۔ اور وکیدارا مل کے سنکرابھرن ہوا اور پہلے اسکو مہادیو نے گایا ہے اور
لنک دہن و مدہ مادہوی و بیراری و سنکرابھرن مل کے نٹ نارائن ہوا اور راگ ساکر مین اسکو اور پنچم راگ کو
چھ مین لکھا ہے اور دیکھو مالکوس کو باہر کیا ہے۔ مگر بدانست راقم کے راگ ساگر والے نے غلطی کی۔ اتفاق رائے
دیو تالینا چاہیئے اور جیت بہاری اور گوری مل کے لنک دہن ہوئے اور یہ نام مشہور ہیں ایکبار منوہان
بہرحال۔ اور دیوگری و پوربی و گوری مل کے پربھی ہوے اور مالسری و ملار مل کے کہدنباوئی ہوے۔ اسکو

بھی اوّل ہنومنت نے گایا اور دیسی و اساوری و کھٹ مل کے اندہاوتی ہوئے اور دیسکی و ٹوڑی و ترینی مل کے براری ہوئے اور سمپورن ہی اوّل ترتیب ہوئی ہے بانی مہادیو اور مارو و دہول و دھناسری و کنبہاری مل کے پٹ منجری ہوئے۔ اور مارو و کیدارا و جیت سری سودہ مل کے کُنتلا ہوئے۔ اور بھرت سنگیت میں چھ سری کی راگنی لکھی ہے اور بھیرون و کانہرا و سری راگ و سارنگ برابر مل کے ٹنک ہوا۔ اور سندہورا و ملار و کیدارا ملا تو ناگ دہن ہوا۔ اور لکھا ہے کہ اسکو ناگ لوک مین گاتی ہین یعنی زیر زمین کہ ملک ہے سانپون کا اور اوپر زمین کے جو ہے وہ از قسم جنّان ہین اور ناگ بانی بھی تحت الارض کی زبان مشہور ہے اور سیام و دیسکی و کلیان و گوجری مل کے اہیری ہوے۔ شام کو گاتے ہین اور اسکو اول کنہیا جی نے گایا بانی اسکے کنہیا ہین۔ اور سنکرابہرن و سورٹھی اڈانہ مل کے رہس منگل ہوا۔ بنگپال و گوجری و پنچم و گندہار و بھیروی مل کے سورٹھی ہوے اور سری راگ و مالوہ مل کے راج ہنس ہوا اسکو اول نارد نے گایا وہی بانی مبانی اسکے ہین اور ٹنک شدہ و گندہار و مالسری و بھیم پلاسی مل کے سیس مودہ ہوئی اور دہول و گونڈ مل کے سوہنی ہوے۔ اور ٹوڑی و کھٹ مل کے دیسی ہوے سب وقت گاوے اور سارنگ پوربی سودہ مل کے دیوگری ہوئے۔ اور دیوگری کو دیوتا گاتے آئے۔ اور کلیان و بہاگرا و کانہرہ مل کے کلاہل ہوا اسکو بھرتھ نے گایا بھرتھ پسر جسرت بطن کیکئی سے تھے۔ اور سنکرابہرن و سری راگ و مالسری مل کے سری رئون ہوے۔ اور بلاول و پوربی و کیدارا و دیوگری و مادہو ہر پنج مل کے گلب فصل سرد رُت و رکرتا رس مین گاوے۔ اور رام کلی و سیام و گندہار و منگل مل کے گوجرے ہوے اور جیتی و گوری و سری رون دبیراری مل کے بچترا ہوئی اور نٹ نارائن و کانہرا و ملار مل کے کلاپی ہوے اور للت و لیلاوتی و بھیرون و پنچم و پوریا مل کے ہنڈول ہوا۔ یہ طریقہ بھرتھ نے اپنی مت مین لکھا ہے اور جو کہ یہ راگ ہے لہذا میل راگنی کا اسمین نہین کیا امنّا و صدقنا۔ مگر اس مولف کو اسمین اعتراض ہے کیونکہ ہنڈول چھ مین ہے۔ اول یہ چھ راگ قرار دیئے گئے تو میل اور راگون یعنی پترون کا کیونکر ہوا اور راگ ان چھ کے بعد ہوئے۔ ہان بعض مت نے میگھ و مالکوس کو

چھہ سے باہر کیا ہے اِلّا ہنڈول کو کسی اہل مت نے باہر نہین گیا با وجودیکہ بھرتھ مت مین بھی ہنڈول چھہ مین
ہے مگر یہ میل بیجا فقیراللہ صوبہ دار گجرات و کشمیر نے اپنی کتاب راگ درپن مین یہ حوالہ کیا ہے لیکن سنگیت سار و سنگیت
درپن و بھرتھ سنگیت و رتن اکر و رسالہ ہاے فارسیہ مین مولف نے کہین نہین یہ میل نسبت ہنڈول کے دیکھا
فقیراللہ نے حوالہ پوتھی نرت نرتی و چندراونی مت ہنونتی کا حوالہ دیا ہے سو وہ مت اور متون اور ناکون کے
نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہین جبکہ مت ہی غلط ہوئی تو اُسکا حوالہ کیا - اور سب کا اتفاق ہے کہ
پانچ راگ مہادیو نے باندھے - اور دیپک ایک راگ پاربتی نے و یہ مہادیو نے نکالا ہے - اور بسنت و
ساونت و کلیان و کاموَدل کے میگھ راگ ہوا - اسمین بھی اعتراض اوّل ہے گو کہ بعض مت نے اسکو باہر کیا
ہے - الّا اتفاق و غلبہ مت لینا چاہیئے - ہان اگر یہ کہو کہ اس راگ سے فلان فلان راگ یعنی پتر نکلے ہین
درست - یا آنکہ فلان فلان سر راگ کا پترون مین جا ملا اس سے ایک شکل قائم ہوئی خیال کرنا چاہیئے کہ
یہ نظیر لائق دادِ دہی مولف کے یعنی باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور بیٹے سے باپ غیر ممکن - اور رام کلی
و گوجری و دیوگلی و پنچم و نیک پال مل کے بھولا بنایا گیا ہے اور سدہ سنکرا و نٹ و کانہرہ و ملار سے
دیسا کھ ہوا - اور گوری و ٹڈ ہلتس و ٹنک یکجا کرو تو سری راگ ہوتا ہے - اعتراض اول سری چھہ مین ہے اور
دیوگری و سارنگ و ملار و بلاول سے بسنتھہ ہوا - اور لنکا دہن و سورٹھی و بلاول مل کے شنکر من ہوا اس کو
ہر اہل مت نے لکھا ہے کہ بجز مہادیو اس راگ کو اور کسی نے نہین گایا اور نہ کسی کو آیا - اور سارنگ اور
بلاول مل کے بلاولی ہوئی - اور سوترا ے و سورٹھی مل کے کاموَدی ہوئی اور کلیان و کیدارا و بلاول سے ایمن ہوا
اور کیدارا و کلیان و ایمن سے ہمیر ہوا - اور گورینا بہنے اول گایا اور سندہو دا ساوری و بھیرون دیوگری
مل کے کھمبار ہوا - اور گوری و سیورٹ مل کے کہنہاری ایجاد گنیش اور نٹ نارائن و ملار سادہ و ہمیر و بلاس
مل کے مدہ متہن ما ہوئی نام ہوا - ایجاد کنہیا - اور للت و بہماس و بسنتھہ و دلسکار مل کے اکرم پنچم ہوا - اور
للت و بسنتھہ مل کے پنچم ہوا - اور نٹ و ہمیر و ہمیر سے گور راگ ہوا - اصل اس راگ کی گجرات سے ہے وہین سے نکلا

اور کیدارا و گوری و سیام ملایا بہاگرا ہوا وقت شب - اور بلاول و باگیسری مل کے سوہا ہوا - نٹ نارائن و
سورٹھی مل کے نارسارنگ ہوئی اور ٹبد ہنس و سندہو کو ملایا شیورتی ہوئی ایجاد رت رن اور شیورتی و اساوری
مل کے سندہوی ہوے - اور للت و دیساکھ و کانہرہ و سری راگ مل کے ٹنر وا ہوا - اور کوکلت و کانہرا و سوہا
مل کے کلاہرین ہوا موجد بہادیو - اور گن کلی و کلیان مل کے بھوپالی ہوئی - اور للت و دہناسری و بہوسری
مل کے ٹوڑی ہوئی - اور سودہ و سیام و بھیرو بھیروی ہوے - اور دیپک و سرستی سے دیپاوتی ہوے
موجد اسکا راجہ بنت ہے اور ٹنک و ٹوڑی و دلوگن ہار مل کے ابہیر سے راگ ہوا اور بیراڑے و گوند و گوجری
سے بنگالی ہوے اور بسنت و بہبہاس پنچم مل کے للت ہوا - اور نٹ و سارنگ و میگھ سے نندنا رہوا - و نٹ
و کیدارا و کانہرہ و کردو و کاموود و انسیاس مل کے ساونت ہوا صبح کو گاوے اندہیرے وقت پر اتکال اور حقیقت
انکی کہ راقم نے رقم کی ہین - راگ ساگر و رسالہ منصور و راگ پرکاس و نغمات آصفی و راگ درپن وغیرہ سے
متحقق ہوے - علاوہ برین حضرت امیر خسرو قدس اللہ سرہٗ و شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہٗ العزیز نے
سلطان حسین شرقی وغیرہ اُستادان کاملین نے نکالے ہین میر علیہ الرحمۃ نے جملہ راگ اوڑو کھاڑو وغیرہ کو کرین
کیا اور نام جداگانہ رکھے بایں ترتیب بیراری و مالسری مین دوگاہ حسینی ضم کر کے موافق نام رکھا اور نواونی ریرکو
ملتانی مین ملا کے بجیر نام رکھا - اور پوربی کو غنم کہتے ہین اور مقامات فارسی سے شہناز کہنٹ مین ملا کے زیلیف نام رکھا
اور فارسی و دیسی و مارگ مین کھٹ راگ ایک ہے علاوہ اسکے کلیان و دلسکار و دیساکھ و گوجری و گوندو
سورٹھی و سندہو و سندہوی و نٹ و سناونت و ترون و بھوپالی و آسٹک منگل و بھیروی و مارو و بنگال کا فرغانہ
نام کیا - اور فرغانہ مقام فارس سے داخل کیا - یہ راگ مشابہ راگ فارسی سے ہین اور بسنت و سارنگ مشابہ عشاق
اور بلاول و گوند سارنگ کو راست مین ملا کے سرپردہ نام رکھا اور کانہرہ و چند راگ بلاول کے فرودست نام رکھا
آہنگ فارس شامل کر نے اور ایمن اور نیریز ملا کے یمنی نام کیا اور پوربی و بہبہاس و گورہ و کن کلے مل کے
غزال ہوا - کلیان مین نیریز ملا کے ضم نام رکھا و سازگری و خراسان ایک ہے - اور بہت سے ایجاد میر ہین کہ

ترقیم ہوچکی ایجاد سُلطان شرقی شام وغیرہ رقم ہوئی چند راگ دیگر رقم کرتا ہون۔ جیسے رسولی ٹوڑی مین ملتانی و
ودھناسری مل کے ہمندی ہوئی۔ اور اساوری مین جونپوری ٹوری مل کے جونپوری اساوری ہوئی۔ اور سندہتہ
مین جونپوری ملا کے جونپوری سندہتہ نام زد کیا۔ اور شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین
عامل تھے اس علم کے بہت راگ بنائے۔ چنانچہ منجملہ ان دہناسری مین ملتانی ملا کے ملتانی دہناسری کیا۔
اور پوربی و دسکار ملا کے بہادر نام رکھا و سلطان بہادر گجراتی نے کانہرہ چند اختراع کئے اور سیام
و کھنباچی مل کے کلیان ہوا اور جیسے شیام کلیان ہمیر کلیان و جیت کلیان انکو کلیان کانہرا کہتے ہین۔ اور
تانسین مرحوم نے کانہرہ مین کلیان اور اساوری مین دیوگندہار ملا کے درباری کانہرہ نام زد کیا۔ زمانہ اکبر
مین عطائی گانے والے تھے مگر تانسین اور باز بہادر مرزبان مالوہ نغمہ سرائی مین سب سے ہمتا تھے اور اُستاد دیگر
بھی تصنیف کامل کرتے تھے گو نایک نہ تھے۔ دیگر اُستادون نے یہ قاعدہ جاری رکھا ہے جیسے للت پنچم یعنی
پنچم مین للت ملا کے یہ نام رکھا۔ اور پنچ مارو و دہناسری مل کے ہوئی۔ اور اڈان آساوری اڈانہ مین اساوری
ملائے۔ جیت کلیان نیج کلیان کے جیتاسری ملائی۔ اس قسم کے راگ بہت سے ہین مثل گورسارنگ
کھتا پچی تھی۔ ٹودی ملتانی۔ ٹودی مانجہ۔ جلیتی گوری۔ چپایا ناٹ آخر روز گاتے ہین۔ اور زوجہری چیجاونتی
سانیکال گاتے ہین اور ایمن کلیان۔ ایمن بلاول اور ایمن کیدارا۔ ایمن سارنگ۔ ایمن سیام کہیم کلیان
پوربا۔ کھماری کھاڈو۔ موتن میان۔ تارا سیام۔ سمپورن۔ سانیکال باڈہی وقت سانیکال۔ گور۔ آخر روز
ابھیری اوڈو وقت سانیکال سالنکنات وقت غروب آفتاب۔ ترک توڑی مقام عراق واخل حسینی توری
مین دوگاہ و حسینی مقام داخل کیا۔ سیادی۔ لیلاوتی۔ کھاڈو۔ مانساہی کلیان موجد راجہ مان گوالیاری اور
اسکو ساونی بھی کہتے ہین۔ اور دسکارہ وگوری و بہاس مل کے تردن ہوا وقت سانیکال۔ جلیتی۔ کہنباوتی
جیت سری۔ ابھیری۔ ٹنکا۔ بیراری مل کے کابر گوری ہوئی و بار گجرات مین گاتے ہین۔ اور مالی گورا
ودہناسری و پوریا و کٹھوا او پاریتی و اساوری مل کے مالی گورا بنا۔ گری کرنج و سالنک وترٹ وودراز

گور ہتبال مل کے دیس کار ہوا سمپورن وقت دوپہر روز پنچم و جیجاونتی و کھٹ و مارو و سارنگ و شنائی ملا تو مالکوس ہوتا۔ اور مالکوس چھ مین سے ہے۔ اور چنانچہ اس فقیر نے بھی چند راگ باندھے۔ جیت سری و ہنڈول و کیدارا ملا کے جیت بسنتھہ نام رکھا جیت سری و کلیان و پوریا دھنا سری بسنتھہ ملا کے پی سند ہوئی نام رکھا مینی گوڈوالی گور سارنگ نٹ بہاگرا سوہا ملار ڈیوگری کو شدھ راوتی نام رکھا۔ اور اڈانا و کیدارا ملا کے اڈانکیدارا نام رکھا۔ سیام و سارنگ ملا کے سام سارنگ نام رکھا۔ اس قدر راگ راقم نے اور باندھے ہین اور چار پانچ راگنیان اول مرتب ہو چکی تھین وہ مندرج پردۂ اول ہین۔ علاوہ برین ایک تتمہ کیا گیا۔ اب تصور کرنا چاہیئے۔ مقام غور ہے یہ راگ جو راقم نے باندھے۔ اگر ہر ایک چاہے جیسے کئی قسم رنگ کے ڈوری ملا کے کوئی بل دے اور رسی بنا دے اس طرح کے راگ ملا کے راگ قرار دے تو اشکال ترہے راگ نہین ہوگا وہ راگ ساگر کہلاتا ہے کہ جس سے ہر اک راگ کی شکل نظر پڑے۔ دلیل اوپر ان راگون کے ہے جیسے اور استادون نے باندھے ظاہر ہے راقم کی کیا حقیقت۔ صاحبان مطالعہ کنندگان سے جو صاحب وقوف رکھتے ہون جا بجا سہو پر نظر پردہ داری اصلاح فرمادین۔ اور اس مولف کو بدعائے خیر یاد فرما دین عند اللہ و عند الناس ماجور ہون۔ اول صاحب تصانیف اہل اللہ ہو خواہ نیک خواہ بد انسان ہر وقت خوش ہو داخل حساب نہین ہے ایسا چاہیے جیسا یہ کہا ہے۔

مثنوی

کسانے کہ یزدان پرستی کنند — بر آواز دولاب مستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار — چو دولاب بر خود بگریند زار

اثر نغمہ جب ہم جانین کہ نیک و بد خورد و کلان جو سنے وہ خوش و بشاش و محو ہو جائے ہان یہ بات جو مخصوص اہل تصوف ہین انکو اب بھی حاصل ہے اور یہ راقم سگ تبا غوث ہے چپ یا الہی یا غفور ہے بہر حال معترف عفو تقصیرات ہے

پردۂ دوم بیان دھنون مین

ناظرین باکمال و مغنیان حال پر پوشیدہ نہ رہے کہ دھن بر وزن تن ایک اسم ہے اسکو قوال اور کلاونت بہت کم جانتے ہین۔ ہان

شوری ولد میان غلام رسول قوال لاثانی کہ موجد ٹپہ کا ہوا۔ اُس نے تحقیقات دُھنون کی سیاہی کرکے بخوبی کی تھی اور زبان بھی ملک پنجاب حاصل کرکے ٹپہ اُسی زبان مین رویہ دھنون پر رکھکر رائج کیا۔ یا آنکہ جناب میر علی صاحب یا جناب بابورام سہائے صاحب نے بخوبی تحقیقات بہم پہونچائی۔

خلاصہ دُھن۔ مخفی نرہے کہ روایت اوّل یہ ہے کہ جس ملک کا جو طریقہ گانے کا ہوا مثلاً دھوبی چمار گڈریہ کہار راہیر یا اور قوم رذیل اس ملک خواہ اور کسی ملک مین اپنے اپنے طور پر گاتے بجاتے ہین تو کوئی گوتیا یا عطائی اُنکو تعلیم نہین کرتا ہے اپنی طبیعت سے جو اُنکے یہان کا قرینہ ہے اُس رویہ پر اپنے بخوبی گاتے ہین اور اُنکو ایک حظ اُٹھتا ہے بلکہ ہم لوگون کو بعض گانے سے سرور حاصل ہوتا ہے۔ اب مقام غور یہین ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گائے پس خوش آوازی کے باعث وہ خالی سُر سے نہ ہوگا۔ اور جبکہ باہر سُر سے نہین ہے تو بہر حال اُس سے صورت راگ آشکارا ہوگی بلکہ تمامی راگ اُنکے باوجودیکہ علمائے صحرائی ہین۔ اکثر راگہائے مندرجہ کتبہائے ہندی اور مقامات فارسی سے مطابقت کرتے ہین بسبب مشتق ہونے سُرون کے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جس طرح سے جس ملک کا رویہ ہوا اُسی طور پر وہان کے لوگ گائے بجائے۔ جیسے کہ سارنگ بندرابنی ہے تو نام ملک یعنی اُس مقام کا آیا اور بندرابنی کہلائی۔ اسی طرح جہان کے لوگون کا جو قرینہ ہوا تو اُس ملک کے نام سے وہ دُھن نامزد ہوگئی یعنی جو نام ملک کا وہی نام راگ کا ملقب بہ دُھن مشہور ہوا بلکہ جو دھن خوش رنگ ہوئی وہ گویئون کی برت مین آکے زیادہ شہرت پاگئی۔

اور روایت دوسری یہ ہے کہ جس کسی ملک کی راجہ کی بیٹی یا زوجہ نے اپنے طور پر گایا تو اُسی کے نام پر اُس رویہ کا نام رکھا گیا اور از نام دُھن مشہور ہوئے۔ چنانچہ مردمان کوہی کے قرینہ پر پہلے راگ کا نام یعنی پہاڑی رکھا گیا اُس مین سُر کافی اور سندھ کے لگتے ہین اُنکو کوئی تعلیم نہین کرتا از خود گاتے ہین۔ دوم جھنجھوٹی کہ وہ مطابق ہے مانجھہ غاری سے۔ سیوم پہاڑی جھنجھوٹی دونو مل کے مشتہر ہوئین۔ چہارم جھنجھوٹی پہاڑی کہ وہ مشتق ہے مقام حسینی ولایت سے اور راگ ہندی مین گن کلی سے ملتی ہے پنجم پہاڑی پہار ہے ملک مشرق مین

جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ ششم سندہ ملک ہے مغرب مین بھیروی سے ملتی ہے۔ ہفتم سندھری نام دختر راجہ پنجاب اُسکے گانے کا یہی طریقہ تھا اُسی کی ایجاد ہے اُسی کے نام پر اسکا نام مشہور ہوا تیلنگی راگنی سے ملتی ہے۔ ہشتم کھماچ نام ملک کا ہے وہان کے رویہ کا یہی نام پڑگیا سورٹھ راگنی سے ملتی ہے۔ نہم سندہ کھماچ دونون کے مشہور ہوئی مابین سندہ و حیدرآباد مغربی کھماچ بالاے کوہ واقع ہے۔ دہم ڈھول ملک ہے قریب سرنگپٹن آگے وہان کا والی راجہ میسور تھا حیدرعلی خان نایک نے وہ ملک لے لیا تھا۔ بیٹا اُنکا ٹیپو سلطان بادشاہ صاحب سکہ[1] ہوا۔ بعد عہد محمد شاہ شہنشاہ دہلی جنگ فرنگ مین مارا گیا بیٹے اُنکے باوجود مستعدی افواج جرار تاب مقاومت لالی بزدلے ہو کے بخوشی خود ملک اپنا صاحبان کمپنی کو تفویض کر دیا جو کہ کثرت اولاد سلطان مرحوم بدرجہ اتم یعنی بائیس یا کس قدر لڑکے تھے اُس سرکار سے اُنکے واسطے اذوقہ جداگانہ مقرر ہوگیا۔ حال مشرح اسکا تاریخ کارنامہ حیدری سے آشکارا ہے پس صورت ڈھول کی راگنی آکھیا سے ملتی ہے۔ یازدہم پھولانی نام دختر راجہ مارواڑ نے اس اس طور پر شہرت پائی یعنی وہ اس ڈھنگ پر گائی کہ آخر نام اُسکا بہ لقب دُھن مشہور نزدیک ورہوا ملتانی دہناسری و جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ [12] دوازدہم ملتانی ملتان مغرب ملک پنجاب مین مشہور ہے وہان اسکی زیادہ کثرت ہے بھیم پلاسی سے ایسی ملتی ہے کہ بجز تمنتا کاران ایسے ویسے گوئیون سے علیحدگی دشوار ہوجاتی ہے۔ [13] سیزدہم سوہب نام دختر راجہ پنجاب کسی جگہ کا ہے تیور گندہار اور دھیوت جھجھوٹی کی لگتی ہے اور تلنگ کا مود سے میل زیادہ چنانچہ پیارے خان رباب یئے کہ بالفعل اُستاد تھے اُنہون نے اُس دُھن کو تلنگ کا مود ٹھہرایا چنانچہ اس راگنی کی چیزین جیسے ایک گنواری ٹھمری یعنی چلم بھرت موری جرگئی چنگیا سنئیان نرموہیا کیرلچ سے اکثر دیہات وغیرہ مین گائی جاتی ہین مگر وہ لوگ راگ جانتے ہین اُنکو دُھن سے کیا علاقہ اس سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین آیا بلکہ وہ لوگ خود عدم واقفیت ایسی چیزون کے مقر ہین۔ [14] چہاردہم لودم نام ملک ہے مغرب مین جھجھوٹی و پیلو سے ملتی ہے۔ [15] پانزدہم جنگلہ ری زابل گوشہ مقام فارسی اور گوری

---

[1] سکۂ سلطان۔ سکہ زد در جہان آسانی۔ شاہ ٹیپو سکندر ثانی ؛

ہندی سے ملتی ہے۔ شانزدہم[۱۶] کلیانی نام دختر راجہ کلیان ہے کن کلی وبھیرون سے ملتی ہے ہفدہم[۱۷] دہانی کہ اکثر ملک پوربیہ مین گائی جاتی ہے بروا وپیلو سے زیادہ ملتی ہے ہیجدہم[۱۸] گہاآرن ملک سمت کہن وگوشہ مشرق مین واقع ہے یہ بھی پیلو سے زیادہ ملتا ہے۔

اب تصور فرمانا چاہیے کہ ملتے ہیں تو مثلاً بانجھہ مین اور بانجھہ بہاگ اور بانجھہ بہار اور بانجھہ کلیان وبسنت وسارنگ وغیرہ کی بانجھین انکون وغیرہ سے مشہور ہوئی ہین۔ چنانچہ جس طرح سے ہر ایک نایک نے دو دو ایک ایک شہر ایک راگ وراگنی سے نکال ایک راگ یا راگنی اوڈو یا کھاڈو یا سمپورن مقرر کیا اور نام اسکا علیحدہ کردیا یا آنکہ اسی راگ یا راگنی جسکا کہ میل یعنی رنگ زیادہ ہوا اُسیکا نام رکھدیا۔ چنانچہ اس مولف نے بھی چار راگنیان اول گوڑی پراستھائی۔ دوم[۲] سرودی۔ سیوم[۳] موہنی۔ چہارم[۴] بھیرو کی کرم آتشیںی ایجاد کین اسی طرح دھنین مقرر ہین۔ الا فرق یہ ہے کہ راگ وغیرہ کو اُستادون نے ترکیب دیا۔ اور دھنون کو سرود سازکون ومکان نے خود پیدا کیا۔ بہرحال انسان کو فہم وادراک درکار ہے ورنہ محنت ومشقت بیکار ہے۔ اور فی زمانہ بقول فصیح لسودا

ع۔ فکر معاش عشق بتان یاد رفتگان

اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کرے۔ بہت سی دھنین وراگنیان باعث اندوہ غم وافزایش لنبان والم منقش لوح سینہ محو ہوگئین۔ کیا عجب ہے کہ ہنگام موافقت زمانہ یاد آئین۔ اور در رسالہ ہذا مین مرقسم ہوجائین۔

فصل نہم بیان راگہای وتالہای جنکو امیر خسرو علیہ الرحمۃ نے ایجاد کرکے رواج دیا اور گوپال داس نایک ہند ہنگام مقابلہ شاگرد ہوا

ساکنان محفل خوبی وتر انہ سنجان مجلس خوش اسلوبی پر واضح ہو کہ عہد علاء الدین غوری مقام دہلی مین پاس حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کے آیا کہ حال مشرح اسکا بیان ہفتم مین ہے۔ حضرت نے بوعدہ چند اسکو رخصت

ا‍ ۵ علاوہ برین اندہایچ سات راگنیان مندرج تتمہ پردہ اول ایجاد کرکے کردی ہین واضح ہوگا۔

کیا اور حضرت امیر خسرو کو مقامات فارسی مین استعداد کامل اور راگما سے ہند کی بھی بخوبی مہارت حاصل
کی تھی- علاوہ برین قرأت وغیرہ مین بدقدرت رکھتے تھے اور ہر صغار و کبار انکو نایک زمانہ تصور کرتے تھے
اکثر طفلان شرفا و رؤسا بتدریس و استعمال قرأت وغیرہ خدمت مین حاضر رہتے تھے- چنانچہ آپنے طفلان
تیز دست و خوش آواز اور عقیل و فہیم انتخاب کرکے ہر ایک کو علی قدر لیاقت کسی کو گانا کسی کو بجانا تعلیم کیا
اول بعوض پکھاوج ڈھولک نکالی اور اُسکے قاعدے علیحدہ کرکے سترہ تالین اپنی بمقابلہ وزن بحور فارسی
مقرر کین- اول خمسہ پانچ تال کی- دوم سواری چارتال کی- سیوم فرودست پانچ تال کی- چہارم پہلوان
چارتال کی- پنجم جت تین تال کی- ششم زمانی سواری پانچ اور سات تال کی- ہفتم پشتو ایک تال کی ہے اور
اگر ایک ضرب کی دم دی جائے تو تین تال کی صحیح ہے- ہشتم آڑا چوتالا چارتال کا ہے- نہم قوالی تین
تال کی- دہم دوبہر تین تال کی- یازدہم جلد تتالا تین تال کا ہے- دوازدہم بہو فرد تین تال کا مشابہ ہے
روپک تال ہندی سے- سیزدہم سول فاختہ تین تال کی شکل ہے چپک تال ہندی سے معکوس کرنے
سے- سول چپک اور چپک سول ہوجاتی ہے اور بعض مین اشتباہ ہے تنقیح اسکی تال کے باب مین
بالتصریح کیجائیگی راقم کو جس قدر یاد تھین زیب قلم ہوئین-

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ حضرت نے چار بول یعنی چار لفظ ڈھولک کے پکھاوج سے جداگانہ نکال کے
یہ تالین مرقومہ بالا مقرر کین کہ کڑ آن کت جہا اور ایک روایت سے یہ پانچ بول ہین یعنی کر جہن تھٹ کہن تا
بس سمجھا ان لڑکون کے جو کہ چابک دست تھے انکو بجانا ڈھولک کا بطرز نو تعلیم کیا اور بالعوض بین کے
ستار نکالا- بین مین سات تار اور دو تونبی اور انیس سارین ہوتی ہین اور دو مضراب سے اور انگشت خنصر سے
چھنکر یا کہتے ہین اس مین ناخن مچھلی کے سفل کا پہنتے ہین اور دو زانو بیٹھ کندھے پر رکھ آٹھ انگلیون سے
بجاتے ہین- اور آپ نے ستار مین ایک تونبا اور ڈانڈا ماہی پشت لگائی- اور چودہ پردے رکھکر تین تار قائم
کیے اور ایک انگلی مین مضراب پہنکر نشست ہی سے بجاتا ہے- اور تین مین تین سو ساٹھ سرگم مقرر ہین- اور ستار

مین فقط بائیس قاعدے مقرر فرماکے چند لڑکون کو تعلیم فرمایا اور جس قدر کہ لڑکے خوش آواز تھے اُنکو گانا سکھایا
اب مقام تصور ہے یعنی بجائے دُھرود دھوا ماٹھا و چھند و پربند و کبت و دُھربد چھ چیزین خیال و قول و قلبانا
اور نقش و گل و ترانہ ایجاد کیا اور جس طرح سے دھوا ماٹھا اور چھند وغیرہ مین تالین بدلتی ہین اُسی طرح
قول و قلبانے وغیرہ مین تالین بدلتی ہین - اب مقام تصور ہے کہ حضرت امیر خسرو[1] صاحب طریقہ تصوف
کا رکھتے تھے بلکہ دست بیع حضرت نظام الدین اولیا کے تھے تو مذہب صوفیا مین سُر کہ جسکو کھرج کہتے ہین
داد الٰہی ہے اور یہی یاد اُسکی بیشک غیر نطق اوپر آتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ صدائے غلیان قلب سے
کہ کیفیت وجدانی اوپر لاتی ہے لہذا اُسکو موسوم بہ سُر کیا ہے یعنی جبکہ آدمی بشدت رنج و الم مایل بگریہ ہوتا ہے
تو آواز اُسکی منقلب ہو کے رنگ عریض بہم پہونچاتی ہے اور کلمات تعزیت خوب زبان اُسکی سے منتقل نہین
ہوتے ہین - الفاظ ہای و ہو و وہ و واہ صادر ہوتے ہین چنانچہ الفاظ گریہ جو تھے اُنکو ساتھ الفاظ تا بروزن
تا - و توان بروزن نوان - و آن بروزن جان - و این بروزن کین مقرر کرکے بفقرات الاپ بروزن کباب
موسوم کیا ہے اور الفاظ الاپ زیادہ اس چھ قسم سے قوالی مین نہین ہین اگر ہین تو معیوب ہین -

قسم ترانہ | ترانہ بروزن فسانہ و لفظ تنا بروزن ثنا - و دیم بروزن سیم - و در بروزن سر - و نا بروزن جا -
و توم بروزن موم - و تنا بروزن لنا - اور مثل اُسکے اور حروف مفردات مثل تا و دال و نون و الف و یا

---

[1] اسم نویسی آن چیزہا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ اختراع کردہ اند از بعضی روایت و نیز معائنہ رسالہ حضرت امیر خسرو سے واضح ہوا کہ آپنے اس قدر چیزین اختراع کی ہین - قول و قلبانہ و ترانہ و خیال و نقش و نگار و بسیط و تلّانہ و سوہلہ -

بس خیال کرنا چاہیئے کہ آپ نے نقش بجائے من کے مقرر فرمایا ایک نثر ہے وتانا تلی ندارد اور بسیط برابر چھند کے نکالا - اور ترانہ نظم و نثر و نو ہین بامعنی اور تلّانہ تمام تلّی وتانا اُس مین ہوتا ہے اور الفاظ فارسی نظم و نثر سے کچھ علاقہ نہین - اور ترانہ مین ورنا وتانا در در بامعنی دہا نظم و نثر ہوتا ہے -

اور سوہلہ مین تعریف کسی کی شادی وغیرہ کی ہوتی ہے اور ذکر نہین ہوتا ہے - اور نگار بجائے سُرا و تنی کہ اُس مین الفاظ تلی تانا بھی ہوتے ہین - اہل ہند گاتے تھے اور قول برابر گیت ہے اور خیال چار مصرعہ کا و قافیہ دو مصرعہ پیش گوپال آپ نے گایا تھا -

دیم درا اور دا وکہ جملہ آٹھ حرف ہوے ـ سیواے ہرکٹ وترورٹ بر وزن سلوٹ لاتے ہین مگر آٹھ حرفون سے جو زیادہ لگے تو ترانہ سے کے شمار سے باہر ہے ـ چنانچہ راقم نے صنعت حضرت سلطان عالم بادشاہ اودھ[1] کی بھی رقم کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر فقرات ترانہ مثل تانوم ونوم تا وتا دیری بر پردات ودیرتا کو بہ نیارد و انرید و انتی ان دو کو بھی کہ زیادہ آٹھ حرفون سے نہین ہین الا صورت مرکب کرنے الفاظ انکے کی دوسری ہے معکوس کیا اور انہین حرفون سے ترانے درست ہوے اگر کوئی صاحب فی زمانہ اس طریقہ کو کرین تو حسب درخواست انکے آقاے نامدار ہمارے کو یاد رکھین ـ مگر حضرت امیر خسرو نے ترانہ بزبان فارسی ایجاد کیا ہے بامعنی یہ بھی ایک روایت سے ثابت ہے باین طریقہ یعنی درا آ[2] درا آ ورتنم درآ جان من درادرا ـ

بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم　　　　بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

اور طریقہ قلبانہ کہ اصل قلبہ تھا باین صورت ہے زبان عربی اور ہندی شامل کی ہے تال سواری اور تتالہ آستائی لقد صدق قولہ تعالی بھیجو درود اور سلام ـ انترا ـ امیر خسرو بل بل جاوین حضرت نظام الدین کے دربار گاہین قلبانا اور قول کہ اصل قولہ ہے کچھ عربی اور کچھ اور کسقدر لفظ ترانہ کے ملا کے مقرر کیا ـ

آستائی تال تتالہ حی یا در در تا لالاے حسن و نظام الدین اولیا دیم دیم در در در تلے تان تلے تنا تا نا نا نا نا ـ انترا فا تما تو لو قسم وجہ اللہ در تم درتم تم توم تنا نا نا نا در دے تلے تلے درا درا جانم دیم دیم در در در در تلے تان تلے تلے تنا نا نا نا ـ اسکے بھی انترے سے تال بدلتی ہے اور نقش وگل مین تال نہین بدلتی ہے ـ اکثر تال پشتو اور قوالی مین گائی جاتی ہین ـ اب مراد نقش سے رباعی ـ اور گل سے بیت یعنی مختصر فقط ایک شعر مشہور ہے باقی اور دن مین تالین بدلتی ہین ـ اور بعیوض دھرپد کہ اس مین چار پانچ چرن ہوتے ہین اور دو چرن بھی ہوتے ہین خیال مقرر کیا وہی چرن کا اور تانین اس مین تحریر اور زمزمہ ولایت کی رکھین اب وہ تان ملقب بہ گٹکری مشہور ہے راگ ہندی مین گٹکری سابق نہ تھی اور اب بھی وانہ کا پڑ جانا عیب ہے اور بجاے پربند ترانہ فارسی مین بنایا ـ چنانچہ اس زمانہ معہودہ مین وہ معصوم نیک

[1] حضرت ظل سبحانی سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ ۱۲

[2] ترانہ از زد راگ بھیرون تال جھپتال ... موقوف

خصال اس گانے سے ایسے افضل تر ہوے کہ مغنیانِ زمانہ اُنکے آگے گرد ہو گئے اور بجانے ڈھولک مین پکھاوجیان سے ایسے سبک دست اور گت پرن باشل مین بے مثل ایسے نگر و زبردست ہوے کہ ایک قلم اُستادان عصر کو بالائے طاق رکھا اور ستار ایسے قاعدے اور مثل بولون کے الاپ دکھاکر دون آڑ کواڑی کی ٹھونک وجھالے سے ایسا بجایا کہ خوش آوازی اور تاثیر مین بین کو شرمایا بس وہ طفل مکتب ایسے اس علم مین عامل کامل ہوے کہ نائکان دوران آگے اُنکے بے مارے موے اور وہ مورد تحسین و آفرین ہوے اور حضرت امیر خسرو کہ صاحب کشف تھے باعث رسوخیت اور بلند مرتبہ گی اپنی کے جملہ ساز و اسباب و آلات ہزار ہا سالگی کو ایک آن واحد طرفۃ العین مین برباد کر دیا - اور یہ تلامذہ اپنا علیحدہ طیار کیا اور نغمہ سرائی اپنی کے روبرو جملہ نائکان ماضیہ وحال کا کہ عہد مہادیو سے چلے آتے تھے رنگ مٹا دیا چنانچہ اُنکے خاندانی قوالون نے بھی اس ماننے مین سبھون کا ڈھنگ خاک مین ملا دیا - مگر نزدیک راقم اب جو با مزہ ہو دونو سے وہی بہتر ہے - آخر کار وہ نایک مسطور اپنے عہد پر بزعم مقابلہ پھر آیا اور کلمۂ اولین زبان پر لایا اور مسکرایا حضرت نے طرف طفلان نوآموز اشارہ فرمایا - وہ باساز شادمان آئے اور ایسا گائے بجائے کہ نایک مسطور کو بیہوشی مین لائے وہ تو عادی اور طرح کے گانے بجانے کا تھا یہ گانا قول و قلبانا اور خیال و ترانہ کہ اُسکے وہم و خیال مین بھی نہ تھا جبکہ کسی طرح اُسکے خیال مین وہ علم لاثانی نہ آیا پھر تو نایک منت و سماجت پیش آیا اور حضرت کا قدمبوس ہو کر شاگرد اُنکے شاگردونکا ہوا - بعدہٗ حضرت نے تنبورہ ہر ایک شائقین اہل ہند کا اختراع کرلایا تھا بتوسط رقایم خود بجوا دیئے اور وہ لڑکے حضوری امیر خسرو شاہ عصر سے بلقب قوال مفتخر ہو کر مجراے سلطانی ہوے -

فی زمانہ جو قول و قلبانہ نہین جانتے فقط خیال وغیرہ گاتے ہین وہ بھی قوال کہلاتے ہین - بہر حال اس قدر بھی باقی رہنا اس علم کا مغتنمات سے ہے اور کلاونت بعد قوالون کے ہوے ·

فصل دہم بیچ بیان اُن راگون کے جو دیوزاد و نایکان نسان گاتے تھے اور جو کہ زمانے کے لوگ گاتے ہین بلا پرہ

شائقین زبان اور ناظرین وترانہ سنجان پر منکشف ہو کہ متقدمین بزمانہ سابق اول کبت کہ اُسکو پد چرن بھی کہتے ہین۔ دوم تن کہ اُس مین الفاظ مکرر آتے ہین۔ سوم چھند اُس مین بہت فقرے مکرر سہ کرر آتے ہین چہارم دہرو پنجم دہوا ششم ماٹہا ہفتم پربند۔ ہشتم تربیدان سبھون مین کئی کھنڈ یعنی فقری فقرے اور بہتری مین بیشتر اُسکو تاک بھی کہتے ہین یہ زبان ڈاگری دیوزادان و پراکرت مخلوق تحت الارض کی تھی اور مرکب ہے زبان سنسکرت سے اور اُسکو ناگ بانی بھی کہتے ہین۔ اور مغنیان اخیر نے مدار گانے کا دہرپد پر اکثر رکھا ہے اور سرگم ہولی بھی گاتے ہین بنظر اسکے کہ دہرپد سیدھا ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے مگر اکثر خلقت بازاری گاتی ہے کس واسطے کہ کیفیت لڑواری وتقسیم و پوشیدگی لَے کی اور نکاس واوکاس کم ہے اس لیئے ہولی نکالی کہ اس مین چل پھرتان اوپچ بہت مشکلات سے ہے بس دہرپد مین چار چرن ہوتے ہین یعنی تک سو تک اول کو استہل جسکو عوام آستائی کہتی ہے۔ اور دوسرے تک کو انترا۔ اور تیسرے کو بھوگ۔ اور چوتھے کو ابھوگ کہتے ہین یا مد صحیح او ربی مد غلط ہے۔ اور کھنڈ اور تک جسکو کہتے ہین وہ متعلق فقرات نثر و بحر طویل سے ہین اب خیال فرمانا چاہیئے کہ دہرپد پیشتر زبان بھاکھا مین راجہ مان گوالیری نے رواج دیا اور بعض بعض سابق سے بھی بیان کرتے ہین۔ الا کسی تواریخ ہندی و فارسی سے سند نہ پائی گئی۔ اور جس مین الفاظ مردنگ یعنی پکھاوج کے باصول باندھے گئے اُسکو چترنگ کہتے ہین اور تیوٹ و ترووٹ بھی اسی قرینہ پر ہے۔ اور اگر کسی دہرپد مین نام پھولون کے شامل ہوے تو اُسکو گلبند و پھولبند کہتے ہین۔ اور اگر دو دہرپد وغیرہ ایک تال کے ہوے اور الفاظ و فقرے یعنی تک برابر ہوے کسی طرح کی کمی و بیشی نہ ہوئی تو اُسکو جگلبند کہتے ہین یعنی جو ترکیب ایک شکل پر مطابقت کرے ترکیب دینے سے پیدا ہوا انترا ... انترا اِک

یا ہوری وغیرہ یا آنکہ گت پرن دھولک پکھاوج کی ہو اور اُسکے بولون مین اور تال دکر مین تفاوت وتجاوز نہ ہو تو اسکو بگکا بند کرنا کہتے ہین اور جسمین نام راگون کے متعدد ہون اور گانے مین بھی جس جگہ راگ کا نام ہو اور وہی راگ برتتے ہین آدے تو اُسکو راگ ساگر کہتے ہین اور سلطان شرقی کہ فرمانروائے جونپور سے تھے اُنہون نے دھرپد کو بزبان خیرآبادی متعلقہ لکھنؤ ساتھ چنچگی اور رنگینی کے بردیہ خیال مین بہت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے رواج دیا کہ آج تک رائج اور مستعمل ہے بیان اُسکا ہو چکا ہے۔ اور فی زمانہ بعد نواب آصف الدولہ بہادر والی لکھنؤ کہ زمانہ صدسالہ منقضی ہوتا ہے مسمی غلام نبی متخلص شوری ولد میان غلام رسول قوال ساکن لکھنؤ نے بزبان پنجاب ٹپہ کا ایسا موجد ہوا کہ ہر ایک گانے کا رنگ مٹ گیا فقط آستائی اور انترا اُس مین ہوتا ہے اور تحریر زمزمہ وفقرہ ولایتی شامل کرکے رواج دیا۔ اور شوری مقام دانے مین شاگرد مُلا محمد صاحب کتاب خوان کا تھا جب اُسکو رتبہ روضہ دائی حاصل ہوا تھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو گانا مشکلات پر اثر تھا وہ باعث عدم ادراک یک قلم متروک ہو گیا۔ فقط خیال و دھرپد و ہوری سرگم گانا کسی قدر باقی رہ گیا ہے وہ بھی خال خال۔ اور جیسا کہ چاہیئے نزدیک راقم خواب وخیال ہے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اُس گانے کے قدردان کمیاب۔ لہذا وہ گانا نایاب ... فی زمانہ امرا ورؤسا مین قدر ومنزلت غزل ہندی وٹھمری اور دادرے ٹکٹے کی رہ گئی۔ قدرے قلیل تاثیر محویت جو باقی رہ گئی تھی سو وہ بقیہ اس گانے نے بالائے طاق کیا بطور نمونہ ترقیم کرتا ہون۔

راگہائے مستعملہ حال کہ جس پر شائقین حال بیحال ہوتے ہین۔ اول غزل وہ یہ ہے۔

"دید گل کے تجھے پڑ جائین گے لالے بلبل"

یعنی یاس وناامیدی روز اول ہی سے دامنگیر ہوئی یا آنکہ

ترا عشق جیب سے بیگانا ہوا ہے ۔۔۔۔۔ مرا دل بھی تیرا دیوانہ ہوا ہے

بس ایسے خبط مین لوگ گرفتار ہین۔ اہل بازار کس شمار مین ہین۔ رہی ٹھمری سو وہ بھی محض بے معنی از تصنیفات

سطلہ ناامیدی ہندی مین اسکو اگن کہتے ہین مدسکوسے واسطہ مصنف وسامع ومغنی کے ظاہر ہا لمولفہ

وزیر مرزا صاحب تخلص قدر سلاطینون سے ہین نبیرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ ولد کیوان جاہ -
افسوس اب فی زمانہ طبیعت سلاطین ایسی ہوگئی بگڑی یہ ہے کہ

سنّیان کر دتیان لینے دے - تڑپ تڑپ بیتی سگری رین

انترا - سانولی صورت مدھ بھری مورت رس ٹپکے واکی چھتیان ؛ ارے کر دتیان لینے دے -

رہی تکرار ایک بول کی یعنی لینے دے ارے لینے دے بھلا لینے دے سئیان لینے دے بلما لینے دے گوئیان لینے دے اچھی لینے دے - بس پہرون ایسی تکرار رہے اسی بیہودگی کی مار ہے - رہا دادرا اور نکھٹا اُس پر شیطان کی پھٹکار ہے - افسوس صد افسوس ؛ آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - گو کہ اب بھی بعض بعض دانشمندان وضعداران کو ایسے گانے لغویات سے عار بلکہ طبع نازک اُنکے سننے سے بیزار ہے - مگر ڈھاری سفر دائی طوائفین کب چھوڑتی ہین - اُنکو تو یہی آزار ہے - اور احیاناً اگر کوئی صاحب ہم سے دیہاتی بے مغز طوائفوان کے گانے ناچنے مین جا پڑے - یا کسی جلسہ بارات وغیرہ مین باتفاق وقت آ پھنسے تو قضا اُنکی بے حکم قاضی قضا آپہونچی - اور وہان اگر حیلتاً یا صریحتاً اُس مجلس سے کافور ہوے تو بیشک ہر بلا سے دور ہوے - اور شاید اگر دوستون یا بزرگون نے اُنکو دار و گیر کیا اور بخیال یگانگت یا محبت طوعاً و کرہاً شریک جلسہ رہا تو مبتلاے ضیق ہوا اور باعث سعود ابخرات سوداوی عوارض خفقان وغیرہ مین تا مرگ گرفتار ہوکر مفت مین موا - رہا دادرا اُسکی یہ شان در نیرہان ہے کہ ہین کا جانون موری بُدھ لڑکیان - یہ بیان اُن کا واقعی ہے قول اُن کا حق بجانب ہے یعنی مان یا پون اُنکے نے اُنپر ظلم عظیم کیا - اُس وقت کی بد حواسی ایسی دل مین سمائی کہ ہنگام رقص و سرود علاوہ مشتال اور رُکے بی صاحب نے مجلس سے بھی علاقہ چھوڑا بلکہ تمامی حاضرین جلسہ کی جانب سے یک قلم منہ موڑا یعنی وہ انجان سب کو بھولین ایسی بھولین یعنی اول ہی فرما چکین کہ مین کا جانون بس ایسون سے گفتگو و اختلاط کرنا علماے صحرائی یا معلم الملکوت کا کام ہے انسان کا کیا مقام ہے - ایہا الناس جبکہ حملہ کسبی از النسا نازکو کا یہ حال ہے کہ ہمہ کار اُن کا نار بے نار ہے تو اور عطائی وغیرہ کا کیا شمار ہے نے نے مقام غور و انصاف

بھی ہے۔ جس حالت مین اہل دولی امرا درؤسا نے راگ کو کھڑا گ تصور کیا تو مغنی کیا بنائے۔ اور ان اگون مین تاثیر کہان سے آئے کوئی ہنر ار بنائے۔ علاوہ برین باعث انقلاب زمانہ جمیع علم خصوصاً علم موسیقی محو ہوتے جاتے ہین۔ طفلان اپنے زمانہ علم سے کہ طریقہ شرفا و مروعقل ہی شرماتے ہین اور طفلان اہل حرفہ طریقہ رنجیا کو بدل وجان بجالاتے ہین۔ علم فقہ وحدیث کے حصول مین کوشش کرتے ہین شرافت کا دم بھرتے ہین بس مراد راقم اس تحریر سے یہ ہے کہ بباعث گردش دور قمر ایک کیا ہر ایک اپنی حالت مین گرفتار ہے پھر کوئی علم کس گنتی اور کس شمار مین ہے۔

تتمہ | تصور کرنا چاہیے کہ بزمانہ دیوتا ہے ہندادل مین یہ راگ گائے جاتے تھے

اول راگ کدم چند مصرعہ کا اور تال چند جگہ بدلتی ہین و بیان رزم و آرائش ہوتا ہے تصنعف از قسم مارگی کہ بالفعل رائج مردمان دکن مین تھی۔

دویم جھومرا کہ چار مصرعہ پر خاتمہ ہے اُسمین ستائش دیوتا ہوتی ہے اُسے دوازدہ تال جھومرا مین مقرر کی ہے۔

سیوم سرآورتی۔ اُس مین الفاظ تا نا تیلی بے معنی ہوتی ہین فقط سُر و تال سے علاقہ۔

چہارم پربند۔ اُس مین دو مصرعہ بہ تعریف دیوتا و سلطان و فریاد و فغان و نخوش سامعان۔

پنجم من۔ کہ تصانیف زبان دیسی ہے منجملہ اقتخار خود۔

ششم دہرپد طبع زاد راجہ مان گوالیاری چار مصرعہ اوپر جمیع رسون کے اختیار صنعت ہے یہ شخص کامل تصانیف راگ مارگی تھا بعد اُسکے ایسا مصنف راگہاے دیسی و مارگی نہین ہوا۔ زبان سنسکرت مارگی کہلاتی ہے دسو دیش عبارت گوالیار سے اور دارالخلافہ اکبرآباد و باری شمال رو وجرادہ شرق رویہ تا اٹاوہ وجنوب رویہ او بجھ ملک و غرب رویہ تا بہساور۔ میانہ فصیح ترین زبان دیار ہندوستان ہے اور ولایت شیراز کہ دارالملک فارس ہے اور دکن مین زبان دادری ہے۔

ششم چھند۔ زبان دکن مین طور پر ہے تا چار فقرہ اکثر صفت و ثنا ہوتی ہے۔

ہفتم دھرور۔ زبان تلنگان و کرناٹک کہ ملک مشہور ہین اُس مین اکثر بندش تازہ و نیاز گذاری ہوتی ہے۔

ہشتم بنگالہ۔ ملک بنگالہ مین گاتی ہین ذکر عشق ہوتا ہے۔

نہم چوتکلا۔ دو مصرعہ بے قافیہ و پرلن و پرلن سے طرز ضرب ہے کہ جہان ضرب تمام ہو ذکر عشق و عاشقی و فراق و ستایش رزمیہ ور اکثر چوتکلا رزمیہ ہوتا ہے اُسکو سادھر چھ تکلا کہتے ہین۔ بانی اسکے سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور ہوے۔

دہم پیشن پید ——— فقرات اسکے چار سے آٹھ تک صفت کنیا وغیرہ۔

یازدہم ترروٹ۔ دو مصرعہ سے چار تک اُس مین گت کبھی کا باندھتے ہین اور گاتے ہین۔

دوازدہم کابی افسون در محبت کلام مین ترکیب دے کے گاتے ہین۔

سیزدہم لچارے۔ بیان سوز عشق ملک گجرات مین گاتے ہین۔

چہاردہم کچری۔ اُسمین صفت و ثنا و رزم آراے۔

پانزدہم کرکھا۔ از چہار مصرعہ تا ہشت مصرعہ اُس مین حقیقت رزم آرا و ستایش مردان کار دو دو مصرعہ برلے خود قافیہ جدا جدا ہوتے ہین۔ اکثر فوج کے آگے ڈھاری گاتے ہین ایک لطف ہوتا ہے دلیرانہ۔

شانزدہم سادھرہ۔ چار و چھ و آٹھ مصرعہ تک ہوتے ہین اور قسم قسم کی زبان ہوتی ہے۔ اکثر صفت رزم آرا و تعریف حسن و تہنیت روز مولود و شادی گاتے ہین واسطے خوشنودی جمہور و صاحب خانہ۔

ہفتدہم بالیلا۔ وہ بھی مثل خیال دو مصرعہ کا ہے مضمون یہ کہ اس طفل سے چشم مادر شق دل باشاد و چشم پدر روشن ہو عمر طبعی کو پہونچے اور گہوارہ خوب بنا ہو واسطے روز شادی کے و مولد کے اُستادان نے مقرر کیا ہے مثل منگل اشٹک جیت سری وغیرہ۔

ہژدہم چھند۔ نواح لاہور مین گاتے ہین چند مصرعہ کا شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ نے

چھند نام فارسی مین رکھا اُس مین ستایش خدا ے بیہاں دداستان عشق و عجز و انکسار خود از راہ بندگی بدرگاہ قادر بیچون

نوزدہم[۱۹] ڈہپا۔ کہ اُسکو ٹپہ بھی کہتے ہین ملک پنجاب مین بزبان ملک از دو مصرعہ تا چہار مصرعہ قافیہ جدا جدا مضمون مرگ و افسون جان پرور عشق دیگر۔

بستم[۲۰] مالکل۔ یہ بہ زبان بیشتر جونپور و اودہ سے اور مقرر نہ کیا چند مصرعہ جس قدر چاہے الا دو دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہو۔ اور جس وقت دو مصرعہ پڑہے جاوین پھر پہلے مصرعہ پڑہین اُسی پر پرن یعنی ضرب تمام ہو۔ مضمون حرف عشق و عاشقی و الم جدائی و تعریف معشوق۔

بست و یکم[۲۱] بار۔ اُسکو غیر دہاری اور نہین گاتے اُس مین مصرعہ نہین ہے جس قدر رہون داستان رزم اور دو جگہ تال بدلتی ہے۔ سوا استی یا دروغ نہین ہوتا بموجب شرع صفت محمدؐ۔ اول دو مصرعہ اُستاد کہے۔ دو مصرعہ ثالث شاگرد اور پھر اُستاد مصرعون کو کہے اور مثل مرثیہ کے رفیق ہر مرتبہ مصرعہ اول ہے۔

بست و دویم[۲۲] جکہڑی۔ مصرعہ مقرر نہین ہین جس قدر دل چاہے مقرر کرے مصنف دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہے ہر مصرعہ پر پرن یعنی ضرب ہے۔ بانی اسکے قاضی محمود گجراتی علیہ الرحمۃ مذکور عشق و عاشقی و یاد مرگ وغیرہ۔

باب سیوم

دربیان اگہا متفرقات مندرجہ نقشہ ہاے بموجب مت ویوزادان حقیر نے نقشے قایم کئے بقید دو فصل کے فصل اوّل مین نقشہ ششگانہ۔ اور فصل دوم کے اوّل پردہ مین نقشہا اور پردۂ ثانی مین چند راگ و راگنی بقید سنگت وغیرہ بطرز دیگر

فصل اوّل

شائقین ترانہ و سامعین افسانہ پر پوشید رہے کہ یہ نقشے راگیانون سے مختلف نظر کئے یعنی چھ راگ کو چھ طریقے سے ساتھ راگنیون کے منقسم کرکے جداگانہ نقشہ بندی کی ہے جو کہ اس علم مین اختلاف واضح ہوا۔ اور چند راگنیاں تا نظر آئین۔ نظر برآن واسطے استفادہ ناواقفین و شائقین نقشے مذکورین مندرج رسالہ ہذا کئے گئے ہین۔

نقشہ جات صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سرے	میگھہ
دلیساکھہ	کیدار	بسنت	کُسُم	سرترون	کلانر
للت	سُدہ	مالوا	ٹیک	کوندہیل	باگیسرے
ہرکھہ	مکر	مارو	نٹ تاراین	ساونت	ارن
مادہو	مرنجن	کُسُلّ	بھاگڑا	سنکرون	پوریا
بلاول	شہانا	کھانید	بہردرت	راگسری	کانہڑا
بنگال	سکت ملہہ	لنک ڈہن	رہس میگھہ	کھٹ راگ	تلک
بہہاس	مالی گورا	ہیم	منگلا	بڑہنس	اشینہہ
بدہس	اسیہہ	ناگ ڈہن	کاہود	دیسوا	اڑشانا
پنچم	کامود	دہون	اڈانا	دیسکار	سنکرابرن

اس نقشہ مین ایک ایک راگ کے نو نو پتر ہین حسب طریقہ بہرت مت اور نقشون مین آٹھ آٹھ ہین۔ اور نقشہ ثانی مین بموجب اسی مت کے ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	سرے	دیپک	میگھہ
مدہ ماتی	گوری	رام کلی	کیدارے	سندہوری	ملارے
للتا	دیاوتی	مالاوتی	گوری	کاتی	سارنگ
دیسی	بھری	گونڈ	اساوری	ٹوڑی	براری
لنکی	رتہہ	گوجری	دیواری	کنبہاولی	بھیروی
اساوری	سرتہی	رواتی	گگن کلی	پنجرا	کلپا

مقام غور ہے مت ہذا نے کلپ گو کہ پتر ہے مگر منجملہ راگنی کے مندرج کیا اور ایک نے خانہ پتران مین لکھا بہرحال اختلاف ظاہر ہے۔ اور نقشہ ثالث والی نے کہ ذیل مین بموجب ہنومت مت کے ہے۔ ایک ایک راگ کی چھہ چھہ راگنیان اور آٹھہ آٹھہ پتر لکھے ہین مثل کلناتھ مت کے مگر اختلاف یہ ہے کہ عورت کو مرد اور مرد کو عورت مرقوم کیا یہ بھی بڑا اختلاف ہے۔

سری راگ	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون راگ	میگھہ راگ	نٹ نارائن راگ
ماروا	دیسی	بہہاس	بھیروی	ملار	کامود
سُرستی	دیوگری	پہوپالی	گوجری	سورٹھہ	کلیان
گوری	ٹوڑی	بڑہنس	گن کلی	اساوری	اہیری
گدا	براری	کانہڑا	ریوا	مالکوس	نایکی
مدمادہ	للتا	مالسری	بنگال	گندہار	سارنگ
بہاری	ہنڈول	پٹ منجری	بہیلی	ہرسنگار	نٹ ہمیر

اس نقشہ مین میل بہرت مت آٹھہ پتر ہین مگر تمیز عورت مرد کا نہین کیا بلکہ دھنون کو شامل کیا۔ راگنیون مین اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجد اس نقشہ کا نا لکان محقق سے نہین ہے۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
سوہا	دہناسری	لیلاوتی	بجاونتی	کہناتی	گرناٹ
لیلاوتی	جیت سری	کروئی	منگل گوجری	کشن برن	کادوئی
سورٹھی	سکہرالی	تجئی	مال گوجری	دہنان جی	کنرمات
کنبہاری	درگا	پوربی	بہوپالی	سوہنی	بہاری
اندری	گندہار	مارنی	مٹوبر	سرو	مانجہہ
بایم بلانسی	پٹ منجری	ترون	اہیری	کہیم	پرج
پہل گوجری	کامودی	دیوگری	اہین	سیرکبا	نٹ
بہیروی	مالسری	سرستی	ہمیر	ہرسی	سدھیامت

یہ نقشے کلناتھ مت مطابق ہنومان مت کے کہ وہ مت ہی غلط ہے سب کے نزدیک ۔

سری	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون	میگھہ	نٹ نارائن راگ
گوری	اندرنی	ساویری	رکہانٹ	بنگالی	نرونکی
کولاہل	کنکنی	براری	کانہڑا	پرنہرا	ٹکی
ڈھول	پٹ منجری	کلنک	بلاولی	کامودی	پوربی
راوتی	گورہی	اہیری	بہاکہا	دہناسری	دہنا
مالکوس	دہانگی	نرتہار ستہہ	گوجری	دیوبرتہا	گندہاری
دیوگندہار	دیساکہ	برہنی	بہیروی	دیوانی	سندہوری

ان دونو نقشون سے چھ راگ اور چھتیس ٣٦ راگنی اور اڑتالیس پتر ثابت ہین لیکن صاف راگینون مین فرق ہے۔ اور اصل راگ کو پترون مین و راگنی مین ملا کے غلطی فاش کی ہے

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
ہرکہہ	مارا	کسل	چندرنیت	سندہو	جالندر
للت	سیلوارن	کمل	منگل	مالو	سارنگ
پوریا	بڑہنس	کلشار	سوہہا	ہمیر	سنکرابرن
مادہو	پریل	جہنک	آنند	گن ساگر	کلیان
ہوہو	چندرک	رام	ہود	کسبنہہ	گجدہر
بنبہ	نند	سہیل	بروہن	گنبہیر	گنبدہار
مدہ	سور	کسم	گورا	شنکر	نٹ نارائن
پنچم	ساکہ	ہمیال	بہہاس	بہاگرا	سہانا

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ کوئی نقشہ ایک طریقہ پر پایا نہ گیا اور توضیح پترہا ئے کسی کتاب متقدین ومتاخرین مین نظر نہ پڑی لہذا اسی جدول اخیر پر اکتفا کی گئی مگر یہ کلناتھہ مت بموجب مت ہنومان کے ہے اور ترقیم نقشجات ہذا ضرور نہ تھی لیکن جو کہ صورت انکی علیحدہ تھی اس طرح پر کہ اول بھرت مت مین راگ و راگنی و پتر اپنے طور پر ہین فقط فرق اثنا میان اسم نویسی مین ہے اور کسی قدر نام زیادہ ہین اور شمیشر مت مین بسنت اور نٹ نارائن اور پنچم کو کہ اور طریقون مین ومتون مین پتر قرار دیا ہے اور ان مت والون نے چھ مین شامل کیا ہے - اور شمیشر نے اپنی مت مین تمیز عورت و مرد کا نہین رکھا پترون مین بہارجا اور بہارجا مین پتر لائے ہین - اور کلناتھہ نے بھی اپنی مت مین مطابقت ہنومان و شمیشر مت کی بہت کی ہے یعنی بسنت و نٹ نارائن و پنچم کو بجائے چھہ لکھا ہے - اور مالکوس کو کہ چھہ مین دوسرا ہے شامل پترون کے کیا ہے - اور شمیشر نے ہنڈول راگ کو کہ چھہ مین ہے منجملہ راگنی بسنت پتر کے نیچے لکھا ہے - اور کلناتھہ نے بھیروی کو پتر بھیرون کا لکھا ہے - اور ایک اختلاف یہ ہے کہ پترون مین چھہ معمولی لکھے ہین اور بہارجا[1] مین دونو متون نے بسنت و پنچم و نٹ نارائن کو بجائے چھہ راگ کے قرار دیا جو کہ یہ اختلاف بھی خالی از فائدہ متصور نہ ہوا - لہذا مندرج کتاب کیا گیا - فائدہ اوّل یہ کہ سامعین و ناظرین غلطی سے متنبہہ ہون - و ثانیاً یہ کہ از دیاد راگنی و صحت و سقم سے مطلع و آگاہ ہوکر متلذذ ہون -

بیان اختلاف

سامعین و ناظرین شائقین تراہ پر واضح ہو کہ اوّل بھرت مت یعنی بھرت[2] نے راگنیون مین للتا[1] و مالاوتی[2] و کورہی[3] و ٹھمری[4] و لنکی[5] و رنبھہ[6] و دیواری[7] و سرہتی[8] و پنجرا[9] و کلپ[10] و پترون مین سرہون[1] و کلانر[2] و ٹہکت[3] و کوندہیل[4] و مکرو[5] و سادنت[6] و آرن[7] و مرجن[8] و سنکردن[9] و کہاتید[10] و بھرورت[11] و راگسری[12] و سہانا[13] و سکت بلہہ[14] و لنک دہن[15] و رس میگھہ[16] و مالی گورا[17] و منگلا[18] و بڈہنس[19] و شبہہ[20] و برہنس[21] و اسیاہہ[22] و ناگ دہن[23]

سلہ بہارجا سے مراد راگنی سے ہے ۱۲ مولف

سلہ اور اصح بھارت سے یعنی پسر جسرت برادر بڑے راد رام چندر پچاجہ اجودہیا یعنی فیض آباد ۱۲ المولف

وکاہود واڑشانا ودھنون واڈانا وبرن زیادہ لکھا۔

اور شمیشر نے عورت مرد شامل کرکے باین تفصیل مندرج شاستر کیا یعنی سرستی وابہیری وبہوپالی وگرا وریوا وناینکی بہاری ہنڈول وبہیلی وبہرسنگار ونٹ ہمیر۔ وراگنیان مخلوط چنانچہ سوبا وججاونتی وکہناتی وکرنانٹ ولیلاوتی وکرواتی ومنگل گوجری وکشن برن وکادوی وججی وسکہرائی ومال گوجری ودھناسری وکندمات وکنبہاری ودرکا وبہاری واندہی ومارنی وگن ہار ومٹوبر وسرو ومانجہہ وپیم پلاسی وترون وبہیل گوجری ودیوگیری وایمن وسرسی وسدہیات

اور کلناتہ سے منجملہ راگنی اندرنی ورکہاتت وترونکی وکولاہل وپرتہرا ودہول دراوتی وگوری وبہاکہا ومالکوس ودانگی وبرنہار سہہ ودیوبرتہا ودیوگندہار وبرہنی ودیوانی ودہنا وملکی۔

اور پتران سے اول مارا وکنبل وسندہو وسیوادن وکمل وپوریا وپوربی وکلندر وسوبہا۔ وسنکرابرن وجہنک وانند وپرپل وگن ساگر وہوہو وچندرک ورام وہود وکسنبہہ وگجدہر وبنہہ وگنبہیر وبردہن وکنبدرہا ومدہ وسورگورا وسانک ودہاکرا ونٹ نارابن۔

جملہ ایک سو اٹھائیس نفر زیادہ ہین اور ہر ایک راگنی وپتر نقشجات مرقومہ بالا مین ہر ایک راگ کے نیچے مرقوم ہین لہذا یہان قید راگ کی نہین کی ہے ہنگام احتیاج نقشجات مین ملاحظہ ممکن ہے۔

فصل دوم بمقدمہ نقشجات چہارگانہ

سامعین ترانہ وشائقین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ بندہن وا وچار راگون کے حقیر کو چار طور پر مختلف نظر آئے جوکہ خالی از فائدہ نہین ہین۔ نظر بران نقشے اونکے طیار کئے گئے اور سنگت وبندہن علی قدر معلومات نقشجات رقیمہ بالا بہی خاکسار نے آگے سپرد خامہ کردیا ہے اور ان چارون نقشون کو منسلک رسالہ ہذا کیا۔ اور اب مقام غور ہے کہ جب اہل متین اس قدر اختلاف ہے تو ناگون کا طریقہ ایسے حساب سے کب صاف ہے

وہ لوگ تو انہیں کے مقلد تھے۔ اُس زمانے کے نایک کس شمار مین ہین اور انکا کیا لاف وگذاف ہے مگر بر حال متقدمین کس قدر اس کام کو با اصول کرتے تھے لہذا اُنکے راگ بھی تاثیر پکڑتے تھے اور نقشجات ہذا با اوقات وافصال معہ سُر بندہن کے رقم ہوتے ہین —

چار نقشے معہ سُر بندہن و اوقات معینہ و فصل ہائے مقررہ چہار راگ و راگنی وغیرہ

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
بھیرون	سا گا پا نی	بسنت رُت	اوائل روز
رام کلی	سا گا ما پا نی	ایضاً	صبح
دیساکہہ	گا ما پا دہا نی	ایضاً	اوائل روز
للت	دہا نی سا گا ما	ایضاً	صبح
بلاول	دہا سا رے گا پا	ایضاً	اوائل روز
پٹ منجری	پا دہا نی سا رے	ایضاً	نصف شب

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
دیپک	سا رے گا پا دہا نی	گرکھم رُت	شبانہ روز
دیسی	رے گا ما دہا نی سا	ایضاً	دوپہر روز
کامود	ما گا رے دہا نی سا	ایضاً	ایضاً
نٹ	دہا سا نی رے پا ما گا	ایضاً	آخر روز
کیدارا	نی سا گا ما پا	ایضاً	نصف شب
کاتہرا	نی سا رے گا ما پا دہا	ایضاً	اوّل شب

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
سری	ما پا دہا نی سا رے گا	ہیمونت رُت	آخر روز
مالسری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	بعد دوپہر
مارو	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر
دہناسری	سا پا دہا رے گا نی	ایضاً	بعد دوپہر
بسنت	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف روز
آساوری	دہا نی سا ما پا	ایضاً	دوسری پہر روز

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
میگھہ	دہا نی سا رے گا	برکہا رُت	آخر شب
بنکس	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف شب
لار	دہا نی رے گا ما سا	ایضاً	ایضاً
گوجری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر روز
بھوپالی	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	اول پہر شب
ولیسکار	سا ری گا ما پا دہا نی	ایضاً	آخر شب

۱ گرکھم یعنی گرما [illegible] ۲ [illegible] برسات [illegible] ۳ [illegible] مولف

مقام غور ہے کہ اس خوشہ چین نے اس علم مین بہت سا سرمارا الّا اتفاق رائے از اہل مت یعنی دیوزادان[1] وانسان وانکان نظر نہ آئی ہان فقط ایک راگنی بھیروی کے باب مین اتفاق ہے یعنی کلّین دیوزاد اور جمیع نائکون سبھون نے بھیرون کی راگنی قرار دی ہے مگر اس ہندمن والے نے بھیرون کے ذیل مین بھیروی کا نام ہی ندارد کیا ہے اور تمام راگ و راگنی مندرجۂ نقشۂ اوّل معہ اصل بھیرون کہ سمپورن ہے اوڈو[2] لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مقلد مت ہنونتی کا ہے اور وہ مت پایۂ اعتبار سے پیش اُستادان ساقط ہے الّا اُس نے فقط ایک بھیرون کو اوڈو لکھا ہے اور اس شخص نے تو ذیل کے ذیل کو لکھ دیا ہے پانچ سُر کا یہ بس سراسر غلطی ظاہر ہے۔ چنانچہ مالسری کو اہل مت نے تین سُر کی لکھی ہے اور بعضی مالسری پانچ سر کی نائکون نے برتی ہے بلکہ ذکر اسکا پہلے ہو چکا ہے اور نقشہ ہذا مین علاوہ راگہائے دیگر کہ سُرون مین اُنکے بدجا تمام اختلاف ہے یہ تفرقہ لائق دید ہے کہ مالسری کو سمپورن لکھا ہے مگر مت ہنونتی مین بھیرون بھی اوڈو ہے سو ہر ایک کے نزدیک وہ مت ہی غلط ہے اور میگھ[3] راگ صریح سمپورن ہے اُسکو بھی اوڈو لکھا ہے اور آساوری و رام کلی قوالی و کلاونتی دونو سمپورن ہین اور دونون کی رکھب جان ہے یعنی قوالی مین کومل و کلاونتی مین تیور لگتی ہے سو برعکس اُسکے اوڈو لکھا ہے رکھب نکال کے کمال حیف ہے پس بدانست بندہ یہ طریقہ ازحد غلط ہے حقیر نے فقط واسطے اظہار عیب و صواب کے ترقیم کیا ہے تکلیف یہ ہے کہ جو سُر جس راگ کی جان ہے وہی بے نشان ہے سراسر عقل حیران ہے بس نزدیک راقم یہ طریقے ازحد غلط ہین چاہے کاتبان سے یا مصنفان سے یہ غلطی ظہور مین آئی بہرحال بے ترکیبی اظہر من الشمس ہے اس راقم نے فقط واسطے آگاہی شائقین کے کہ جسمین عیب و صواب سے ماہر ہون زیب قلم کیا۔

---

[1] مراد دیوتا سے ہے۔

[2] بکثرت لکھا ہے چار ہی سُر کا اوڈو پانچ کو کہتے ہین۔ بلکہ یہ تو ہی بیتی مرچھگیا۔ اُس نے اوڈو لکھا ہے ۱۲ المولف

[3] بعضے میگھ مین گندہار نہین لگاتے مگر یہ رنگ جاتا ہے۔ ۱۲ المولف

پردۂ دوم دربیان راگہای سنکیرن وغیرہ معہ تقسیم افصالون پراور مرکب ہونا راگون کا

قاریان خوش الحان وسامعان نکتہ سنجان پرظاہر ہوکہ اساتذ نے راگ تین قسم کا قرار دیا ہے۔

اول سُدہ کہ کوئی راگ یا راگنی اُس مین شامل نہ ہوا ور تغیر ترکیب کثرت سے ہو یعنی بعض سُرت اُسکی فوت ہوگئی ہو مثل ٹوڑی کے۔ اور رہا سدہ وہ سدہ ہے کہ جمیع سرتا اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مثل سارنگ کے۔

دوم سالنکت وہ اگرچہ مرکب نہ ہو لیکن تشبیہ یکدیگر رکھتا ہو مثل سری راگ کے کہ رنگ گوری خاص کا رکھتا ہے۔

سیوم سنکیرن وہ کہ مرکب ہو الا یہ بھی دو طور پر ہے سنکیرن وہا سنکیرن دو سدہ سے مرکب ہو مثل بھیرون وٹوڑی کے۔ اور رہا سنکیرن وہ ہے کہ سدہ وسالنک یا سدہ وسنکیرن یا سالنک وسنکیرن یا دو سالنکت یا دو سنکیرن سے مرکب ہو۔ اور تصور کرنا چاہیئے کہ اہل ہند نے چھ راگ کو اوپر چھ فصل کے تقسیم کیا ہے۔ اول بسنت رت چیت وبیساکھ۔ دوم گرکھم رت جیٹھ واساڑھ۔ سیوم برکھا رُت ساون وبھادون۔ چہارم سرد رت کنوار وکاتک۔ پنجم ہیمنت رُت اگھن وپوس۔ ششم سسرہ رُت ماہ وپھاگن اور اہل ولایت نے بھی علاوہ چھ آوازون کے بارہ مقامون کو اوپر بارہ برجون کے اسی چھ فصلون پر تقسیم کیا ہے۔

بیان راگھاے مرکبہ وغیرہ

اب شائقین ترانہ پر یہ فسانہ متعجب نہ رہے کہ اکثر نے اہل فنون نے راگ کو سدہ اور راگنی کو معہ پُتران سنکیرن تصور کیا ہے اور بعض نے راگ کو بھی سنکیرن سمجھا ہے چنانچہ بعضے کانہڑا اور بعضے سارنگ وگوجری ونٹ وملاری وٹوڑی وگوری ان ساتون کو سدہ کہتے ہین اور دیسکار وبھبھاس وللت وریوا وبلاول ومیگھ وسوہٹہ ودھناسری وگورا وسری راگ ودیپک راگ وکاج وکیداران تیرہ کو سالنک جانتے ہین باقی جمیع راگ وراگنی سنکیرن تصور کرتے ہین اور یہی ترکیب راگ وراگنی کی ہے مثلاً سیام ورام کلی ملے تو بھلی سیام کہینگے اور اگر رام کلی اور ہوہو[۱] ملا رام سیام کہین گے اسی طرح سے سب راگ

[۱] ہوہو ہائے ہو نام دیوزادکہ وہ صاحب ست اٹھاروان ہیر بعد تسرہ دیوتا کے وہ پیدا ہوا اُسنے یہ راگ ایجاد کرکے بنام اپنے نامزد کیا ۱۲ المولفہ

مرکب ہین جیسے نٹ نارائن سنکرابرن سے مرکب ہے وسدہ مادہ وبلاول وکاموہ کوٹھر سے مرکب ہے اور بیلاول وباگیسری دہناسری سے مرکب ہے اور کانہڑا وشہانا مرکب ہے فرودست سے اور فرودست نام گوشہ مقام ولایت کا ہے وہ گوشہ چوبیسوان ہے اور فرودست نام تال کا ہے ایجاد حضرت امیر خسرو یہان مراد ہے راگ سے نہ گوشہ سے ہے نہ راگ سے اور کانہڑا اڈانا ملار سے مرکب ہے۔ اور کانہرا شدہ وکلیان بنگ سے۔ اور کاموو وگونڈ وہمیر کیداری سے مرکب ہے۔ اور ایمن وسدہ کلیان یمن بھی کیداری سے مرکب ہین۔ اور بلاول ودہناسری ٹوری سے مرکب ہے۔ اور اساوری ومارووا سری سنکرابرن سے مرکب ہے۔ اور کیدارا وسدہ مادہ وسری وجیت سری دہول سے مرکب ہے۔ اور براری ودیسکار و کھٹ راگ مرکب چھ راگنی سے یعنی براری واساوری وٹوڑی وسیام وبھلی وگندہار سے۔ اور لغت ہندی مین سر کو کھٹ کہتے ہین اور بہاکہا ہین کہ یہ زبان فی زمانہ مروج ہے چھ کو کہتے ہین۔ اور سنکرابرن سدہ براہمنس ماروا سے مرکب ہے۔ اور دواتی وجیتی ودرگا ودہناسری وسنکرا ارن بہاگ وکیداری سے مرکب ہے۔ اور بلاول وگندہار سندہورا سے مرکب ہے۔ اور اساوری وگوری ودیوگری وبھیرون ودومتون مین مرکب پوربی سے ہے۔ اور سیام وگوری وپٹ منجری ماڑوا سے مرکب ہے۔ اور دہول ودہناسری وکپاری ودیپکہ سنکرابرن سے مرکب ہے۔ اور سدہ اور کانہڑا وبیلاولی بلاول سے مرکب ہے۔ اور گورسارنگ کاموو سورٹ اساوری سنکٹ سے مرکب ہے لاریب یہ بیان درست گورسارنگ بنا بت کہتا ہے ان راگون سے نگراول سنکٹ گورو سارنگ دو مل کے ہوا۔ اور بلاول وکیدارا اور چہایا ونٹ انکا میل زیادہ تر صحیح ہے ہاتھ کنگن بقول شخصے آرسی درکار نہین ہوتی ہے جو صاحب چاہین غور فرمائین۔ اور گوری وبھیم پلاسی دہناسری سے مرکب ہے۔ الا زیادہ میل ملتانی کا ہے کہ ہر ایک گویا علیحدہ نہین کر سکتا ہے۔ اور سدہ وپوربی وگندہاری کھٹ سے مرکب ہے وہ بالائے طاق رہے ایک جگہ ذکر کھٹ کا صحیح ترین ہو چکا ہے میل جتی قائم کیا اور اساوری وبراری ودیسکار سے مرکب ہے اور ٹوڑی وبھیرون وبہاگ کیدارا سے مرکب ہے۔

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین نزان بعد
حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہین گت پرنین بنائین اور ابتک لوگ نباتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیان لے مین

داستان لے کو بلبلانِ انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال اور لے جس طرح
کھرج وادا آلہی ہے لے بروزن مے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان ہے۔ اگر اُس
طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی والا قلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود صانع اُسکے نے بتا کئے اُس پر
عمل کرے اور لے خالی اُس سے ہے اول یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الامثل تال کے گرفت اُسکی
نہین ہوسکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لے مثل
پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیاً پیدایش لے دو شئے سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی
ہے مثلاً پہلی ضرب نگی وبعدہٗ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ
ہو۔ یا سے ہے بس وہی لے ہے اور بعض ناواقف تال وسم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لے کہتے ہین ہنگام
سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا بے لے نہین جانتا تو اسکو لے نہین کہتے۔ لے داری کے معنا دو ہین
یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُہرپد یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ آستائی
اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کر دیگا تو خواہ مخواہ اپنے
مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بتیالہ ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالہ ہوا نیم برش[1]
کہلایا اور نیم برشی کی تمیز مشکل ہے نیم برش بے تالہ نہین ہوتا۔ نیم برش وہ ہے کہ جو مقام سم کیفیت آگے ٹھیکا اور یہ فرق
بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہ لے بلپت مین اور خیال طریقہ یعنی چھب خیرآبادی

[1] در اصل لفظ نیم برشتہ ہے مخفف اُسکا نیم برش ہوا ہے مخذوف ہوئی طریقہ قوالی امیر خسرو مین یہ لے جائز ہے ۱۲ المولفہ

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور معنی تئے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معینہ سے اُٹھے اور تان او نیچ و سپٹے مین اور بولون مین جھول و تفاوت و سرعت نہ ہونے پائے۔ اور سم مقررہ پر برابر آئے تو وہ شخص تئے دار کہلائے۔ بے تالہ ہونا مشہور ہے۔ گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہمید والے پر منکشف ہو جاتا ہے اور تم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین مگر تمیز سننے والے کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے۔ اور ارباب لے مین یون بیان کرتے ہین کہ لے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر مستعملہ مشہور ہین مانند بحر ثقیل و دور مخمس و دور افسان و ترکی و ضرب فاختہ و ضرب الفتح وغیرہ۔ اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحرین یعنی اوزان مقرر ہین اُن کا نام تئے ہے اُنہین سے تالین مقرر ہوئین چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہند مین ساڑھے بارہ تال و تئے مقرر ہین

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ تئے بایں خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ تئے اوپر چار قسم کے منقسم ہے۔

اول لگ بروزن سگ۔ دوم گرو بروزن خر۔ سوم دُرت بروزن سُرت۔ چہارم پلپٹ جسکو بلمپت بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم و وقفہ ایک حرف کا رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے۔ اور گرو وہ ہے کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جائے۔ اور بلمپت و پلپٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی تئے مین بجانے والے کو سنگت برابر مین سخت دشواری ہوتی ہے اور طریقہ ہندا سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثانی واضح ہے۔

اول سم۔ دوم اتیت۔ سوم آناگھات۔ چہارم بیسم۔

سم وہ ہے کہ حرکت اعضا ساتھ نغمہ کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ
اُسکے برابر لانا یا مقدا جگہ مقررہ سے قدرے کم۔ اس قسم کی لَے خیال[1] مین گائی جاتی ہے کہ پیچ ضبط و ربط
و نظم و نسق اُسکے سے کہ فتور نہ ہو اور سامعین بے ادا سے لفظ صفت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و
متوجہ سم کی ہو نہ الفاظ اُسکے اور جو لا دین بھی تو ممکن ہے یعنی بول بھی اِدہر اُدہر ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے
کو کبیری کہتے۔ قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لے کا تھا زمانہ ماضیہ مین بمقام بنارس
گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز
پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتھی کہلاتے
اور اتیت[2] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جاے معینہ سے جاتی رہے اُسکو نیم پرشت بھی کہتے ہین۔ ایسی لے
پٹنہ مین جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھنچنے سُرون مین قصد و تھو جیسا اکثر وقت آمد سم کے صورت لے
درمیان ٹپہ معلوم ہوتی ہے اور ڈر اسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لے کا معیوب مانا نہین ہے پس لے
سم و اتیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سم مین جگہ مقررہ سے بھی کم ہو جانا داخل عیب
نہین ہے یہ طریقہ عجب کبیری خیال مین جائز ہے۔ اور اتیت مین جائے معینہ سے زیادہ آگے بڑھجانا
روا رکھا اور اس طریقے کو نیم پرشت نامزد کیا اور بدانست راقم یہ دو طریقے داخل نیم پرشتی ٹھہرے۔ اور
اناگھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا۔ اور گاہے بجاے مقررہ پہونچنا اور سامعین کو
اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطف نہین ہے۔ اس قسم کی لے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے۔ اور
جو کرتے ہین وہ اپنے کو لاثانی تصور کرتے ہین اور تانسین وغیرہ پر حرف رکھتے ہین۔
اور اتیت وہ ہے کہ جو مقدم ہو اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو۔ اور کبھی پیدا ہون جگہ مقررہ کے
نہ آوے بلکہ برعکس اسکا کبھی معدوم ہو جاوے۔ سو اس زمانے مین ایسے بکثرت ہین اور ماہران سلیقہ شعار بہ قلت

---

[1] اسی لے کو نیم پرشت کہتے ہین خیال تیتالہ وغیرہ مین گائی جاتی ہے ۱۲ مولف [2] اسکو بھی نیم پرشت کہتے ہین ۱۲

ہین - مگر فی زمانہ ہر ایک بلائے معاش مین گرفتار ہے - لہو لعب کہ کار بیکاران ہے مبتلائے رنج و محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان مین رکھے

فصل چہارم بمقدمۂ تال

ناظرین خوش مزاجان اور شائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نرہے - بیان تالہائے مروجہ نپٹال کہ دراصل پنڈ ہے - صطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقرر کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو خالی قرار دیا ہے - اور زمانۂ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو پُر بمعنی بھری کہتے ہین - اور جہان سے پہلی ضرب شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین - اور تالین تین سو ساٹھ زبان زد جمہور ہے - اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جائینگی - اُستادون نے تالون کو مرکب کرکے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین - رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا -

اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دہا و گہی و تن و نن و تر و کٹ و ترکٹ و دُھن و کرٹ و کرٹان و تھو تھو و تاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی -

اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گتا و دُہم و گہنا و دہا و گن و گد -

یہ حرکت دو دستی ہے - مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہوا اور ہموزن اُسکے انگشت کلمہ دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی و تا بر آمد ہوگی - اور اسی قسم کی دتا و دہی و گہی و تا بر آمد ہوتی ہے -

اسم تالہائے مروجہ اول یکتالہ - دوم روپک - سیوم تیورا - چہارم دہمال - پنجم کہٹ تالہ - ششم دہیما تالہ - ہفتم چوتالہ - ہشتم برہم - نہم جہپی - دہم رودر - یازدہم چترو س - دوازدہم گنیش - سیزدہم تالہ نیم - یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین -

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گیتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین ازان بعد حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہین گت پرنین بنائین او اب تک لوگ بناتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیان لَے مین

داستان لَے کو بلبلانِ انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال اور لے جس طرح کھرج وادا آلہی ہے لَے بروزن مَے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان سے ہے۔ اگر اُس طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی ورنہ فلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود صانع اُسکے نے بنا کئے اُس پر عمل کرے اور لَے خالی اُس سے ہے اول یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الامثل تال کے گرفت نکی نہین ہوسکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لَے مثل پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیًا پیدایش لے دو شے سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی ہے مثلاً پہلی ضرب تگی دوبارہ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ ہو یہ لے ہے بس وہی لے ہے اور بعض ناواقف تال دسم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لَے کہتے ہین ہنگام سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا بے لے نہین جانتا تو اسکو لَے نہین کہتے۔ لَے داری کے معنے اور ہین یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُھرپد یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ استائی اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کریگا تو خواہ مخواہ اپنے مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بیتالہ ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالہ نہوا نیم برش[1] کہلایا اور نیم برشی کی تمیز مشکل ہے نیم برش بے تالہ نہین ہوتا نیم برش وہ ہے کہ جو مقام سم کے قریب ہے آگے کو ہٹ جاوے اور یہ فرق بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہ لَے بیٹھ مین اور خیال طریقہ یعنی چھب خیرآبادی

---

[1] دراصل لفظ نیم پرشت ہے تخفیف اُسکا نیم برش ہوا ت محذوف ہوئی طریقہ قوالی امیر خسرو مین یہ لے جائز ہے ۱۲ المولفہ

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور جس نے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معینہ سے اُٹھے اور تان او نیچ و پلٹے مین اور بولون مین جھول و تفاوت و سرعت نہ ہونے پائی - اور سم مقررہ پر برابر آئے تو وہ شخص نے دار کہلائے - بے تالہ ہونا مشہور ہے - گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہمید والے پر منکشف ہو جاتا ہے اور سم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین مگر تمیز سننے والے کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے - اور رباب لی مین یون بیان کرتے ہین کہ لَے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر مستعملہ مشہور ہین مانند بحر ثقیل و دور مخمس و دور افسان و ترکی و ضرب فاختہ و ضرب الفتح وغیرہ - اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحرین یعنی اوزان مقرر ہین اُن کا نام لَے ہے اُنہین سے تالین مقرر ہوئین چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہندمین ساڑھے بارہ تال وے مقرر ہین اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ لَے بابن خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ لَے اوپر چار قسم کے منقسم ہے -

اول لگ بروزن سگ - دوم گُرُ بروزن خُر - سوم دُرت بروزن سُرت - چہارم پلپٹ جسکو بلمپت بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم وقفہ ایک حرف کا رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے - اور گرُ وہ ہے کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جائے - اور بلمپت و پلپٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی لَے مین بجانے والے کو سنگت برابر بہت سخت دشواری ہوتی ہے اور طریقہ ہذا سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثانی واضح ہے -

اول سم - دوم اتیت - سوم اناگہات - چہارم بیسم -

سم وہ ہے کہ حرکت اعضا ساتھ نغمہ کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ اُسکے برابر لانا یا مقدار جگہہ مقررہ سے قدرے کم۔ اس قسم کی لے خیال[1] مین گائی جاتی ہے کہ بیچ ضبط و ربط نظم و نسق اُسکے سکے فتور نہ ہو اور سامعین بے ادا سے لفظ صفت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و متوجہ سم کی ہوتہ الفاظ اُسکے اور جو لا دین بھی تو ممکن ہے یعنی قوال بھی ادہون ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے کو کبیری چھب قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لے کا تھا زمانہ ماضیہ مین بمقام بنارس گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بھجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتھی کہلاتے

اور اتیت[2] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جاے معینہ سے جاتی ہے اسکو نیم برشت بھی کہتے ہین۔ ایسی لے ٹھپہ مین جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھنچنے سُرون مین قصلو ہو جیسا اکثر وقت آمد سم کے صورت لے درمیان ٹپہ معلوم ہوتی ہے اور ڈر اسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لے کا معیوب مانا نہین ہے پس لے سم و اتیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سم مین جگہ مقررہ سے بھی کم ہو جانا داخل عیب نہین ہے یہ طریقہ چھب کبیری خیال مین جائز ہے۔ اور اتیت مین جائے معینہ سے زیادہ آگے بڑھنا روا رکھا اور اس طریقے کو نیم برشت نامزد کیا اور بدانست راقم یہ دو طریقے داخل نیم برشتی ٹھہرے۔ اور اناگھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا۔ اور گاہے بجاے مقررہ پہونچنا اور سامعین کو اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطف نہین ہے۔ اس قسم کی لے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے۔ اور جو کرتے ہین وہ اپنے کو لاثانی تصور کرتے ہین اور تتا تھین وغیرہ پہ حرف رکھتے ہین۔

اور بسم وہ ہے کہ ہرگز مقدمے اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو۔ اور کبھی پہونچنا جگہ مقررہ کے نہ آئی بلکہ عکس اسکا بھی معدوم ہو جائے سو اس زمانے مین ایسے بکثرت ہین اور ماہران سلیقہ شعار بہ قلت

۱؎ اسی لے کو نیم برشت کہتے ہین خیال سیتا ور ٹپہ مین گائی جاتی ہے ۱۲ مولف ۲؎ اسکو بھی نیم برشت کہتے ہین ۱۲

ہین۔ مگر فی زمانہ ہر ایک بلاے معاش مین گرفتار ہے۔ لہو لعب کہ کار بیکاران ہے مبتلاے رنج و محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان ہین رکھے

فصل چہارم بمقدمۂ تال

ناظرین خوش مزاجان اور شائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نرہے۔ بیان تالہاے مروجہ نپٹال کہ در اصل پنڈت ہے۔ مصطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقرر کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو خالی قرار دیا ہے۔ اور زمانہ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو بہ معنی بھری کہتے ہین۔ اور جہان سے پہلی ضرب شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین۔ اور تالین تین سو ساٹھ زبان زد جمہور ہے۔ اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جائینگی۔ اُستادون نے تالون کو مرکب کر کے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین۔ رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دہی و گہی و تن و رن و تر و کٹ و تٹ دھُن و کڑ و کڑان و تھو تھو و تاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی۔

اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گتا و دُہم و گہنا و دہا و گن و گد۔

یہ حرکت دو دستی ہے۔ مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہوا اور ہموزن اُسکے انگشت کلمہ دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی و تا بر آمد ہوگی۔ اور اسی قسم کی دتا و دہی و گھی و تا بر آمد ہوتی ہے۔

اسم تالہاے مروجہ اول یکتالہ۔ دوم روپک۔ سیوم تیورا۔ چہارم دہمال پنجم کھٹ تالہ۔ ششم دہیما تالہ۔ ہفتم چوتالہ۔ ہشتم برہم۔ نہم جھپی۔ دہم رودر۔ یازدہم چتردس۔ دوازدہم گنیش نیم تالہ دہا۔ یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین۔

اوّل ایک تالہ۔ ایک ضرب رکھتا ہے اور خالی کی ضرب بموزن بھری کے ہے اور سم اسکا اوپر ضرب بھری کے ہے تیسری پر مقرر ہوا ہے مگر ہمکو حیرانی ہے کہ ضرب تین رکھتا ہے اور اکتالہ کہلاتا ہے ستالہ کیوں نہ کہلایا۔ الا بدانست راقم یہ طریقہ اس طور پر ہے کہ جمیع تالہا سے ہندی اسی اک تالے سے استخراج ہوئی ہین۔ چنانچہ گرو سب تالون کا یہی اکتالہ ہے کس واسطے کہ سب طرف حاوی ہے۔ ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ رکھتا ہے دہین دہین دہا گہی تو نا کت تین دہا گہی تو نا۔ اور سم اسکا اوپر دہین اول کے ہے ٹھیکہ ثانی یہ بھی بارہ لفظ کا ہے موجد اسکا راقم ہے شائقین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین گو یہ کلمہ براہ تکبر نہین ہے مگر بلحاظ بندی بولون کی کیسی خوبصورت ہے دہی ترک دہین نا دہی دہین نا دہا تو نا کت نا سم اس ٹھیکہ راقم کا بھی بموجب ٹھیکہ اولی کہ کسی استاد کا ہے لفظ اول یعنی دہی پر ہے باقی اور قاعدہ ضرب وغیرہ مساوی ہے فقط فرق بولون کا ہے قاعدے ہین دونو درست ہین۔

دوم تال روپک۔ دو ضرب بھری رکھتا ہے اور خالی پر سم ہے۔ ٹھیکہ اسکا چودہ لفظ کا ہے۔ دہین نک دہین نا دہین دہین دہین تا تین نک تین نا دہین دہین نا اور یہ ٹھیکہ دوسرا سات لفظ کا مستخرجہ راقم ہے حساب مین دونو مساوی ہین۔ مولفہ دہین دہگ نک تین تن نک سم اسکا بھی خالی پر ہے قاعدہ ایک ہے اور جہومرہ اور روپک ایک ہے۔ گو کہ جہومرہ[1] تین تال کا مگر دونو کھپ جاتے ہین چاہے ہنگام سرود روپک بجائے جہومرہ یا جہومرہ بجائے روپک بجاسکے جو گائے وہی کھپ جائے۔

سیوم تال تیورا۔ اس مین تین ضرب بھری ہین خالی نہین رکھتا ہے بعد تین ضرب کے ایک وقفہ بطریق دم کے معلوم ہوتا ہے۔ ٹھیکہ اسکا چار لفظ کا ہے۔ دہد دہد دہا تا۔ اور سم اسکا اوپر ضرب تیسری کے ہے اور یوزن ٹھیکہ ضرب اوّل اوپر دہد کے رکھتا ہے اور خالی تا پر کہ وہی سم ہے۔

---

[1] جہومرہ تال قوالی ہے۔

چہارم تال دہمال - یہ تال ہوری کی ہے تین ضرب کی اور سم تیسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ اسکا آٹھ لفظ کا ہے تہ دہد دہد دہا گہہ دہین دہین دہا - ٹھیکہ ثانی ایجاد راقم یہ بھی - دس لفظ کا ہے فقط بولون مین فرق ہے اور سم اسکا لفظ تہ پر ہے اکثر ناواقف ڈہاری وغیرہ دہا پر رکھتے ہین از حد غلط کرتے ہین - ٹھیکہ یہ ہے - دہین دہین تہین دہا دہا تن تن تن تا تہ -

پنجم تال جہپ[1] کہٹ تالہ - یہ تال تین ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے ٹھیکہ دس لفظ کا ہے اور سم دوسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ دہین تا دہین دہین تا تین تا دہین دہین تا - اور تین تا پر سم نہین ہے خالی ہے - پہلی دہین بھرے پر سم اسکا ہے -

ششم دہیما تتالہ - یہ تال پنڈال اسکا موافق جلد تتالہ کے ہے لیکن ہر خالی مین اپنی دو گرہ رکھتا ہے اُس سے آٹھ ماترہ کا ہوا حرف وضرب وحرف سکون تال کو کہتے ہین مثلاً اوّل ضرب اور بیچ خالی اُسکی کے جو زمانہ خالی کا ہاتھ آتا ہے - الف وبے وتے وثے چار حرف ہوے بحساب گرہ وگرہ چنانچہ دوسری بار ضروب ہے لہ م خالی چار ضرب تلک اسی طرح استعمال کرے - دہیا تتالہ ہوگا - اور ایسا ہی ہر ایک تال پر علی قدر منزلت او رحیثیت ماترہ کا حساب سمجھ لے اور سم اسکا دوسری ضرب پر ہے ٹھیکہ سولہ لفظ کا قاعدہ رکھتا ہے دہین کت دہین تا تا دہین دہین تا تین کت تین تا تا دہین دہین تا تصور کرنا چاہیئے کہ لفظ تین بجاے خالی کے ہے اور لفظ دہین بھری ہے متحرک -

ہفتم تال چوتالہ چار ضرب کا ہے اور ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے تا دہ نہ تک دہد دہ نہ تک دہ نہ تک دہد دہی گہہ نہ تک چوتھی ضرب پر سم ہے اور ضرب پہلی تا پر ہے - اور ٹھیکہ ہاے ہندا کہ رقم ہوے ایجاد راقم ہین - اول ٹھیکہ کہ بے بلپت بجاسکتا ہے آٹھ لفظ کا ہے تین تین تا تا دہین دہین دہا دہا - سم چوتھی ضرب پر بدستور اور ضرب پہلی اول تین پر ہے - دوم یہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا ہے

---

[1] یہ تال جہپ نہ تھی بلکہ غلطی سے یہان لکھی گئی - پانچوین تال کہٹ ہے چھ ضرب کی تین برابر چوتھی پر سم دہیرا درست ہین و ر ر ح ر عا مر تا لمولفہ ۱۲

دھا دھا دہ تہ تک دہ تہ تک کت تک گدی گن دو دہ تہ تک سم بدستور ہے اور پہلے دھا پر ضرب اوّل ہے۔ سیوم پٹارا چوتالہ جو چوبیس لفظ کا ہے دھا کت تہ کت تہ کا کت تک دھم کت تہ کت تہ کا کت دھا کت تک دھم کت تک گدی گن دھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ ضرب تالہا سے بدستور اور پہلے دھا سے شروع ہے یعنی سم سے شروع ہے۔ اور اخیر دھا پر تمام ہے وہی سم اُس دھا پر بھی ہوگا۔

ہشتم برم۔ یہ تال گیارہ ضرب کی ہے اور دس ضرب کی بھی ہے اس طور سے کہ تین تین ضرب برابر پڑتی ہین۔ ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی دے کے نو ضرب اس طرح پڑے اور ایک ضرب علیحدہ پڑتی ہے دس ضرب اس نمونہ پر ہین ررر ہ ررر ہ ررر ہ ررر ہ ر — اس مین تین ضرب خالی ہین اور سات یہ ادا کی بھری ہین اور خالی بھری مل کے چودہ ضرب ہوئین اور ماترے چوالیس ہوے۔ اسی طرح سے ہر ایک تال مین حساب ماترہ کا لگا لے اور سم دسوین ضرب پر ہے۔

نہم تال پچھی۔ یہ تال اٹھارہ ضرب کی ہے اس مین نو ضرب تین تین کرکے برابر اور دو دو کرکے چار ضرب اور پھر تین ضرب اور پھر بشمول اُسکے دو اور لگتی ہین۔ اِس طرح اٹھارہ تال یعنی ضرب ہوئین۔ اور ضربون کے مابین زمانہ خالی کا برابر رہتا جاتا ہے اس طور پر ررر ہ ررر ہ ررر ہ رر ہ رر ہ رر ہ رر آخر کی ضرب سم ہے اور حساب ماترہ بدستور سابق تصور کرنا چاہیئے۔

دہم تال رودر۔ یہ تال سات ضرب کی ہے۔ چار ضرب دو دو کرکے اور تین ضرب بشمول پڑتی ہین باین طور رر ہ رر ہ رر ہ ررر آخر مین حسب مرقوم الصدر تصور کرنا چاہیئے۔

یازدہم تال چتردس۔

دوازدہم تال گنیش۔ یہ تال گیارہ ضرب کی ہے ایک تال چتردس کا حال راقم کو نہین معلوم۔

سنہ بارہ ضرب کی گنیش تال تین تین ضرب برابر تین آخر کی ضرب پر سم ہے لمولفہ ۱۲

کس واسطے کہ جس اُستاد سے دریافت کیا ہنگام فرمایش لاعلمی اپنی بیان کی واللہ اعلم بالصواب ۔

تال آدہا ایک تالہ ۔ یہ تال ادہا ایک تالی کا مشہور ہے ٹھیکہ اسکا تین لفظ کا ہے ۱دہین ۲تہ ۳دہین ایک ضرب برابر چلی جاتی ہے اور ہر ضرب پر سم موجود ہے اور دوسری ضرب پر بھی سم ممکن ہے ۔ دوسری دہین پر کہ سم ہے ۔ اُسکو بیچ کی ضرب قرار دی اور اول دہین کو تیسری ضرب تصور کرکے تہ کی لفظ کا زمانہ وقفہ جانے یعنی اُس خانے کے بعد پھر پہلے سے یعنی ضرب سے بدستور تال دینا بدانست راقم یہ طریقہ بھی بہت صحیح ہے بجانے والے کو فہم وادراک مناسب درکار ہے ۔ آگے گت پرن پر چابکدستی کا کام ہے مشق وریاضت سے اگر طبیعت مناسب ہے استحصال ہر ایک امر اشکال کا آسان تر ہوجاتا ہے ۔

بیان ماترہ

راویان خوش بیان نے درباب ماترہ یون گویائی کی ہے کہ بانی تال نے جب تال کو گت اور ضربون کو کہ اُسکو بھی تال کہتے ہین ترکیب دیا اور مابین ضرب سکون اور وقفہ چھوڑا تو اُسے ضرب جسکو بھری کہتے ہین ۔ اور اُسکے آگے ایک زمانہ ہے سکون کا اور پھر اُسکے آگے ایک زمانہ سکون یعنی خالی ہے تو اُن زمانون کے بھی تین تین درجہ قائم کئے ہین ۔ اب ایک طریقہ ماترے کا واسطے فہم وادراک شائقین سپرد قلم کرتا ہون مثلث مثلاً چوتالہ ہی کہ تال اور گت اُسکی رقم ہوچکی ہے ۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ چار ضرب کا چوتالا ہے تو اُسکے زمانہ وسکون مین جو اعراب بخط جلی ہین اُنکو ماترہ اور جو کہ جزم ہے وہ خالی اور بخط خفی کا خط خطِ سکون تصور کرنا چاہیئے ۔

اب اس مین کوئی دقیقہ //// اا //// اا ///// ا ا ٥ ااا ٥ اا باقی نہین ہا ۔ بہر حال چوتالہ چوبیس ماترہ کا تال ہے تفہیم اسکی ہر ایک کو امر محال ہے بلکہ ایک تال یعنی گت چوتالے کی معہ ٹکڑے ہاے تین مرقوم کرتا ہون ۔ علاوہ ٹکڑے فقط گت کے چوبیس ماترے ہوئے گت یہ ہے ۱دھا ۲دہ ۳تہ ۴تک ۵دہ ۶تہ ۷تک ۸دہ ۹تہ ۱۰تک ۱۱کٹ ۱۲تک ۱۳دد ۱۴گن ۱۵دھا ۱۶دہ ۱۷تہ ۱۸تک ۱۹کٹ ۲۰تک ۲۱گدی ۲۲گن ۲۳دھا ۲۴کٹ ۲۵تک ۲۶گد ۲۷گن ۲۸دھا ۲۹کٹ ۳۰گد ۳۱گن ۳۲دھا ۔ چنانچہ بتیس لفظ کی یہ

گت یعنی یہ تال ہوئی اور چوتھی ضرب پر سم ہے تو تال فقط چوبیس ماترہ کا ہوا اور ٹکڑے ملا کے اٹھاسٹھ ماترے ہوئے اسی طرح ہر ایک تال پر حساب ماترے کا شائقین لگا لیا کریں اور راقم کو گوشۂ خاطر سے فراموش نہ فرمائیں۔ اور ایک روایت اس طرح ہے کہ بانی تال نے برگ تنبول برابر رکھکر ایک سوزن یعنی سوئی اسمین بسرعت تمام ساتھ ایک ضرب یعنی ایک تال پر ماری اور ہنگام شمار وہ پان چھدے ہوئے ساٹھ عدد تھے بس اُن ساٹھ پانون کا ایک ماترا ٹھہرایا۔ بہرحال پانون سے مراد درجے کی ہے یعنی ساٹھ درجہ کا ایک ماترہ ہوتا ہے اب جبکہ چوبیس ماترہ کا چوتالہ ہے تو چوبیس ماترے کے ایک ہزار چار سو چالیس درجہ ہوتے ہین چاہیے کہ ترکیب دینے گت پرن وغیرہ مین لحاظ ماترے وغیرہ کا بھی ملحوظ خاطر اشرف رکھا کرین آیندہ اختیار بدست مختار۔

فصل پنجم بیان تالہائی مستخرجہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ

راویان شیرین بیان اور شائقین ترانہ سنجان بمقدمہ تالہائے یون نغمہ پرداز ہین کہ جس زمانہ مین مسمی گوپال داس نایک واسطے مقابلہ کے آیا اور حضرت امیر خسرو نے علم موسیقی بطور خود بنایا۔ آخر کار وہ نابکار ندامت اُٹھا اپنی حرکات وسکنات سے باز آ مطیع الاسلام شادان و فرحان ہو کر شاگردان شاگرد حضرت مغفور کا ہوا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جسوقت بجا۔ پکھاوج ڈھولک بجاد کی تو اُسکے قاعدے اور بول علیحدہ کر کے گتین بنائین۔ پکھاوج مین پہلے چار لفظ یہ ہین تِتَّا دِھت دھُم کِٹ تا۔ پھر زیادہ بول بنکے گت پرنین بنتی گئین۔ آپنے اول یہ چار لفظین قائم کئین یعنی کِر دھان کٹ جھا پھر تھن دھنان دگھن دگھنان دگا دتا دنا دگی ددھی وغیرہ الفاظ متعدد سے سترہ تالین حسب اوزان فارسیہ کہ بحور ہین بنا کے رواج دیا بلکہ طریقہ جدید کر کے ایک ذات ملقب بہ قوال جداگانہ مشہر کیا اور قدیمان یعنی سابقین اور حال کے ریاض والون کو اپنے تلذ کے روبرو خاک سیاہ کیا آگے اِس سے ترکیب بجانے

پکھاوج کے رقم ہو چکی ہے دائین بائین ہاتھ سے بجانے کی - داہنے سے داہنے کے اور بائین سے بائین کے ڈھولک مین بھی بول نکلتے ہین مگر ڈھول مین فقط انگلی کی پورون کی لاگ زیادہ ہے۔ حضرت نے یہ سترہ[ا] تالین ایجاد کین -

اول پشتو - دوم ذو بحر - سوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جت - ششم جلد تتالہ - ہفتم سواری - ہشتم آڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم زنانی سواری - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ - سیزدہم فرودست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفدہم چپک -

تصور فرمانا چاہیئے کہ تصریح تال ہائے مذکور الصدر باین طور ہے کہ تال اول پشتو ہے اس تال مین نقش و گل اور رباعی وغیرہ گاتے ہین۔ ٹھیکہ اسکا چھ حرف کا ہے دھین دھگ تھ نا تھ کے - پہلی ضرب پر سم ہے - اور طریقہ ثانی سے دوسری پر بھی سم ہو سکتا ہے دوا ورد بی مین اورا ور دی دورے کو کہتے ہین یعنی تہ پر سم ہوا - اور تیسری ضرب دوسری دھین پر پڑی اور دوسرے دورے کی تہ کی نقط خالی پر پڑے اس طرح سے دونو طرز ممکن ہین -

تال دوم ذو بحر - اس تال ذو بحر مین دو وزن یعنی دو بحرین ہین اور ذو دو کو کہتے ہین -

تال سوم قوالی - یہ تال سات نقط کا ٹھیکہ رکھتا ہے دھین دھی نا دھا تگے تو نا اس تال مین ضرب برابر بصورت اکتالہ ہندی کے ہے یعنی ایک تال کی ہے اور سم پہلی ضرب دھین پر ہے - اور تین تال کی بھی ممکن ہے دوا ور دے مین دوسری ضرب دھا پر پڑی تو وہی سم ہوا - اس تال مین غزل کے سوا فی زمانہ کہ ٹھمری کا رواج ہوا ہے اکثر لوگ گاتے ہین -

تال چہارم سول فاختہ یعنی ضرب فاختہ اہل تصوف ذکر یا د الٰہی مین جبکہ مشغول ہوتے ہین تو آواز کو بلند کر کے شغل کرتے ہین ذکر کلمہ یا حق سرہ یا ذکر تکبیر جو کہ منظور ہوا تو دو طرح پر نکالتے ہین مثلاً ضرب

[ا] جیسا کہ ابھی ہے ایجاد حضرت سے ہے ۱۲

فاختہ ہے تو لفظ حق دل سے آواز تبدل اور لفظ ہو حنجرہ سے آواز مہیب نکالتے ہیں اس کو ضرب کہتے ہیں - اور امیر خسرو بھی صاحب تصوف تھے لہذا آپ نے اس علم میں وہ سلسلہ اپنا نہ چھوڑا اور ضرب الفتح و ثقیل و دور مخمس و دور آفشان و ترکی وغیرہ کہ ذکر بحور میں مشرح کیا ہے تا الہامی مذکورہ مقرر فرمائیں . بہرحال تال سول فاختہ تین ضرب کہتا ہے - اور پہلی ضرب پر سم ہو ٹھیکہ سات لفظ کا ہے - دِھِ تِہ نک دِھِ دِھِ تِہ تِہ نک - پہلی دو ضرب برابر اور پھر تیسری ضرب دام دے کے پڑتی ہے واسطے تفہیم مبتدیان اس طرح سے جیسے کہ فاختہ کہتی ہے حقّا تو بس دو ضرب برابر دونو قافون مشدد پر شروع جائے حطی سے اور تیسری ضرب لفظ تو پر دم یعنی وقفہ دے کے پڑتی ہے - اور سم حرف حا پر کہ ضرب اول سے ہے مقرر ہے -

تال پنجم جت - یہ تال ہوری سے نامزد ہو کے بہت مشہور اور مستعمل ہے یعنی اس تال پر نقش و گل کے سوائے ہولی و غزل و ٹھمری بکثرت گائی جاتی ہیں مگر بالفعل خصوصیت ہولی پر ہے اور ہند میں نہایت رائج ہے تین ضرب کہتا ہے - دوسری پر سم ہے اور ٹھیکہ اسکا نو لفظ کا ہے دِھن جھا دِھن دھا دِھن جھا گے رن تا بہرحال دوسری پر جو سم ہے تو لفظ دھا پر دوسری ضرب سے سم صحیح ٹھہرا آگے پیرن وے داری وسعت تیز دتا پر منحصر ہے - جیسا بجانے والا نگر ہو -

تال ششم چارتالا - تصور کرنا چاہیئے کہ یہ تال تین ضرب متحرک اور ایک ضرب خالی زمانہ ایک حرف کا سکو وقفہ اور دم کہتے ہیں اور جبکہ پلٹے تو اسی ضرب اول پر پہونچے گا پس اسی کو سم کہتے ہیں - اور کوئی تال خالی سم سے نہیں ہے اور فی زمانہ کہ مسمی ستار خان قوال نے طریقہ خیرآباد جو مشہور ہے اس طرز کے خیال گانے والوں کے واسطے لے بدل کے یعنی مدلی ہیں تھے اس ٹھیکہ کو بجایا - لہذا یہ ٹھیکہ ستار خانی بھی کہلاتا ہے - اور اصل ستار خانی سے ہے ورنہ کے اصل اسکی الٹ ہے جسکو بلمپت کہتے ہیں اور اس میں عرصہ ایک حرف سے

---

[1] طریقہ حبیب کو کہتے ہیں ۱۲ المولفہ

زیادہ نہین ہے اور صورت سے کی اب لگ ہوگئی اور صورت جلد تتالہ کی یہ ہے کہ تین ضرب متحرک کے عرصہ مین تین حرف ہین اور ایک خالی اور زمانہ خالی و بھری کا برابر ہے اور خالی بھی خالی رکھتی ہے جملہ آٹھ حرف اسکے ہین مثل ضرب الف ضرب الف ضرب الف خالی الف - پھر ضرب سے شروع کرے اور بجائے ضرب بھی الف سکے کہے تو آٹھ الف شمار مین ہوتے ہین ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ کا ہے - تا دھین تا تا دھین تا تا دھین تا تا تین تا اور تین تا کے ضرب کا زمانہ خالی ہے اور بعد اُسکے تا زمانہ دھین تا سکون اور تا ضرب متحرک یعنی بھری و دھین تا میانہ دونو تا خالی سے خالی نہین ہین

تال ہفتم سواری - یہ تال چار ضرب کا ہے اور ہر ایک ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ہے اور چارو ضرب کے درمیان زمانہ برابر ہے اور چارو ضرب متحرک ہین ٹھیکہ اسکا بتیس لفظ کا ہے دِہ دِہ تا دِہ دِہ تا دِہ ترکٹ دہیج جا کت تا دِھی دِھی دِھی تا دِھی دِھی تا تی ترکٹ تن تا دِہا گے تو نا کت تا کت تا اور دہیج کے لفظ پر سم تصور کرنا چاہیئے -

تال ہشتم آڑا چوتالہ - یہ تال بھی چار ضرب رکھتا ہے مگر چار ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے - اور تیسری ضرب پر سم ہے ٹھیکہ اٹھائیس لفظ کا ہے دھین تا دھین دھین تا گھی تت تا دھین دھین تا دھین دھین تا تین تا تین تین تا گھی تت تا دھین دھین تا دھین دھین تا - اور سم اسکا اوّل دھین کی ضرب پر ہے -

ٹھیکہ ثانی تال ہذا مستخرجہ مولف اس طور سے ہے سترہ لفظ کا دِھی دِھی تا دِہ دِہ تا دِھی ترکٹ دہیج جا دِہا گے تو نا کت تا - پانچین دِھی پر تیسری ضرب پڑے وہی سم ہوا - اسمین دو ضرب برابر پڑتی ہین اور دو ضرب مین ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی رہتا ہے -[1]

[1] ٹھیکہ اول ایجاد کسی استاد کا اٹھائیس لفظ کا ہے دو آور دے مین ختم کیا ہے - اس مین مبتدی کی فہم مین بدشواری آنے کا - اور ٹھیکہ ایجاد راقم آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے ۱۲ المولفہ

تال نہم جھومرہ - یہ تال تین ضرب کی ہے اور ایک ایک ضرب کا زمانہ مابین ہر سہ ضرب متحرک خالی کا رہتا جاتا ہے - ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے - دِھی تِر کِٹ دِھنج جھا دِھی دِھین تا گھی ترکِٹ دِھنج جا تِین تِین تا - راقم نے بموجب طرز قوالی یہ ٹھیکہ باندھا ہے اس تال مین دوسری ضرب پر سم ہے - اور دوسری دِھی پر سم نے قرار پایا - اور تال ہندی روپک باوجودیکہ دو ہی ضرب کی ہے مگر جھومرہ روپک مین اور روپک جھومرہ مین کھپ جاتے ہین - ذکر اسکا اول مین بشمول تال روپک ہو چکا ہے اب کچھ شرح کی احتیاج نہین ہے -

تال دہم[1] سواری زنانی - یہ تال پانچ ضرب کی ہے اور لفظ تال تانیث اور تذکیر دونو محاورے مین ہین - پانچون ضرب کے زمانہ مین ایک ایک ضرب کا عرصہ خالی رہتا جاتا ہے -

تال یازدہم داستان - یہ داستان تال پانچ ضرب کا ہے اور نقارہ مین اکثر بجتا ہے اور طبلہ وغیرہ مین ایک دشوار سے بجتا اسکا نقارچیون کی مداولت مین ہے ٹھیکہ اسکا بیس لفظ کا ہے - اس طور سے کا تا کا تا کت کت کا تا کت گھی دھی گھج جا کت گی دھی گی دھی گھج جا - پانچوین ضرب پر سم ہے - دو ضرب کے عرصہ مین دو دو ضرب کا بلکہ ایک ضرب مین تین ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا ہے - اور تین ضرب برابر مثل تیورا تال ہندی پڑتی ہین اور لفظ جھا خیر پر سم ہے زمانہ وقفہ کا رکھنا اس تال مین اشکال ہے اور پہلی ضرب تیسری تا پر ہے اور دوسری جھا پر اور تیسری دھی اور چوتھی گھج پر اور پانچوین جھا پر تال تمام ہوا -

تال دوازدہم خمسہ[2] - یہ تال بھی پانچ ضرب کا ہے -

---

[1] دہم جھپتالہ ہوتی تال کا - دھین نا دھین دھین نا تین نا دھین دھین نا پہلی دھین پر سم ہے - ترتیب یون ہے - اول چوتالہ دوم دوبھر سیوم قوالی - چہارم سول فاختہ پنجم جت ششم جلد تتالہ ہفتم شوکاری ہشتم آڑا چوتالہ نہم جھومرہ - دہم جھپتالہ - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ سیزدہم فرودست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفدہم چپک - ہجدہم سواری زنانی - یہ تال بعد ہوئی قوالون مین - موجد سلطان شرقی والی جونپور ۱۲ المولفہ

[2] خمسہ مین تین ضرب برابر - اور دو ضرب مین زمانہ خالی رہتا جاتا ہے - ۱۲

تال سیزدہم[13] فرودست ۔ فرودست بھی پانچ تال کا دو دو ضرب برابر اور ایک ضرب خالی دے کے پڑتی ہین

تال چہاردہم[14] قید بھی ۔ اور قید چار تال یعنی چار ضرب کی ہے اور بعضی پانچ کی اور بعضی سات ضرب کی مثل سواری زنانی کے کہتے ہین ۔

تال پانزدہم[15] پہلوان ہے ۔

تال شانزدہم سپٹ تال ہے ان دو تالون سے راقم لاعلم ہے گو کہ سماعت مین آئے ہین لا بباعث ہجوم نسیان سے کسی قدر سہو و اشتباہ ہے لہذا تصریح نہین کی ہے ۔

تال ہفتدہم چپک ۔ یہ تال بھی تین ضرب کا ہے مثل سول فاختہ کے بلکہ وہین ہے جسکو معکوس کرو تو دوسرا ہو جائیگا یعنی چپک کو پلٹو تو سول فاختہ اور سول فاختہ کو الٹو تو چپک ہو جاتا ہے یعنی پہلی ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ایک ضرب اور پھر دو ضرب برابر پڑتی ہین ۔ ٹھیکہ اسکا مستخرجہ راقم سات لفظ کا ہے دھم کڑ تاک دہا دہا کٹ تاک ۔ پس تیسری ضرب کہ دوسرے دہا پر ہے وہی سم ہے اور پہلی ضرب لفظ اوّل یعنی دھم پر ہے اور کٹ تاک کا زمانہ خالی کا ہے اس طرح سے یہ سترہ تالین فارسی کی ایجاد حضرت سیّد امیر خسرو ساکن خراسان رقم کی گئین اب آگے خلاصہ تال چپک یون ہے کہ جیسے سول فاختہ کی تال مین اوّل دو ضرب لفظ حقا کے دونو قافون پر ایک ایک ضرب ہے اور تیسری ضرب لفظ تو پر اس طرح یہ تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہیئے کہ وہ حق سرہ کہتی ہے تو بالعکس اُسکے اس تال مین پہلے ضرب اول لفظ حق پر ہے اور دو ضرب ایک لفظ سر اور دوسری لفظ ہو پر دونو ضرب برابر پڑتی ہین جیسے کہ اول مین دو ضرب اور اخیر مین ایک ضرب سول فاختہ مین ہین اور اس تال چپک مین اوّل ایک ضرب ہے اور اخیر مین دو ضرب ہین ۔

بیان اوزان فارسی

ناظرین اور شائقین پر واضح ہو کہ یہ اور تال بحور فارسی سے مشتق ہے یعنی امیر خسرو نے تالین بموجب ارکان و اوزان فارسی مقرر کی ہین پس اصول گانے کا

ہندی مین سُر اور لَے اور تال ہے اور فارسی مین نغمہ اور مقام اور آوازہ اور اوزان ہے بلکہ جمیع عجمی بحر اور دیرہ اور نغمہ پر دار رکھتے ہین بہرحال ہند مین ساڑھے بارہ تال اور امیر خسرو نے سترہ تالین بنائین۔ علم موسیقی کو اہل تصوف عبادت تصور کرتے ہین اور بعضے علاوہ نظر کتب عرفان اور حصول معرفت واسطے نشاط و انبساط طبع استعمال بذاتہ ویا باعتبار فاعل جواز رکھتے ہین اور فی زمانہ اکثر بباعث ہجوم ہوا و وسوسہ مطلع الملکوتی منقوش لوح خاطر کرتے ہین لہذا اکثر یہ امر پایہ اعتبار سے ساقط ہوگیا ہے پس اگر واہمہ نفسانی کو کہ لاریب سند شیطانی ہے انسان جاگزین خاطر عاطر نہ کرے تو ہرگز اقوال اہل تصوف سے قدم اسکا کبھی باہر نہو۔

بحور — اوّل بحر ہزج مخمس مفاعیل۔ دوم بحر ترکی ضرب۔ سیوم دومک۔ چہارم دور۔ پنجم ثقیل۔ ششم خفیف ۱۲ فاعلاتن۔ ہفتم چار ضرب۔ ہشتم درافشان۔ نہم ابین۔ دہم ضرب الفتح۔ یازدہم فاختہ دوازدہم رمل ۱۲ فاعلاتن۔ سیزدہم تقارب۔ چہاردہم بحر طویل ۱۲ فعولن۔ پانزدہم بحر رجز ۱۲ مستفعلن۔ شانزدہم بحر کامل متفاعلن۔ ہفتدہم بحر البسیط مستفعلن فاعلن۔ علاوہ برین بحر تصریح سمن فاعلاتن اور مضارع مفاعلن فاعلاتن و منسرح ۱۲ مستفعلن مفعولات اور سریع ۱۲ مستفعلن اور مجتث مرتفع اور مقتضب مفعولات فعلن اور وافر مفاعلن فقط۔

یہان سے راقم نے اختصار پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ اگر تصریح کیجاوے تو ایک رسالہ عروض کا مشترک ہوجائیگا بے سود محض متصور ہوا لہذا طوالت سے محترز ہوکے فقط خلاصہ چند اوزان بحور کہ جسکی تقطیع سے وزن و طریقہ تال واضح ہے بطور نمونہ مندرج نقشہ ہذا ہوتے ہین اور تقطیع بحور بحوالہ کلام ہاے اور تقطیع ٹھیکہ بھی بطرز نمونہ کیجاوے گی۔

فی بحر التقارب المثمن المقصور

ایا عارضت رشک خورشید و ماہ	گرت در تقارب شود اشتباہ
فعولن فعولن فعولن فعول	بخوانش درین وزن ہر صبحگاہ

مطوی زحافات متفاعلن — مکفوف مفاعیل — غلط ۱۲ مولف

فی بحر التقارب المثمن السالم

زشرم رخت لالہ را خون شدہ دل — زرشک قدت سرو را پاے در گل
فعولن فعولن فعولن فعولن — تقارب ازین وزن گردید حاصل

فی بحر المجتث المثمن المقصور

زہے بہ گلشن جانہا قدِ تو سروِ روان — رخ تو بر فلک دلبری مہ تابان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات — بکوے محنت این بحر را و خوش برخوان

فی بحر المجتث المثمن المحذوف

بزیرِ در صدفِ سینہ اے ہنرپرور — ز بحر دلکش مجتث سفینہ ہاے گہر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

فی بحر الرمل المثمن المحذوف

اے بہار کے میانت ہمچو موے درکمر — غنچہ از رشک دہانت میخورد خون جگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

فی بحر الخفیف المسدس المحذوف

اے خطت رشک مشک تاتارے — ذوق بحر خفیف کردارے
فاعلاتن مفاعلن فعلن — گوے چون بلبلان گلزارے

فی بحر الہزج الرباعی المحذوف

گل غنچہ ز شرم دہنت در سر است   گر دلبت دامن گل پر عطر است
مفعول مفاعلن مفاعیل فاع   بحر ہزج این است گر اندک فکر است

فی بحر الرجز المثمن السالم

اے ماہ روئے مکنتی وے دلبرے شیرین دہان   خورشید رویان اشدہ ذکر لبت ورد زبان
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن   این است تقطیع رجز بر خوان چو بلبل بر زبان

فی بحر المضارع المثمن المحذوف

اے سیمبر کہ ہست رخت ہمچو خارہ سخت   جان در ہوائے لعل تو چون بست لخت لخت
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات   ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽

اب یہان سے سامع خراشی سرود سرایان عشرتکدۂ قال اور نے نوایان وچاپکدستان شیرین مقال یون ہے کہ بالفعل دو ایک تال ہندی با وزان بحور فارسی و تال فارسی کا تطابق کر کے حسب رسائی ذہن ناقص سپرد خامۂ ژولیدہ بیان بطور نمونہ کیا گیا۔ اول تقطیع بحر تقارب المثمن المقصور سے اور تال یک تالہ ہندی کا مطابق کر کے نظیر دیتا ہون کہ صورت تقطیع یہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رح بہ حمد باری دعائیہ پندنامے اپنے مین فرماتے ہین۔

کریما بہ بخشاے بر حال ما   کہ ہستم اسیر کمند ہوا

اور صورت بحر یہ ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعول۔ مثلاً چار رکن بحر مذکور کے ہین۔ تو گردان تقطیع اس طرح

پر ہے - کریما فعولن بہ بخشا فعولن ی برحا فعولن ل ما فعول - یہان ماقبل حرف کے زیادہ ہوا انرا اور مابعد الف جو ہمزہ آیا ہے سو یہ ہمزہ واسطے درستی وزن کے اور نشست تقطیع استادان متقدین نے عروض مین جائز رکھا ہے اور حضرت کا کلام سند اکمل ہے اور ٹھیکہ کہتالہ کا یہ ہے - دہی ترکٹ دہنّنادہی دہنّنادہا تونا کتّا اس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے اور دوسری اور دی پر صورت سم کی ہے اور بحر ہذا مین لفظ فعول رکن چارم پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور بحر الرجز المثمن السالم مین بھی کہ چار رکن برابر رکھتا ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن تال یکتالہ بہت صحیح نشست کہا تا ہے اور جھپ تالہ مین بھی وزن کھپ جاتا ہے کیونکہ دونون تالون کی ایک صورت ہے کسی قدر فرق ضرب کا ہے چنانچہ چوتالہ دہرپد کا اور اکتالہ ایک ہی ایک چیز ایک ہین گانے اور بجانے مین ممکن ہے بلکہ ایک ہے بلکہ اس تال یکتالہ سے اہل ہند کے یہان سب تال برآمد ہوئے ہین اور چوتالہ مذکور کے کھپ جانے مین بسبب یکسوئی وزن امر دشوار نہین ہے -

اور بحر رمل المثمن المحذوف کا وزن مشابہ کیا ہے جلد تتالہ تال فارسی متخرجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ سے اور یہ تتالہ چار ضرب کا ہے تین ضرب متحرک یعنی بھری اور ایک ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا جاتا ہے و منجملہ تین ضرب کے دوسری یعنی بیچ کی ضرب پر سم ہے اور چار رکن بحر رمل مذکورہ کے ہین - مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - اس مصرعہ مین تقطیع بحر ہذا ممکن اس طرح ہے - مصرعہ

اے بیا یکی میانت ہیچو موئے در کمر

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ نقشہ ہذا سے واضح

اے بیا رے	۲ کے میانت	ہیچو موے	در کمر خالی
فاعلاتن	۲ فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن خالی
تا دہین دہا دہا	۲ دہین دہا دہا	دہین دہا دہا	تین تا خالی

اب غور فرمانا چاہیئے کہ تین تا کا درجہ خالی رہا اور مقابل اُسکے فاعلن کا آخر رکن خالی پر پڑا اور لفظ دکر کے مقابل خالی کے پڑی اور دوسرے رکن کے فاعلاتن پر سم ہے اور قبل اسکے اوپر کی میانت کی لفظ کی پر سم ہے اور مقابلہ نیچے اُسکے دوسری دہی کی لفظ پر سم ہے یہ رکن ہندی ہین اِس ضرب کو تال کہتے ہین۔ یہ تال چار ضرب تین بھری ایک خالی کا مشہور ہے۔

اور بحر الخفیف المسدس المحذوف وزن تال سول فاختہ اختراعی حضرت امیر خسرو صاحب او چپک تال کہ دونو تین تین ضرب کے تال ہین فقط انقلاب ضدین حائل ہے۔ شعر

اے خطت رشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف گردا رے

تو بحر یعنی سول فاختہ مین دو ضرب اول برابر اور ایک ضرب آخر مین دم دیکے پڑتی ہے۔ پہلی ضرب فا پر اور دوسری ضرب لا پر اور تیسری ضرب مفاعلن کا رکن چھوڑ کر بطور وقفہ رکن سیوم کے لفظ لن پر پڑی وزن واسطے تقطیع شعر مرقومہ بالا اور ٹھیکہ تال مذکورہ یہ ہے فاعلاتن مفاعلن فعلن اور ٹھیکہ سات لفظ کا ہے دِہ تہ تک دِہد دِہ تہ تک۔ اوّل ضرب کہ وہی سم ہے پہلی دِہ پر اور ضرب ثانی تک پر اور ضرب ثالث دوسری تک پر پڑتی ہے اور تال چپک مین ضرب اوّل رکن اوّل کے حرف فا پر ہے اور دو ضرب برابر رکن دویم مفاعلن کا چھوڑ ضرب دوسری رکن سیوم کی حرف فا پر اور تیسری لفظ لن پر پڑتی ہے اِس قدر فرق تال سول فاختہ اور چپک مین پایا گیا فقط منقلب کرنے سے تال مبدل ہو جاتے ہین آگے اِس سے طوالت کلام پائی گئی اور طول سے اکثر انتشار ہوتا ہے لہذا اختصار کیا۔

باب پنجم

بیان رقص مین مشتمل اوپر چار فصلون کے بلاقید پردہ ہای

فصل اوّل بمقدمہ موجد رقص کہ نقاش اوّل کون تھا اور بعد انکے کون تھا اور کون ہوا

زہرہ جبینان خوش الحانان نیسان اور لولیان ترنم سازان دوران پر واضح ولایح ہو کہ جس وقت مہادیو نے علم ناد یعنی موسیقی کو ترکیب دے کے رواج دیا اور خود مرتکب نغمہ سرائی ہوے تو ہنگام سرود کسی قدر چشم وابرو سے اشارہ وکنایہ جائز رکھا اور جبکہ زیادہ وجد ہوتا تو حرکت دست وپا بیٹھے اور کھڑے پر ساتھ چہل قدمی کے موزون تصور کیا بقولہ کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے جسکو ان سے تلذذ ہوا وہ ان حرکتون کا متحمل ہوا زان بعد جو اکیس مت جو مشہور ہین یعنی دیوتا اہل ہند کے اور مت طریقہ کو کہتے ہین شرح آگے ہو چکی ہے وہ لوگ سب گاتے بجاتے چلے آئے بلکہ اپنے اپنے طور موجد علم ناد یعنی موسیقی کے ہوتے گئے تو علی قدر استعداد رقص کو خوش اسلوب کرتے گئے مگر یہ طریقہ تھا جب تک یہ علم داخل عبادت تھا کسی وقت حالت وجد مین دست وپا بھی مارتے تھے اور چشم وابرو سے بھی اشارۃً وکنایتاً طرف خدا اپنے کے تبلاتے تھے عرصہ قریب پانچہزار سال کے منقضی ہوتا ہے از روے شاستر اہل ہند کے یہان کنہیّا جی نے اوتار لیا۔ اس طرح سے روایت ہے کہ متھرا بندرابن کا مسمی کنس راجہ تھا ہمشیر اسکی مسماۃ دیوکی مسمی بسدیو کو کہ لوگ قوم راجپوت

یعنی ٹھاکر کہتے ہیں ہی تھی اور نجمان عصر نے راجہ مذکور سے یہ کہا کہ فی زمانہ اب تمہاری عہد حکومت مین
ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ قضا تمہاری اُسکے ہاتھ سے ہے - تب تو وہ راجہ بخوف ملک الموت اپنے کے
جو طفل اُسکے ملک مین پیدا ہوتا بے تامل اُسکو تہ تیغ بیدریغ کرتا تھا - ناگاہ قدرت خدا سے سماۃ دیوکی ہمشیر اُسکی
حاملہ ہوئی اور یہ اخبار اُس نابکار کے گوش زد ہوا - اُس روز سے وہ راجہ حسب عادت اپنی کے منتظر یوم
تولید تھا - اور دیوکی بیچاری آفت کی ماری یہ محبت اولاد کہ ہر ایک جن و بشر کو خواہش اور تمنائے اولاد
رہتی ہے - بارگاہ کبریائی مین مستدعی حفظ و امان جان رہتی تھی - اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ مستورات آپس
مین بلا لحاظ قومیت ارتباط اور محبت زیادہ تر رکھتی ہین اور آن واحد مین صیغۂ اخوت پڑھ لیتی ہین - اُسی
زمانہ مین مقام گوکل نگری سے ایک عورت مسماۃ جسودا قوم اہیری دیوکی کے پاس آیا کرتی تھی - اُسسے دیوکی جی
نے بعد قرار پانے بہناپے کے راز اپنا آشکار کیا - اُس نے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون - اگر میرے لڑکی ہو تو
تم مجھ سے لڑکے اپنے کو بدل لینا تا چندے مین اُسکو بخوبی پرورش کرون گی اور تم لڑکے میرے کو -
چنانچہ ہنگام وضع حمل دیوکی لڑکا جنی اور سماۃ جسودا زوجہ مسمی نند وقت نصف شب لڑکی - اُسیوقت
کنہیا جی کو مسمی بسدیو والد کنہیا اختفا کر از دی جمن کہ اُس وقت وہ دریا تا بپاے طفل پہونچکر پایاب ہو گیا
واللہ اعلم بالصواب - مقام سکونت جسودا پہونچا اور طفل کو دیکر لڑکی کو گھر مین لا اشتہار تولد دختر مشتہر کیا
کنہیا جی کے تولد کا اثر کنس کے دل پر ایسا موثر ہوا کہ باستماع خبر وحشت اثر افتان و خیزان مسلح بقصد ہلاکت آیا
مگر مشاہدہ دختر سے نہایت شرمایا - اور وہ زمانہ ولایت اسلام مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا - آخرکار
جبکہ کنہیا جی نے سن تمیز پایا تو ایک علیش سے ایسا رہس مچایا کہ نکلنا نسوان قوم گوال کا دشوار نظر آتی تھی کہ
نوبت استغاثہ تا کنس آئی - یہان تلک کہ کنس مذکور ہاتھ کنہیا سے ہلاک ہوا اور کنہیا جی مالک راج مذکور کے
ہوے اس وقت کنہیا جی نے اس فن ناچ کو خوبصورت کیا چنانچہ شب و روز مبتلا رہس و رنگ و کلیل
یعنی لہو و لعب مین مشغول تھے کہ مسمی جراسندہ نامی سالا کنس مذکور نے متھرا پر یورش کیا کہ کنہیا اُس سے

تاب مقاومت نہ لا اور شکست فاش کھا مقام وتوار کا مین جا سکونت اپنی اختیار کی اور وہین انتقال ہوا۔
- اور بروایت ثانی یہ کہ کسی قوم بھیل کے ہاتھ سے وفات پائی۔ اگر شرح کیجاے تو ایک دفتر جداگانہ
ہو جائے بعد اُسکے روز بروز اس فن کی ترقی ہوتی گئی۔ انسانون نے اسکو نہایت خوبصورت کیا اور نئے
انداز کے ناز و کرشمہ نکالے اور نئی نئی طرح کی گتین ایجاد کرکے رائج کرتے گئے۔ اور اکثر قواعد رقص مین الفاظ
زبان دیوزاد آتے ہین قبل اسکے اسم نویسی رقاصان زمان ہو چکی ہے اب احتیاج صراحت باقی نہین ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہاے و اسم گتہاے رقص

ہوشیاران انجمن خوبی پر واضح ہو کہ گتہاے منقشہ رسالہ ہذا کے عمل ہون اور شائقین اور ناظرین پر لائح
ہو کہ مداخلت ہونا ہر امور مین کہ خالی از تہذیب اور بیرون از احاطہ طریقہ نجبانہ ہو داخل علم مجلس ہے بہر حال یہ
موسیقی بھی ایک دریاے ناپیدا کنار ہے اور حظ نفسانی اور انبساط روحانی اس سے اظہر۔ علی ہذا القیاس
رقص بھی ایک شعبہ ہے علم موسیقی کا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ رقص وہ شے ہے یعنی ہاتھ اور پانون اور
رشتہ گردن اور آنکھ اور ابرو اور کل اعضاے جسمی ظاہری اور باطنی کو جو ہون ہمراہ تال اور مقام سم پلانا۔
اول کشنا گت۔ مراد کنہیا جی سے ہے پہلے کھڑے ہو کے دونو ہاتھ راست بائین پیدا کرے اور
سامنے چند قدم ساتھ لے اور تال کے جاوے اور بعدہٗ تھوڑی دور کے بیٹھ جاوے گھٹنون کے
بھل اور داہنا ہاتھ اُلٹا اور بایان ہاتھ سیدھا سامنے مُنہ کے رکھے جس طرح سے بانسری بجاتے ہین
دونو گھٹنون سے چکر لگاتا ہوا پھر اپنے مقام پر آوے یا دوری سے چکر لگاتا ہوا آوے اُسکو کشنا گت کہتے
ہین۔ کتھکون مین یہ گت جاری ہے اور محفل مین پہلے یہ گت کم ناچتے ہین جو کہ موجد اسکے کنہیا جی ہین لہذا
اوّل مین رقم ہوئی۔
دوم پری گت۔ جس وقت آراستہ ہو گھونگر وغیرہ سے اوّل کھڑے ہوکے دریاے عشق اور نئے دین

غوطہ زن ہوا اور ہر مرتبہ نظر اپنی دونو ہاتھ کھلے ہوؤں پر کرتا ہے نہ دوسری جگہ اور اُسی انداز سے آگے چلا جائے اور پشت سے پھر چلا آوے یعنی پشت نہ پھیرے اسکو پری گت کہتے ہین۔

سیوم سلامی گت۔ دست راست سر پہ رکھے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی نیچے کے ہاتھ پر جو کھلا ہے رکھکے ناچنا شروع کرے یعنی سیدھا چلا جائے اور پھر آوے اسکو سلامی گت کہتے ہین۔

چہارم فریاد گت۔ وہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو خم سر سے تا بند دست بلند کرے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ کے آگے جاوے ناچتا ہوا اور اُس وقت نظر اُسکی دست راست پر ہو اُسکو فریاد گت کہتے ہین۔

پنجم مکٹ گت۔ اُنگلیان کلمہ کی سر پر باہم دونو ہاتھون کی ملا کے مثل ہالہ ماہ تابان اور حلقہ سر گرد کا معلوم ہو کر کے ناچتا ہوا آگے جاوے اور اُس وقت نظر دونو اُنگلی ملی ہوئی پر رکھے اُسکو مکٹ گت کہتے ہین۔

ششم آنچل گت۔ داہنے ہاتھ کو بالائے سر چھوڑے اور بایان ہاتھ بطور خود نیچے چھوڑ دے اور اپنے پاؤن پر نظر کر کے روان ہو یعنی نظر پاؤن پر ہی رہے اسکو آنچل گت کہتے ہین۔

ہفتم مسکراتی گت۔ پشت سارے ہاتھ کی معہ سب اُنگلیان خصوصاً بیچ کی اُنگلی اوپر لب زیرین کے چھوڑے اور دوسرا ہاتھ ایک مشت کر کے یعنی مشت بند اس طرح سے کہ انگوٹھا نکلا ہے کر کے کمر پر چھوڑ دے اور مرفق اُسی دست چپ کو خم دے کے نظر اپنی پیش معشوق کر کے روان ہو اُسکو مسکراتی گت کہتے ہین۔

ہشتم مودب گت۔ کف دست راست اوپر کف دست چپ یعنی ہتھیلی پر ہتھیلی مثل انداز زد و ضرب نیچے اوپر رکھ کے اور سب اُنگلیون کو بھی مستقیم بند کر کے چاہیے کہ ملی ہون اس طرح رکھو اور سر انگشتان دست چپ بالائے بند دست راست ہون تا ناف لا کے اور نظر اپنی اپنے ہاتھون پر کر کے بعشوہ گری [illegible] ہو۔ اسکو مودب گت کہتے ہین۔

نہم حسن گت۔ دست راست باندھ کے دونو چھاتیون کے نیچے چھوڑے اور بایان ہاتھ بطریق اول بطور خود نیچے کر کے نظر چھاتیون پر کرتے ہوئے چلے تو اُسکو حسن گت کہتے ہین۔

دہم[۱۰] گھونگھٹ گت ۔ مقنعہ منہ پر یعنی گھونگھٹ چھوڑے اور ایک ہاتھ مثل آنچل گت سر پر رکھے اور بائین ہاتھ سے مقنعہ منہ کا پکڑکے دو بالشت بلند کرے اور نظر دونون پتانون اپنی پر کرتے ہوے جاوے تو اسکو گھونگھٹ گت کہتے ہین ۔

یازدہم[۱۱] محبوب گت ۔ سر مقنعہ بطریق سابق بالاے چہرہ لاکے دونو ہاتھ نیچے چھوڑے بطریق راہ چلنے کے روان ہوا اور نظر اپنی بالاے ناف رکھے اسکو محبوب گت کہتے ہین ۔

دوازدہم[۱۲] ناز گت ۔ سر دست چپ کو معہ انگلیون یکشت کرکے اور مرفق دست راست و پشت انگلیون دست چپ سے رکھے اور دست چپ کو درمیان عرض شکم عریض ناف پر چھوڑے اور پشت دست راست کو بطور گت خندہ یعنی مسکراتی اوپر زنخدان کے رکھے جیسا کہ دست راست مثل دست چپ سے تمام زنخدان ایک ستون بلورین معلوم ہو درمیان ہر دو پستان کے اور نظر اپنی چھاتیون پر کرے مگر بائین پستان پہ نظر ہونا بہت انسب ہے اِس حرکت سے ہاتھ کشادہ نرہین گے آگے جاوے تو اُسکو ناز گت کہتے ہین ۔

سیزدہم[۱۳] غمزہ گت ۔ یہ ہے کہ لب زیرین اوپر کے دانتون سے چابتا ہوا پکڑے اور داہنے ہاتھ کو سر پہ رکھے اور نظر اوپر پستان چپ کے کرے اور ابرو کھچے ہوے اور آنکھ خماری بنلوے اور دست چپ بطور خود چھوڑ کے روان ہو تو اسکو غمزہ گت کہتے ہین ۔

چہاردہم[۱۴] ادا گت ۔ آنکھین بلند کرکے اور سر سمت آسمان بلند کرے اور دونو ہاتھ خم رکھے اور راست روان ہو تو اُسکو ادا گت کہتے ہین ۔

پانزدہم[۱۵] نیک گت ۔ دونون ہاتھون کو دونو بغلون مین چھپاکر آنکھین سمت آسمان کرکے مثل راہ چلنے کے چلے تو اسکو نیک گت کہتے ہین ۔

شانزدہم[۱۶] صاعقہ گت ۔ دونو ہاتھ کشادہ کرکے سکوت مین آوے اور آنکھون کو گردش لاوے اور پھر نظر نیچی کرکے چند قدم چلے اور ٹھہر جاوے اس طرح مکرر کرتے ہوے چلے اور پھر واپس آوے تو اسکو صاعقہ گت کہتے ہین ۔

[17] ہفتدہم کرشمہ گت ۔ دست راست کو اُلٹا کر کے سر پر قریب پیشانی جانب چشم راست رکھے اور بائین ہاتھ کو زنخدان پر چھوڑے اور نظر اپنی پستان چپ پر کر کے آگے روان ہو تو اسکو کرشمہ گت کہتے ہین ۔

[18] ہیجدہم دودستی گت ۔ دست راست کو اُلٹا کر کے قریب مونڈھے دست چپ کے کرے اور دست چپ کو اُسی بائین طرف راست کرے اور دو قدم آگے چل کے بائین طرف مُنہ کر کے استادہ ہو پھر دو قدم اُسی طرح سمت دست راست چلے اور مُنہ داہنی طرف کر کے ٹھہر جائے اسی حیثیت سے چلا جائے تو دودستی گت کہتے ہین ۔

[19] نوزدہم جادو گت ۔ دست راست کی دو انگلیون سے پشواز پکڑ کے ہاتھ سر پر رکھے اور دست چپ کو بطور خود چھوڑے اور نظر اپنی متحرک پستانون پر جو کرتے ہوے آگے جائے تو اسکو جادو گت خاص و عام کہین گے ۔

[20] بستم محبوبہ گت ۔ دونو ہاتھون کی دو دو انگلیون سے ادہر اُدھر سے پشواز پکڑ کے نظر اپنی کبھی سمت معشوق اپنے کے اور کبھی طرف مین دیسار کرتے ہوے آگے کو روان ہو اور پھر پشت کبھی داہنے کبھی بائین رخ کرتے ہوے پھرا دے تو اُسکو محبوبہ گت کہتے ہین ۔

[21] بست و یکم برق گت ۔ دست چپ سے پشواز کو چٹکی مین پکڑ تا بہ کمر لاوے اور دست راست کو بطور خود چھوڑے اور قدم اپنا اٹھاہ لے یعنی پلٹپٹ و پلت کے جو پکھاوج یا طبلہ کی لے گر یعنی مد ہو ساتھ اُسکی کے اُٹھا دے یعنی آڑے ہو کے چلے طرف دست راست سے اور ہنگام واپسی سمت دست چپ سے آڑے ہو کے طبلہ کی سے ست درت یعنی دونی لے مین بچستی و چالاکی تمام تا بمقام روانگی واپس آوے اور نظر اپنی وقت روانگی پستان چپ پر کرے اور وقت معاودت بائین طرف نگاہ ترچھی بہ شوخی خمار آلود رکھے اور بسرعت تمام مانند برق شتابی بمقام خود واپس آئے تو اسکو برق گت کہتے ہین ۔

اور زیادہ گتین ان گتون سے جو ہین وہ بیہودہ ہین حضرت سلطان عالم نے چودہ گتین کتاب

صوت المبارک" مین ترقیم فرمائی ہین اور راقم نے علاوہ اُنکے سات گتین اور زیادہ اُن سے کہ جدید ہین الّا لائق دید ہین زیب قلم کی ہین۔ اور الفاظ مقررہ گت کے کثرت پانون سے ظاہر ہوتے وہ یہ ہین یعنی تا وتھی و تت اگر کوئی چاہے تو ہموزن پرت پکھاوج طیاری ممکن ہے الّا بہاؤ اُس سے علیحدہ ہے۔

فصل سیوم مقدمہ تبلانے مین جسکو "بھاؤ" کہتے ہین

محبوبان انجمن سرود سرائی اور زہرہ سیرتان نغمہ ساز محفل زیبائی پر اور شائقین پر آسرائی پر پوشیدہ نہ رہے کہ بھاؤ جو مشہور خاص و عام ہے اُس ہین یہ کلام مالا کلام کہ لفظ عشق کو ہموزن سے یہ تجیز و تخیر اور بانجاد اور بیر دشمنی اور فراق اور وصال اور رغبت اور نفرت اور ترس اور دلیری اور گریہ اور خندہ اور ناز اور ادا اور ہوشیاری اور نادانی اور سختی اور سہل انکاری اور شکوہ اور شکر اور اعانت اور فراموشی اور یاد اور خمار اور عقل ہائے اور علاوہ اسکے ادا کرنا ہر اک کا ایک تصویر تصاویر عشق سے کھینچنا ہے اور ایسا نہ کرے کہ معشوق کے گلے مین اُس وقت زبردستی لپٹ جائے۔ ہان دور سے اشارہ اور کنایہ کرے کہ اگر تو نصیب ہوتا تو یون لپٹ کے تجھے پیار کرتے۔ اسی طرح دشمنی مین ایسا نہ کرے کہ تلوار کھینچ کے بجوڑے بلکہ دھمکانا بھی سخت عیب ہے بلکہ خلاف تہذیب۔ فقط کنایہ کافی ہے۔ الحاصل بھاؤ مین آنکھ اور ابرو اور جملہ اعضا اور خوارج اپنے کو رجوع اُس لفظ نغمہ پر کرے کہ رمز و کنایہ اور اشارہ اُنکے سے سامعان کو ایک درد پیدا ہو اور کیفیت اور لطف اور تکلف یہ ہے کہ اعانت اور حمایت ہر لفظ گانے کی کرے کہ اُس سے ایک اثر پیدا ہو۔ سو ایسے لوگ کمیاب ہین ہان ایسا دیکھا کہ برابر لفظ کے بھاؤ ادا کرتے ہین۔ یہ بھی غنیمت ہے مگر کمتر ورنہ ایسا اکثر دیکھا کہ سوال تو آسمان سے اور جواب ریسمان سے غرض بے اٹکل لوگ بکثرت دیکھے جب تلک انسان خیال معشوق اپنے کا نہ کریگا تا یوم التناد درستی بھاؤ اُس سے غیر ممکن انسان کو لازم ہے کہ جس کام پر اُسکی طبیعت رجوع ہو اُسکو بامقلدی و بلندی انصرام کو پہونچاوے ورنہ ناحق سر پھراوے

فصل چہارم بمقدمہ نخیز کہ ہونا اسکا رقص مین لازم ملزوم ہے

نازک مزاجان مجلس رعنائی اور نغمہ سازان زہرہ خصلتان محفل زیبائی پر واضح ہو کہ بمقدمہ نخیز ایسا کچھ تصور کرنا چاہیئے کہ نخیز چند رشتۂ گردن ہے کہ کام آتے ہین اور استخراج اُسکا تین جانورون سے کیا ہے۔

اوّل حرکت رشتۂ گردن باز یہ حرکت رشتۂ گلو یعنی دورہ بہتر ہے۔

دوم رشتۂ گردن شکرہ اور طریقۂ گردش اُسکے کمتر پہلے سے ہے۔

سیوم حرکت رشتۂ گردن طوطی سبز کہ جسکو طوطا کہتے ہین یہ حرکت بد ہے پس رشتہ وہی بہتر ہے کہ رگہین گردن کی وقت رقص کی لَے کے مقابلہ مین جنبش کرین کہ جسکے باعث سے ناز اور غمزہ اور عشوہ معشوقانہ ثابت اور ادا ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ ہر آن مین عشق کو ترجیح ہے اور سرود و ساز اور نغمہ اور رقص وغیرہ متعلق ہے عشق کے اور ناچنا اور ریتانا اور ناز و کرشمہ واسطے مہوشان طناز کے ہے پس عشق مجازی سے حقیقی ممکن ہے بہرحال اسی واسطے اہل تصوف نے علم موسیقی کو داخل عبادت کیا ہے اور معلم الملکوت کو سرود سات زمان نے بڑا اختیار دیا ہے الا صاحبان نسبت کا اُس نے ہنوز کچھ نہین کیا ہے۔

باب ششم

بیان دوازدہ مقامات وغیرہ یعنی راگہای فارسی معہ تفصیل اور رچانے کے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے

ترانہ سازان خوش الحانان اور نظارہ کنان سلیقہ شعاران پر واضح ہو کہ یہ بات جمہور عوام پر ظاہر ہے جس گھڑی جسم انسان عناصر سے ترکیب دیا گیا تو جان قالب مین الحان سے قرار پائی اور الحان یعنی صوت خواہ حنجرہ سے ہو یا آنکہ اور شے سے اور آواز متعلق ہے سر سے اور اُسکا پیدایش سُر ہے۔ ہوا سے کسی مقام خلا مین اگر ہوا اندر کو بفاعل یا مفعول درآئی تو خواہ مخواہ اُس سے ایک صدا پیدا ہوئی۔ اب تصور کرنا چاہیے کہ جو ہولنے حسب دلخواہ اپنے جگہ پائی تو آواز خوش یعنی انبساطی برآمد ہوئی اور اچانک ہوا نے موافق مرضی اپنی کے جگہ نہ پائی تو آواز بد وناموزون پیدا ہوئی۔ اسی طرح قلب انسان سے جبکہ چاہیے دم اولین آخرین سے کہ بقائے حیات مستعار بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمہ باقی ہے یعنی "چون ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است وچون برمی آید مفرح ذات، پس در ہر نفسے دو نعمت موجود" بہر حال ہر دو صدا کے برآمد درآمد سے پیدایش سُر ظاہر ہوا۔ از انبساطی کو سُریلی اور آواز غیر انبساطی کو بے سری قرار دیا ہے۔ اور ثانیاً آواز کا پیدا ہونا ضرب سے متصور ہے یعنی جبکہ چیز آلات وغیرہ کسی چیز سے ٹھونکو یا بجاؤ یا آنکہ کوئی شے کسی شے پر گر پڑے یا کوئی

چیز باہم ٹکر کھاوے تو اُس سے بھی پیدا ہوتا صدائے سُریلی یا بے سُری کا حسب طریقہ بالا لاریب واضح ولائح پس الحان خوش آوازی کو جو ساتھ الفاظ کے قلب سے نکالی جائے اُسکو کہتے ہین آگے اسکے قبل بیان باب اول کی فصلون مین مشرح ہو چکا ہے زیادہ صراحت مین طوالت کلام بے سود واضح تھا۔

فصل دوم بیچ بیان جائز ہونے مقامات فارسی اور ہونے حرام الحان مع وجہ ثبوت

بیان جواز مقامات وغیرہ مین گو کہ امر خراشی سامعین اگستر اور مصلح ذہن ناظرین سخن پرور ہے سے نے التماس یہ ہے کہ دامنہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور تخم اعمال حسنا کشت عدالت مین بو کے مزد آخرت لینا چاہیئے یعنی راگ جو اہل تصوف نے عمادتًا جائز رکھا ہے اقوال اُنکے آمنا وصدقنا کس واسطے کہ اکثر انبیا نے جائز رکھا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام ربنا ظلمنا الحان عراق مین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات مقام عشاق مین۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام منقبت مقام حجاز مین اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ سازی الحان و مقام حسینی مین فرماتے تھے اور تا زمان امیر خسرو علیہ الرحمہ مدار نغمہ اوپر انہین چار مقامون کے رہا۔ ہر ایک نے بطور خود جائز رکھا۔ بزمانہ آخرین دور قمر مین پیغمبر ہمارے شفیع روز محشر قسیم آب کوثر صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقًا مدینہ انصار کی سمت تشریف فرما تھے اثنائے راہ مین دختران جنید باین مضمون دلچسپ گاتی تھین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات بتا دیتے ہین۔ آپ نے بہ لسان مبارک فرمایا کہ یہ تم نے کیا گایا العلم عند اللہ غیب کا عالم وداتا ذوالجلال والاکرام ہے۔ ایسے گانے سے باز آؤ۔ اور کچھ گاؤ مجھکو یارائے بیان حال استقبال بغیر اذن اللہ نہین ہے پس ایسی روایات سے امتناع نغمہ سرائی بپایہ ثبوت نہ پہونچی۔ ہان وہ غنا میرکہ پیش حضرت تھا شرعًا لاشک حرام۔ نزدیک علما دف ودائرہ حرام نہین ہے۔

فصل سیوم مین اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب

حجاب اول بیان اسم دوازدہ مقام مین شائقین وخوش نوایان باآئین پر پوشیدہ نہ رہے کہ بالفعل بالاتفاق نام دوازدہ مقامات کہ شائقین کو دورۂ مداولت مین وقت نمو بہل ترین منقوش لوح سینہ فرمائین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون ۔ اول عراق ۔ دوم عشاق ۔ سیوم حجاز ۔ چہارم حسینی ۔ پنجم رہاوی ۔ ششم بزرگ ۔ ہفتم اصفہان ۔ ہشتم بوسیلک ۔ نہم راست ۔ دہم زنگولہ ۔ یازدہم کوچک ۔ دوازدہم نوا ۔ بارہ مقام مشہور خاص وعام ہین ۔

حجاب دوم بمقدمہ تصریح ایجاد مقامات معہ اسم نویسی موجدان اب تصور کرنا چاہیے کہ سابقاً مدار نغمہ سرائی چار مقام پر تھی اور موجد اسکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ۔ بعدازان لقمان اور افلاطون او فیساغورس اور سلاسل حکما نے چار مقام رہاوی اور بزرگ اور اصفہان اور بوسیلک یہ مقام قرار دیے اور زان بعد امیر خسرو اور مولانائے کمال الدین اور استاد شمس الدین اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے چار مقام ایجاد کیے ۔ راست اور زنگولہ اور کوچک اور نوا اس طرح بارہ مقام نامزد ہوئے آگے انکے شعبہ ہاے مثل راگنی یعنی زوجہ ہاے وگوشہ ہاے مانند پسران یعنی طفلہاے ہین وہ بافصال جداگانہ مشرح زیب قلم ہونگے علیحدگی مین صراحت بخوبی ممکن ہے لہذا فصلین مقرر کین ۔

فصل چہارم دربیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ونقشہ تاثیرات ساتھ دو حجاب کے

اول حجاب مین نقشہ تاثیرات وغیرہ شائقین خوش مزاجان وناظرین ترنم سازان پر منکشف ہو کہ ولایت مین بارہ مقام کے بارہ راگ مثل بارہ برجون کے کہ انہین سے متعلق ہین مقرر ہین اور ہر ایک راگ کے دو دو شعبہ مثل راگنی اور چار چار طفل مقرر ہین ۔ اور چھ آوازہ مثل چھ راگ کے

اور بارہ نغمہ مانند بارہ سُر تیور کومل کے مقرر ہین - بارہ مقام ہندسے ولایت مین زیادہ ہین اُنکو مثل سُر اور راگ کے نہ تصور کرنا چاہیئے - مقام سے مراد طریقہ اور قریب ٹھاٹ کے مانند دُھن کے جسکا بیان باب دوم کی فصل ششم کے دوسرے پردے مین مشرح ہوچکا ہے مگر اہل ریاضی یعنی حکما وغیرہ نے بروج فلکی وغیرہ پر منقسم کیا ہے یا یون طریقہ یعنی راست[۱] حمل پر اور اصفہان[۲] ثور پر اور عراق[۳] جوزا پر اور کوچک[۴] سرطان پر اور بزرگ[۵] اسد پر اور حجاز[۶] سنبلہ پر اور بوسلیک[۷] میزان پر اور عشاق[۸] عقرب پر اور حسینی[۹] قوس پر اور زنگولہ[۱۰] جدی پر اور نوا[۱۱] دلو پر اور رہاوی[۱۲] حوت پر -

اور تاثیر ہر اک کی جُداگانہ ہے یعنی عشاق اور نوا اور بوسلیک شجاعت بخشتا ہے اور عراق اور اصفہان فرح وانبساط دیتا ہے - اور حسینی اور حجاز لذت دلاتا ہے - اور بزرگ اور رہاوی اور کوچک اور راست حزن و ملال لاتا ہے پس حکما وغیرہ نے ایسے طریقے اور اوقات معین کئے اور تقسیم بھی افصالون پر کی ہے اب ولایت مین بھی اس قدر کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک اختراع موسیقی ارسطو اور ابو نصر فارابی سے - اور بعض کے نزدیک افلاطون سے اور بعض کے نزدیک فارابی نے تکمیل کیا اور بعضون نے حضرت آدم علیہ السلام سے لکھا ہے مگر فقط الحان لا تکمیل حکما وغیرہ سے ہوئی - ہان اختراع بربط کا فیثاغورس اور قانون ابونصر فارابی سے اور بعض اہل عرب سطوس کو موجد موسیقی جانتے ہین اور نقشہ ہذا سے کیفیت تقسیم اوقات فصال و بروج وغیرہ ظاہر ہے -

نقشہ ۲۱۶ پر درج ہے - ناظرین بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم راگ مقامات بروج ہای معہ افصالہائے و تاثیر وغیرہ جداگانہ

بارہ مقام فارسی	بارہ برج عربی	بارہ برج ہندی	بارہ مہینہ ہندی	کیفیت تاثیر ہر ایک مقام
اصفہان	ثور	برکھہ	بیساکھ	انبساط بخشتا ہے اور فرح دیتا ہے سامعین کو۔
عراق	جوزا	متھن	جیٹھ	ایضاً
کوچک	سرطان	کرک	اساڑھ	حزن وملال پیدا کرتا ہے۔
بزرگ	اسد	سنگھہ	ساون	ایضاً
حجاز	سنبلہ	کنیان	بھادون	لذت دیتا ہے سامعین کو
بوسلیک	میزان	تولا	کنوار	شجاع کرتا ہے سامعین کو
عشاق	عقرب	برچھیک	کاتک	ایضاً
حسینی	قوس	دھن	اگھن	لذت دیتا ہے ہر اک سامع کو۔
زنگولہ	جدی	مکر	پوس	رنج دیتا ہے اور غم پیدا کرتا ہے۔
نوا	دلو	کمبھہ	ماگھہ	شجاعت دیتا ہے سامعہ کو
رہاوی	حوت	مین	پھاگن	رنج والم دیتا ہے سامعین کو
راست	حمل	میکھہ	چیت	پریشان اور آشفتہ خاطر کرتا ہے۔

اور اہل ہند شمار بروج میکھہ سے شروع کرتے ہین۔

حجاب دوم در راگہای فارسی کہ کس نے بعد حکما اختراع کیا

مطربان دوران اور شائقین زمان پر واضح ہو کہ حضرت امیر خسرو بعد حکماے قدیم محقق اور موجد علم موسیقی کے ایسے ہوئے کہ بعد اُنکے کوئی ہمپلہ اُن کا تاالی الان خلاق زمان نے خلق نہ کیا - یہ چند راگ کہ داخل شبہ وغیرہ مین موجد اُنکے ہوے - اول فرودان - دویم چارگاہ - سیوم زوکاہ - چہارم آوازن - پنجم غنم - ششم قرغنہ - ہفتم فرودست - ہشتم ہمنم - نہم بریز صغیر - دہم بریز کبیر - علاوہ برین امیر خسرو ہر اک علم مین علامۂ زمان تھے اور صاحب باطن مرید حضرت نظام اولیا کے تھے - افسوس ایک نسانہ ہمارا تہذیب علم سے خالی ہے - حسرت یہ ہے کہ خداوند جہان نے ہمکو اُس عہد مین کیون نہ خلق فرمایا ایں ہم غنیمت است بقول کہ بیاد ازین بتر گردد -

فصل پنجم مین بیان تحریر اور زمزمہ اور نغمہ

ماہران موسیقی اور ناظران پر پوشیدہ نرہے کہ نغمہ وہ ہے مقدمہ غنا مین کہ خالی از کیفیت نہین ہے اور غنا مین تکلف انسان کو برباد کرتا ہے اور سبب تکلف جسقدر کہ اطاعت نفس سے مثل کلمہ اور کلام کنایہ عشق چشم سے ہراوی وہی نغمہ ہے اور جو خالی نغمہ سے ہے وہ تکلف ہے تصور کرنا چاہیے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے آواز لذیذ سے خواہ مضمون خواہ چشم وابرو سے خواہ جودت اُسکی سے خواہ لَے اور تال سے یا حرکت دست وپا سے یا حرکت گردن سے یا حرکت گشت تان سے یا موزون الفاظ کو تال مین لانے سے جس طور سے ہو خالی از نغمہ نہ ہوگا - اور اگر کوئی شخص لاعلم آواز اپنی نکالے یا آہنگ کلام کرے وہ داخل سُر شماری نہ ہونگے یہی حال تال کا ہے الا مقدمہ لَی کا باہر اس سے ہے - اور شناخت سُر صادق یہ ہے کہ ہواے گرم قلب بے وقت نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت وسلامتی جملہ اعضا سے ہے یون نہین دستیاب ہوتی ہے - تصور کرنا چاہیے کہ جو اندھے ہین سُر اُنکے مثل سُرہاے بینا ہرگز نہین ہوتے پس بروقت برآمد آواز جملہ عضو درست ہونا چاہیے - اور جو اعضا کہ نادرست ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا اُسیقدر تفاوت سُر کا ہوگا -

اور ہندی مین اسکو رتن جوت کہتے ہین اور اُس سے مراد روشنی ہے پس بہرحال روشنی سلامتی اعضا ہے۔

بیان تحریر تصور کرنا چاہیے کہ جب مقام وغیرہ تکمیل پا چکے تو واسطے خوش اسلوبی کے تحریر اور زمزمہ نکالا۔ چنانچہ اُسکی قطع اہل ہند نے خراب کرکے نام گٹکری کیا مگر زمزمہ مین زور نہ چلا اُس سے بے بہرہ رہے بوجہ اسکے کہ راگہاے ہند مین تان نہ کھپا سکے اور تحریر اہل ہند کو بتصدق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نصیب ہوئی۔ تحریر و زمزمہ آپ نے خیال مین شامل کیا تھا اور راگہاے ہندی مین مثل ہولی اور دہرپد گٹکری کا شامل کرنا سخت عیب ہے۔ ہان ٹپہ مین مسمی شوری نے زمزمہ اور تحریر جائز رکھا ہے بالفعل وہ صورت ہی معدوم ہوگئی۔ متقدمین ولایت نے تحریر صوت جانور کویل سے اختراع کیا ہے وہ آواز کہ جس وقت پروانہ نکلتی ہے اور جبکہ مینہ کے بولتی ہے کہو کہو وہ صدا بالشمول زمزمہ کے ہو جاتی ہے یعنی کو کو پر وزن تمام تو بسرعت تمام جو بولتی ہے اُسی آواز کو پھاڑ کے تحریر نکالے۔

بیان زمزمہ غور فرمانا چاہیے کہ زمزمہ بھی صدائے جانور طیور سے اخذ کیا یعنی ماکیان سے وہ صدا کہ ہنگام گرز کی چلاتی ہین یا وقت انڈا دینے کے جسکو کڑ کڑانا کہتے ہین یا آنکہ بعض اوقات مخوف ہو کے چلاتی اور شور مچاتی ہین اُس آواز سے زمزمہ اختراع کیا ہے وہ صدا اس طور سے ہے یعنی کاکاکاکا اس طریقہ پر زمزمہ قرار دیا ہے الا آواز کو پھاڑتے ہین بلکہ تحریر اور زمزمہ دونو مین آواز پھاڑنا پڑتا ہے پس صدائے ماکیان اور وہ صدائے کویل جو بیٹھ کے بسہولیت تمام ٹھہر ٹھہر کے بولتی ہے وہ داخل زمزمہ ہے۔ اور جو بسرعت بولتی ہے وہ داخل تحریر ہو جاتا ہے اور تحریر مخفف آواز کویل پر حصر کیا گیا اور تحریر کو مخفف اور دانہ باریک کرکے مانند فقرہ ولایتی کے شوری نے ٹپہ مین موزون کرکے نام اُسکا اڑی رکھا اور اڑی تان چھوٹے چار پانچ سُر کی اور وہی کو کہتے ہین اور وہ کہنڈا یعنی دانہ ہاے باریک سُرہاے شمار ہوتے ہین۔ اب سفردائیون نے اڑی کا کام خراب کیا اور پنجاب مین ٹپہ ہند یعنی لکھنو تیار سے بہتر نہین گایا جاتا ہے فقط زبان فصیح ہے سیدھی ٹیپ لگاتے ہین اکثر وہین گاتے ہین تلنگ کا چرچا زیادہ ہے۔ اور زمزمہ گردان

الفاظ متعدد سے باواز درید ہ زمزمہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے جو کہ بالفعل حیرچا اس طرز کا بہت کم ہے اور یہ امر زیادہ تر دشوار پسند ہے بنا علیہ طوالت سے محترز ہو اختصار پر نظر کی جاتی ہے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ اور بلندی اور پستی اور طریقہ گردان مقامات شیرین

ترانہ سنجان شیرین بیان اور شائقان و ناظران پر مخفی نرہے کہ تقسیم شش آوازہ کے ساتھ دو مقام سے ہے یعنی ایک آوازہ دو مقامون سے ترکیب دیا گیا ہے انہین مقامون سے اٹھتا ہے

آوازہ اول سلمک۔ دو مقام پستی اصفہان اور بلندی زنگولہ سے اٹھتا ہے۔ اٹھنے سے مراد شروع کرنا اور بندش جسکو ہندی مین بندھن کہتے ہین نغمہ ۱۱۔

آوازہ دویم گردانیا۔ اور گردانید بھی کہتے ہین پستی مقام عراق اور بلندی راست سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

سیوم نوروز۔ پستی بوسلک اور بلندی حسینی سے اٹھتا ہے اور چار نغمہ سے مرکب ہے۔

چہارم کوشت۔ پستی حجاز اور بلندی نوا سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

پنجم مایہ۔ پستی کوچک اور بلندی عراق سے اٹھتا ہے اور پانچ نغمہ ہین۔ عراق

ششم شہناز۔ پستی مقام بزرگ اور بلندی مقام رہاوی سے اٹھتا ہے اور چھ نغمہ ساتھ اپنے رکھتا ہے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ مقام طریقہ ہے اور بارہ مقام مثال بارہ برجون کے ہین انکو مرکب کر کے چھ شکلین مانند چھ راگ ہند کے جداگانہ مقرر کر کے نام آوازہ کیا اور مقام مانند سُرون کے جو ہین انکو ترکیب دے کے یعنی جیسے کسی راگ مین پانچ یا چھ یا سات سُر ہین اور دوسرے راگ کا میل دیا یا نہ دیا اور راگ قائم کیا تو اسکا وہی بندھن ہوا۔ اسی طرح سے اس فارسی مین بھی ہر ایک آوازہ اور ہر ایک شعبہ اور ہر ایک گوشہ مثل سُرون کے ہے کوئی پستی اور بلندی سے مرکب ہے فرق ترکیب کا ہے اپنی اپنی ترکیب سے مرکب اور مرتب ہین راگہائے فارسی مین۔

حکما وغیرہ اور راگ اسے ہندی مین دیوزاد اور انسان موجد ہوتے گئے۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبے مین

قلم شکستہ رقم اس طرح تصریح شعبہ ہاسے مین زمزمہ پرداز ہے کہ ہر ایک مقام ساتھ اپنے دو شعبہ مانند راگنی ہند کے جیسے ہر ایک راگ رکھتا ہے رکھتا ہے چنانچہ شعبہ اول پستی مقام اپنے سے اور بلندی و پستی سے ملتا ہے یعنی بہم پہونچتا ہے چنانچہ جملہ باین تفصیل مرکب ہین۔

اول مقام رہاوی۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے نوروز عرب مرکب چھ نغمون سے اور پستی رہاوی سے دوسرے نوروز عجم مرکب چھ نغمون سے اور بلندی دے سے ملتا ہے۔

دویم مقام حسینی دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے ذوکاہ مرکب دو نغمہ سے اور مقام پستی سے اٹھتا ہے۔ دوسرا بالندیرا اور بعض نے فحز لکھا ہے مرکب آٹھ نغمون سے اور بعض نو نغمون سے لکھتے ہین۔

سیوم مقام راست۔ دو شعبہ کا مالک ہے پہلے مرقع مرکب آٹھ نغمہ سے۔ دوسرا پنجگاہ مرکب پانچ نغمہ سے۔

چہارم مقام حجاز۔ دو شعبہ کا خاوند ہے۔ پہلا سہ گاہ مرکب تین نغمہ سے۔ دوسرا حصار مرکب آٹھ نغمون سے۔

پنجم مقام بزرگ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا ہمایون مرکب چار نغمہ سے۔ دوسرا نہفت اور نہفتہ بھی درست ہے مرکب آٹھ نغمہ سے۔

ششم مقام کوچک۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا رکب مرکب تین نغمون سے۔ دوسرا شباق مرکب پانچ نغمہ سے اور شباق کو شبات بھی کہتے ہین۔

ہفتم مقام عراق۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا مخالف پانچ نغمہ سے مرکب۔ اسمین بعض کے نزدیک

غزال شعبہ ہے اسکا اور اصح مخالف کس واسطے کہ جو روضہ خوان کامل اور واقفکار ہیں انکی تداولت میں راقم نے مخالف دیکھا اور نواب لاور علی خان بہادر صفدر جنگ سابق شجاع الملک شاہ کابل ہنگام تسلط دوست محمد خان مقام باندا میں تشریف فرما ہوئے تھے اس علم کے یکتائے زمان تھے ۔ اور راقم کو اول کانپور میں مرزا خادم علی بیگ شاگرد ملا محمد صاحب سے اور بعد نواب صاحب ممدوح سے تاحتی الامکان تحقیقات میں فروگذاشت نہیں ہوئی اور شعبہ دوسرا مطلوب مرکب ہے آٹھ نغموں سے ۔

ہشتم مقام صفہان دو شعبہ کا مالک ہے پہلا تبریز مرکب پانچ نغموں سے دوسرا نیشاپور مرکب چھ نغموں سے ہے

نہم مقام نوا ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا شعبہ نوروز خارا مرکب پانچ نغموں سے اور دوسرا ماہور مرکب چھ نغموں سے

دہم مقام عشاق ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا زابل مرکب تین نغمے سے دوسرا اوج مرکب ہے آٹھ نغموں سے ۔

یازدہم مقام زنگولہ یہ مقام دو شعبہ رکھتا ہے پہلا چارگاہ مرکب ہے چار نغمہ سے دوسرا عراق مرکب ہے پانچ نغمہ سے

دوازدہم مقام بوسیلک ۔ یہ مقام خاوندی دو شعبہ کا ۔ اول شعبہ عشیران مرکب ہے دس نغموں سے اور دوسرا صبا مرکب ہے بارہ نغموں سے ۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ اسا مہائے ترکیب پاچکے یہ چوبیس شعبہ مانند رشح دو دو منقسم ہوئے ہر ایک مقام کے آگے اسکے بیان گوشہ ہائے رقم کیا جاتا ہے سلہ

فصل ہفتم دربیان تفصیل گوشہ ہائے اڑتالیس کہ مثل اطفال مقامات ہیں

شائقین عصر منکشف ہو کہ ہر ایک مقام چار چار گوشے مثل اطفال کے رکھتا ہے ۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ مجملاً اڑتالیس گوشوں کے یاد سے نقشے مرقوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ فقط یاد و لسانی پر اکتفا کی گئی یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی رسالہ پیش نظر ہوتا تو ہرگز فروگذاشت نہ ہوتی اور نقل کرنا خلاف طبع نازک تھا لہذا جائز نہ رکھا چنانچہ

سلہ یہ شعبہ انہیں ۔ اول حور دوم نہاوند سوم اصفہانک چہارم بستہ نگار کا سہ مخالفات ۸ شعبہ ہوئے ۳۲ لمولفہ

چونتیس جو کہ منقوش لوح سینہ تھے اسم نویسی اُنکی ترقیم الاقلام ہے۔

گوشہ

اوّل بہار نشاط۔ دوم غریب۔ سیوم سوار۔ چہارم غمزدہ پنجم ثبات۔ ششم سرافراز۔ ہفتم
بستہ نگار۔ ہشتم گردانیہ۔ نہم نہاوندک۔ دہم صفا۔ یازدہم دلبر۔ دوازدہم اوج کمال سیزدہم نگار
چہاردہم وصال۔ پانزدہم شہری۔ شانزدہم عشیران۔ ہفتدہم غزال۔ ہیجدہم طرب انگیز۔ نوزدہم بحر کمال
بستم حلی۔ بست یکم اعتدال۔ بست ودوم گلستان۔ بست سیوم نیریز کبیر۔ بست چہارم فرودست۔
بست و پنجم جمالی۔ بست و ششم روح افزا۔ بست و ہفتم حسرت۔ بست ہشتم معتدلہ۔ بست نہم حنوی۔ سی ام
پہلوی۔ سی و یکم خراسان۔ سی و دوم نیریز صغیر۔ سی و سیوم قندق۔ سی و چہارم حیران۔ سی و پنجم موافق فقط
اس قدر ذہن نشین تھے اور اسم چودہ گوشون کے لیناً منیا ہو گی لہذا خارج از رسالۂ ہذا رہے اور پستی اور
بلندی انکی مثل شعبہ ہاے ہر ایک مقام کے تصور کرنا چاہیئے اور اُسی کے ہموزن نغمہ بھی شامل ہر ایک
گوشے کے ہین حاجت تحریر نہین ہے اور قسمت چار گوشہ کی ساتھ ہر ایک مقام کے ہے آگے اسکے
ایک حجاب فصل ہذا مین ہے ملاحظہ اُسکے سے حال لحن وغیرہ کا انکشاف ممکن ہے۔

حجاب در بیان لحن ہاے

ترانہ سازان اور ناظران زمان پر واضح ہو کہ الحان در لحن بمعنی صوت حنجرۂ انسان
خواہ حیوان خواہ نباتات یا جمادات یا آنکہ آلات بربخی وغیرہ جس سے کہ برآمد
ہو مثل سُر انبساطی یا غیر انبساطی متعلق سُرون کے ہے الا تفاوت اس قدر ہے کہ یہ لحن بھی مثل وہن ہندی
کے علاقہ رکھتا ہے ہر ایک شئ سے اور موجد لحن یعنی الحان اور آہنگ اور رنگ خصوص گانے کا باربد ہوا
بلکہ اُسی سے شروع ہوا۔ چنانچہ یہ تبتع شیخ نظامی کہ بیچ خسرو شیرین کے رقم ہے اور لحن اس قدر مدرک
ہوے کہ اسم نویسی اُنکی زیب قلم کی جاتی ہے۔ اوّل لحن شادروان مروارید۔ دوم سرو بستان۔ سیوم سرو سہی
چہارم سبز در سبز۔ پنجم گنج بادآورد۔ ششم مشک دانہ۔ ہفتم سکندری۔ ہشتم شب فرخ۔ نہم فرخ روز۔ دہم نوروز

لہ اور یہ گوشے مستخرجہ امیر خسرو ہین۔ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم۔ جملہ چالیس ہوئے ۱۲ المولفہ

یازدہم قفل رومی - دوازدہم رامش جان - سیزدہم مشکمالی - چہاردہم نوشین بادہ - پانزدہم ہوائے نیمروز - شانزدہم مروائے نیک - اور مروائے فال نیک کو کہتے ہین اور مروائے نام لحن بھی ہے من شیدی - ہفتدہم نخچیرگان - ہیجدہم حقۂ کاؤس - نوزدہم راہب ناقوسی - بستم اورنگ - بست و یکم جشن مہرگان یعنی روز شانزدہم ماہ مہر کہ اُس روز اہل فارس جشن عظیم کرتے ہین اور نام لحن کا بھی ہے لمولفہ - بست و دوم سیاوش - بست و سوم کبک دری - بست و چہارم گنج کاؤ یعنی گنجہائے سے کہ بیچ زمانہ جمشید کے بہرام گور ظاہر ہوا تھا اور تفصیل اسکی کتب لغت مین مشرح مرقوم ہے - بست و پنجم باغ شیرین - بست و ششم کین ایرچ یہ لفظ ترکی ہے - بست و ہفتم طاق دل سی نام محل یعنی ایوان سلیمان کہ اُس مین ایک تخت رکھی ہے اور نام لحن بھی ہے - بست و ہشتم ماہ بر کوہان بست و نہم فیض صبوح - سی ام آئین جمشید - سی و یکم کیخسروی - سی و دوم آرایش خورشید - سی و سیوم گنج سوختہ یعنی گنج پنجم ہفت گنج پرویز سے اور معنی ترکیبی اسکے گنج سخیدہ اور سوختہ بمعنی سنجیدہ اور نام لوا سے ہے من شیدی اور نام لحن ہے یہان مراد ہے لحن سے اور بہرحال لحن طریقہ صدائے خوش کا ہے بعد حضرت آدم علیہ السلام باربد نے بہت سے لحن اختراع کئے جس طرح سے کہ اول مہادیو موجد ہوئے اور بعد اُنکے دیوزاد اور انسان موجد راگہائے ہندی ہوتے گئے اسی طرح علم موسیقی کے اہل فارس اور تمامی حکما وغیرہ موجد ہر ایک شی کے ہوا کئے اور الحان اور تحریر و زمزمہ ولایت ایسا موثر ہے کہ انسان و حیوان کا دل ہلا دیتا ہے بلکہ ہنوز عجم اور عرب مین حدی خوان ایسے ہین کہ شتران بے مہار کوہ و صحرا سے پاس حدی خوان حاضر ہوتے ہین تا کہ روضہ خوان خوش الحان ولایت مین اتنک تاثیر مثل راگ ہند معدوم نہین ہوئی ہے -

فصل نہم در بیان تشابہ ہونے راگہائے ہندی ساتھ راگہائے ولایت کے

معہ جواب باب ستار مین چند قواعد

شائقین روزگار اور ناظرین صغار و کبار پر واضح ہو کہ حکمائے ہند موسیقی کو سنگیت کہ شعبہ ناٹک کا

کہتے ہین اور جملہ اصول صوت اور نغمہ اور تال اور سُرے اور راگ اور رقص وغیرہ کو شمیسر اور راز دہ غیرہ نے ترتیب دیا
اور خیال کرکے جو مشاہدہ کیا تو کوئی راگ ہندی اور فارسی باہر بارہ سُرون سے نہین ہین پس جس وقت
کہ سُر متفق ہین تو جمیع اصول باہم مناسب ہونگے اور اکثر راگہاے فارسی کو راگہاے ہندی سے نسبت ہے
یعنی مقامات اور شعبہ ہا اور آوازہ ہای معہ لحان مناسبت رکھتے مثلاً آہنگ اور صوت اور نغمہ رکب اور غزال کا
مشابہ ہے کھٹ اور دہناسری راگہاے ہندی سے اور دوگاہ اور حسینی مقام اور نوروز عجم سارنگ سے
مشابہ ہے اور سہ گاہ اور چہارگاہ اور مغلوب اور مقام زنگولہ مشابہ ہین ٹوڑیون سے اور زابل اور مخالف
اور مقام عشاق مشابہ ہین گوری اور پوربی اور پوریا اور گورا اور آسا اور بھٹیال راگہاے ہندی سے اور
مقام عراق اور اوج شعبہ ہمرنگ گن کلی اور مالسری راگ ہندی کے اور مقام صفہان اور شعبہ مشیا پور مشابہ
زیلف اور بہیروی راگنی ہندی سے اور نیر کبیر اور نیر صغیر یہ شعبہ مشابہ ہین بین اور بھوپالی اور بہاس اور جیت
شب راگہاے ہندی سے اور بعض نے عشاق کو مشابہ کیا ہے نٹ راگ ہندی سے اور نوروز عجم اور حسینی
اور دوگاہ فقط آہنگ کافی راگنی ہندی سے اور بعضون نے حسینی کو دہناسری سے مشابہ کہا ہے اور مقام
نوا مشابہ ہے کیدارا راگ ہندی سے۔ اور بعضون نے صفہان کو سارنگ سے اور عراق مقام کو بھی کانہڑا
سے اور غزال شعبہ کو اساوری سے اور دوگاہ شعبہ کو جیت سُری سے مشابہ کیا ہے اور دون مین اختلاف ہے
مقام رہاوی اور گوشہ گلستان مشابہ ہے کانہڑا راگ ہندی سے اور مقام بزرگ مشابہ مالی گورا راگ ہندی
سے۔ اور بعض نے سہ گاہ کو بلاول سے اور چہارگاہ کو بھیرون سے مشابہت دی ہے بندہ نے جو مطابق
کیا تو کلام سبھون کے درست ہین شاید کسی کی فہم مین نہ آئے تو یہ تمثیل احتیاطاً دیجاتی ہے یعنی جس طرح
بھیرون راگ ہندی چار قطعہ پر ہے اور بہت مین ہین مگر نام ایک ہے بعدہٗ صورت علیحدہ کرکے نام ہر ایک کا جداگانہ
کردیا ہے اسی طرح سے ہر ایک مقام اور آوازہ اور شعبہ اور گوشہ اور نغمہ اور الحان مختلف باشکال جداگانہ
بصنعت اُستادان کہ شکل ناکہان ہین کردیے ہین فہمید مناسبہ انسان کو چاہیئے اور تفصیل اسامی فارسی یون ہے

کہ مقام بارہ اور شعبہ ہا چوبیس اور گوشہ ہا اڑتالیس اور آوازہ چھ اور نغمے بارہ اور لحن تینتیس اور دو مقام اور چار شعبہ زائد ہین بارہ مقام اور چوبیس شعبون سے اس حساب سے چودہ مقام اور اٹھائیس شعبہ ہوئے اور ہند مین چھ راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر اور بارہ سُر مقدم ہین آگے اس سے ہر ایک علی قدر جودت طبع ایجاد کر کے علم کو رونق دیتا رہا علی ہذا القیاس علم موسیقی فارس مین حکما وغیرہ موجد ہوئے ہر ایک اختراع کر کے وہ ہندہ زیب و زینت ہوتے گئے۔ ہند مین فی زمانہ لوگ زیرک مبتلائے افلاس ہو گئے لہذا اس علم کا فروغ کم ہوتا گیا اور بہ نسبت ہند ولایت مین مرفع حالی اور فارغ البالی رہی بنا علیہ ہر ایک علم کو رونق اور ترقی موجود ہے۔

حجاب اول در تشابہ راگہای ہندی نغمہ ہائے مقامات فارسی سے

نغمہ سنجان و مشتاقان گلشن دہر پر اظہر ہو کہ ملک فارس مین علم موسیقی کے بارہ مقام مقرر ہین اور اس مولف کو منظور ہوا القابل راگ ہندی ساتھ مقامات فارسی کے تو منجملہ بارہ مقام کے گیارہ مقام کے نغمے فقط تحقیقات سے ہم پہونچے ترقیم کرتا ہون بطور خود ہنگام متحقق ہونے ایک اور مقام بقیہ کا بھی تحشی کیا جائیگا انشاء اللہ المستعان۔

مقامات فارسی راگہائے ہندی سے بدین تفصیل موافقت رکھتے ہین۔

مقام عزال اور کھٹ ایک ہے اور مخالف ورام کلی موافق ہے۔ اور مقام نیریز و کلیان قریب تر۔ سشیران و بسنت راگ ہندی نزدیک ہے۔ مقام دوگاہ و ساہہ ٹوڑی اقرب ہے۔ نوا و سارنگ ایک ہے مقام راست و نٹ برابر۔ عراق و پوریا و دھناسری باہم نزدیک۔ حجاز و راست رنجہ اور بردا کہ اصل اسکی بردہ ہے نزدیک تر۔ مقام شہناز اور سری راگ کہ اہل پنجاب اکثر گاتے ہین مشابہ بدرجہ اتم ہے۔ اور مغلوب اور بسنت راگ باہم نزدیک۔ یہ شعبہ مقام کا ہے جو لوگ کہ عراق و خراسان و ماوراء النہر ملک فارس سے ہند مین آئے نغمہ فہمی و ساز نوازی مین و تصانیف مین اور وقوف اصول مین بہتر ذوالفقار خان قزوینی دیو (عہد شاہ عباس صفوی) سے نہین آیا۔ یا اس زمانہ مین مثل نواب لاور علی خان کابلی موصوف اللہ سا محرم و ماہر علم موسیقی فارس کا وارد ہند نہین ہوا۔ مولف کو ایک نیاز تھا انکی خدمت مین۔

حجاب ثانی بیان تشابہ راگ ہندی سے راگ فارس اور چند طریقہ ستار مین اختراعی امیر خسرو علیہ الرحمۃ

ترنم سازان شائقین اور نغمہ پردازان ناظرین پر ہویدا ہو۔ کہ امیر خسرو بانی طرز قوالی ایسے ہوئے کہ ایک قوم مغنیان جداگانہ کردی زمانہ سات سو برس کا منقضی ہوتا ہے اور ایک شخص خسرو زمانہ اکبر شاہ تین سو سال گذرتے ہین گذرا ہے وہ اس علم سے ماہر نہ تھا شرح اسکی باب ہفتم نقلیات مین بخوبی بسبیل تذکرہ منسلک کیجاویگی۔ خلاصہ یہ کہ اول امیر خسرو نے اول شعبہ فخر دان چارگاہ شعبہ مقام زنگولہ سے مرکب کیا ہے اور فخر دان کو فخر بھی کہتے ہین اور مقامون مین مقام راست کے موجد ہوے اور سنگت راگہائے ہند سے باین تشابہ دی ہے یعنی فخر دان اور چارگاہ مشابہ ٹوڑی سے کہا ہے اور عراق مقام کو سازگیری راگ ہندی سے تشابہ کیا ہے اور مقام عشاق کو راگنی سارنگ کہا اور موافق گوشہ کو مالسری سے مشابہ کیا اور ذوکاہ شعبہ کو دیوانی راگنی سے اور غنم اور غنم بھی کہتے ہین غنم صحیح ہے اور غنم غلط ہے اور آوان پوربی سے اور فرغنہ مشابہ گورا اور رگن کلی سے۔ اور صنم مشابہ کلیان راگ ہندی سے کیا اور اس قدر یعنی چار شعبہ اول حجر دوم نہاوند سیوم صفہانک۔ چہارم مخالف۔ انکو اگر شامل کیجئے تو اٹھائیس ہوئے اور ایجاد کیے۔ اور یہ پانچ گوشہ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم فرغنہ پنجم صنم اور ایجاد کئے اور صنم کو نیریز بھی کہتے ہین مگر تحریر ایسی عطار دکی غلطی فاش پر ہے۔ امیر خسرو صاحب نے دونون نیریزون یعنی صغیر و کبیر سے صنم کو علیحدہ نکالا۔ کیا نیریز کیا صنم مشابہ کلیان سے اور نیریز مشابہ ہین بھیروی اور کافی سے اور نیشاپور شعبہ صفہان سے اور نیریز بھی شعبہ ہے صفہان کا اور مقام بستہ نگار اختراع کیا آپ علم ہذا کے عالم باعمل تھے خداوند کارساز نے ایسا عارف پیدا نہین کیا۔

بیان چند قواعد ستار مشتاقان ترانہ اور شائقان دوران یگانہ پر مخفی اور محتجب نرہے کہ بزمانہ اولین کوئی سازنہ تھا آلات بر بجی سے استنباط ستر کیا گیا اسمین آگے تشریح ہو چکی ہے۔ بہرحال چار صورتین ظاہر ہین۔ اول تت۔ وہ کہ زخمہ اور مضراب سے آواز دے۔ اور دوم تت وہ شے کہ

استعانت بالون سے یعنی گز وکمانچہ سے صدا دے - سیوم گھن کہ ازالۂ چوبی سے آواز دے - چہارم سُھر کہ
عوام سگھر بھی غلطی سے کہتے ہین وہ ہے کہ استعانت نفس سے بولے اور عوام نے تین باتین نکالی
ٹھونک گھسیٹ پھونک مضراب کو نہ باندھ سکے اس جگہ عاری رہے ہین کو مہادیو جی نے گود پاربتی زوجہ
اپنی کو خوابیدہ دیکھ کے نکالی ذکر اسکا آیندہ باب حکایات مین کیا جائیگا - اور ستار امیر خسرو علیہ الرحمہ نے
ایجاد کیا اور فقط تین تار ایک آہنی اور دو برنجی اور نصف تونبہ سے ہموزن مین کردیا - ستار مین ایک سپتک
کامل اور دو سپتکین ناقص ہین یہ کہ سپتک اول مدہم سے تا سپتک میانہ اور سپتک دوم سپتک میانہ سے
تا گندہار - جملہ دو سپتکین ہوئین اور ایک سپتک بالکل ناقص چڑھی ہوئی فقط گندہار تلک ہے اسکو تیسری
سپتک کہتے ہین اور بیچ کی سپتک پوری کامل ہے اس طرح سے تین سپتک مقرر ہین اور قاعدہ کوک
وہ ہے کہ مثلاً چھ تار رکھتا ہے اول ایک تار باج کا آہنی اور دو برنجی کھرج اور پھر ایک آہنی پنچم اور پھر
ایک برنجی گندہار اور پھر برابر اُسکے تار آہنی اُسکو چکاری کہتے ہین جو برنجی ہین کھرج اور جو کہ باج بحساب
کھرج مدہم کوک ہوتی ہے وہ کہ بدست راست کھرج آہنی و برنجی واقع ہوئی پنچم اور چکاری ہموزن ہم
یا جو سُر چاہے مگر سپتک دوسری اور تیسری مین کام آتا ہے نہ سپتک اول مین قواعد کوک ستار مستعملہ ہے
اور تین حرف ڈا و ڑا و ڈر فقط دست راست سے نکلتے ہین زخمہ یعنی مضراب سے اور لفظ ڈا اون تین
حمایت دست چپ کے ہوتی ہے اسکو میٹنڈ کہتے ہین اور ڈا اور ڈر حرکت آمد کی اور ڑا حرکت
جانے کی اور ڈا اُون حرکت انگشت میانہ دست چپ کیسے کھینچے تار باج سے اور مضراب لگانے سے
آگے انہین چار لفظون سے انقلاب جملہ صور مختلفہ بہم پہونچتی ہین اور ستار مین مضراب و بین مین سرگم
مقرر تین سو ساٹھ اور ستار مین سرگم نہین ہین یہی قاعدہ متذکرہ بالا ہین اُنہین لفظون سے مضراب لگتی ہے
جیسے ڈر ڈر ڈر ڈرا ڑ یا ڈر ڈر ڈار ڈار یا ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر یا ڈر ڈر ڈر ڈرار ڈراڑ یا ڈار ار ار ا
یا ڈر ڑ ڈر ڑ مقرر ہین اور بین مین الفاظ دا و ڑا وغیرہ مثل ستار نہین ہین - اول بین مین الاپ اگ کی

کر طریقہ الاپ مرقوم ہو چکا ہے دوسری ٹھونک بجتی ہے بول اور گت پرن کھاوج کی رہالی مین اختیار ہے
جھالے کے مرقومہ بجتی ہین تیسری جھالا کہ اسمین دو مضرابون کی لرٹنت ہے اور سرگم مذکورین بجتی ہین اور جھالا
بین کا مشہور ہے کہ وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے ہین اور دو تونبی اسمین ہوتے ہین ذکر ہو چکا ہے دو ایک
قاعدہ سرگم مذکور بین کے سہولت لحصول کہ ستارین بھی نکالنا ممکن ہے مرقوم کیے جاتے ہین یعنی بین کے جھالے
کی مضراب کے الفاظ گھا اور نا ہین قاعدہ سرگم کے راگ مین اختیار بجانے والے کو ہے اول یہ کہ آمد مین
گھا یا جہا اور رفت مین الٹی مضراب سے نا نکلتا ہے الا زوضرب یعنی لرٹنت ایک مضراب کے ایسی ہو
کہ دو مضرابون کی چھیڑ معلوم ہو سو یہ بات طیاری ہاتھ داہنے بائین پر منحصر ہے۔

مضراب سرگم اول یہ ہے گھن گن گھن گن۔ دوم گھن گھن گھنان۔ سیوم گھن تان گھن تان
چہارم گھن گھن گھنان گھن گھن گھنان پنجم گھن گہہ گن گھان گھن گہہ گن گھان ششم گھن گن گہہ گن گھن گن
گھن۔ ہفتم گھن گھن گھنہ گن گھن گھن گھنہ گن۔ ہشتم گھنا نا نا نا نا نا گھنا نا نا نا نا نا۔ نہم گھن گھنان
گھن گھن گھنان تنا گھن گھنان گھن گھن گھنان تنا۔ دہم گھن گھنہ گن گھنان گھن گھنہ گن گھنان
یازدہم گھن گھان گھنہ گن گھان گھان گھنہ گن گھان گھان۔ بس گیارہ قواعد سرگم پر اکتفا کیا ستار مین
اس قدر سے جو طیاری ہاتھ سے نکلنے لگین تو وہ ستار بھی بمنزلہ بین ہو جانے اور بجانے والا کسی کو خیال مین
نہ لائے۔ در صورتیکہ مزاج اسکے مین خودی نہ سمائے۔ اور خلاصہ کہ بین اور پکھاوج کا جوڑ ہے جب تلک
کہ جوڑ بجتا ہے تو پکھاوجی سے کچھ علاقہ نہین جبکہ نوبت ٹھونک اور جھالے کی آئی تو پکھاوجی نے پکھاوج
بجائی۔ اگر تنہا بین بین کار اور پکھاوجی کے میل یعنی اتفاق سے توقف ہوا ورنہ صورت جنگ نظر آئے آئندہ
شکست و فتح باختیار سرود ساز زمان ہے جسکو چاہے نصیب کرے پس چاہیے کہ دورہ سرگم ہائے قوشہ کو
ساتھ چوتالہ دہرپد کے بجاتا ہے اور جبکہ نوبت ٹھونک بجانے کی پہنچے تو خیال رکھے کہ کام داہنے کا
تار آہنی باج اور چکاریون سے نکلتا ہے۔ اور کام بائین کا تار برنجی کندہ کے بعد کھرجون کے ہوتا ہے

اُسکو بھی ثانی کھرج کہتے ہین۔ اور بین مین مُشدّز کہلاتا ہے اُس سے نکلتا ہے گت پرن جو چاہے بجائی۔ اگر ہاتھ اور طبیعت مناسب ہے تو کار کچھاوج شل ہین ستار سُر بہار سے ممکن ہے الاذہن درکار ہے ورنہ یون تو محنت و مشقت بیکار ہے۔ زمانہ اوّلین مین علم ہذا کو ہر صغار و کبار عبادتاً کرتے تھے جبکہ قوم گویون کی آشکار ہوئی اور پیشہ رزق ہوا۔ شرفا اور نجبا کو عار ہوے۔ ہان کسی قدر تفریحاً کہ مونس تنہائی ہے شغل ستار باقی رہ گیا ہے۔ لہذا راقم نے یہ چند طریقے قاعدہ ہین اور ستار شرک زیب قلم کئے کہ شائقین اس سے استفادہ اُٹھائین اور اس ہیچمیرز زمان نحیف و ناتوان کو گوشہ خاطر الطف سے نہ بھلائین فقط۔

باب ہفتم

بمقدمہ حکایاتِ غریبہ و نقلیاتِ عجیبہ علم موسیقی

بلبلانِ خوش الحانانِ زمانہ اور طوطیانِ شکر ریزانِ فسانہ اوپر شاخِ گویائی کے یون نغمہ پرداز ہین کہ

حکایت اوّل فسانہ مرکبی ہین اس طور سے زبان زد واقفکاران شاستر ہے کہ اتفاقاً پاربتی جی زوجۂ مہادیو جی بحالت خماری نیند کی ماری مستانہ وار نصف النہار دست است دونون پستان پر دارد پار سو رہی تھین۔ ناگاہ گذر مہادیو جی اُس حالت مین ہوا جو کہ مہادیو جی اختراع آلات موسیقی مین سرگردان تھے آخرکار بجائے دست ایک لکڑی مدور و مجوف مرتب کرین و تیار اُسکے بجاے پستان دو تونبی کلان قائم کرکے اُسی لکڑی کا نام ڈانڈ قرار دیا اور اُنیس پردے فولادی موم سے اُس ڈانڈ پر قائم کر ایک شکل طاؤس کی نیچے ڈانڈ اور تونبہ کے اوپر مستحکم کی اور سات کھونٹیان اوپر ڈانڈ کے دوسرے سمت لگا اور اُسمین تار فولادی اور ریشمی دُم طاؤس پر سے لا، اور گردنِ طاؤس مین براہ سوراخ نکال نسب کئے اور دو تار آہنی ڈانڈ کے بیچ مین و تیار راست کرکے نام وچکاری کیا اور نام اُسکا بین مشتہر کیا اور دو مضرابون سے ایسی بجائی کہ تمامی وحوشان و طیوران کو بیہوشی لائے حتی کہ جس وقت مہادیو جی بین اور گنیش جی پکھاوج بجاتے ہنگام عبادتِ خاص تو پاربتی جی وجد مین اکثر ناچتی۔ اور اُنکے یہان ناچنا بھی داخل عبادتِ خاص از روے شاستر کے لکھا ہے۔ چنانچہ جمیع دیوتاؤن نے ناچ کو جائز رکھا ہے اور تائکان نے بھی اکثر عبادت

جائز رکھا ہے

حکایت دوم۔ علم موسیقی استنباط سُر جانور سے کیا ہے۔ نقل ہے کہ موسیقار نام جانور طیور کا ہے۔ اور سات سوراخ بتدریج اُسکی نوک مین ہین اور فرد رہتا ہے جوڑا یعنی مادہ نہین رکھتا ہے۔ شباب جوانی سے تا ہنگام قضا لکڑیان جمع کیا کرتا ہے اور ہنگام خواب سوراخہائے منقار اُسکی سے صدائے خوش نکلتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسیقار خواب خرگوشی رکھتا ہے وقت بیخودی کوئی سُر دیپک کا اُسکی منقار سے برآمد ہوتا ہے اور وہ جانور معہ ہیزم فی النار ہو جاتا ہے اور خاک افتادہ اُسکی سے پھر بیضہ نمود ہو کے موسیقار ثانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ پیدایش دوامی اُسکی اس شکل پر ہے اور آواز خوش الحانی سوراخہائے منقار اُسکی سے نکلا کرتی ہے اور سُر ہفتگانہ گو کہ جدا گانہ نکالے گئے ہین الا موسیقار سے بھی نسبت دیتے ہین۔۔

حکایت سیوم۔ ذکر ہے کہ ایک بندر درخت نیب پر بیٹھ بیٹھ کے مرگیا۔ چند انتین اُسکی باعث جست شاخہائے درخت مین خشک ہو کر باقی رہی تھین۔ کوئی حکیم وہان وارد ہوا جو ہین سایہ اُسکے مین دم لیا ناگہان ایک شاخ رودہ سے لپٹی ہوئی ٹوٹ کر پیش حکیم آگری۔ حکیم نے اُس مین رودہ تنا ہوا دیکھ کے ایک چوب رودہ پر ماری تو اُس سے ایک آواز خوش نہایت سُریلی برآمد ہوئی۔ حکیم نے نہایت محظوظ ہو کے سازہائے سرود اور رباب اور سارنگی اختراع کئے۔۔۔

حکایت چہارم۔ نقل ہے کہ بزمانہ پیشین جسوقت کوئی شخص ہر ایک علم سے فارغ ہوا تو حضور شاہ عصر سے ورود خطاب حکیمی ہوتا تھا ناگاہ شیخ بو علی سینا نے ہر ایک علم سے فراغ پایا اور ہر ایک کام مین کمال حاصل کیا جبکہ کوئی فن باقی نہ رہا تو حضور شاہ سے مستدعی خطاب حکیمی ہوئے بعد امتحان بادشاہ عصر نے چاہا کہ شیخ کو بعطائے خلعت اور خطاب حکیمی مفتخر کرین۔ شاہزادہ کو ساتھ شیخ کے کسی قدر عناد تھی کہا کہ واقعی شیخ ہر علم مین عالم ہے الا علم موسیقی کا جاہل ہے۔ حکم ہوا کہ بعد تحصیل علم موسیقی تمکو خطاب حکیم عطا

ہوگا۔ چونکہ شیخ بدآواز تھے لہٰذا سینا ایجاد کرکے ایسی بجائی کہ بادشاہ کو وجد میں لائے۔ مگر اُس وقت بھی شاہزادہ موجود تھا فرمایا کہ خود نہیں گا سکتا دوسری شے کا محتاج ہے۔ شیخ کو خطاب طبیبی رہا۔ ہزار عذر عدم آزاری کیا لاکن بباعث عداوت شاہزادہ بس نہ چلا۔ اب فی زمانہ شہنا مشہور نزدیک و دور ہے اور آگے دولہ کے بارات میں بجتی ہے یعنی شہنائی۔ سینائی شاہ۔

حکایت پنجم۔ ذکر ہے کہ بزمانۂ علاءالدین غوری ایک نائک گوپال داس نامی مقام دہلی میں دورہ ہندوستان کرتا ہوا و تنبورہ وغیرہ ہر ایک نغمہ ساز لیتا ہوا وارد ہوا اور پاس امیر خسرو علیہ الرحمہ آیا اور ایسا گایا کہ حضرت کو خوب رلایا حتیٰ کہ تین رومال اُس عارف باللہ کے یاد خدا میں روتے روتے تر ہو گئے۔ آخرکار نائک مذکور یہ حرف زبان پر لایا کہ یا حضرت آج تک کوئی مجھ سا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ حال استقبال کا عالم وہ دانا سرود ساز زمان ہے فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ الا نائک متنبہ نہ ہوا۔ کہا کہ آپ ایسا کیجئے کہ میں اُس سے معذور رہوں ورنہ اپنا تنبورہ بھی عنایت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو مہلت دو سال کی دیجئے بعد انقضائے میعاد معہودہ پھر آکے جو چاہے سو لیجئے۔ نائک بطور بزعم حماقت عہد کرکے راہی کسی نواحی کا ہوا۔ آپ نے مہلت دو سالہ کے پا طفلان شرفا اور نجبا کہ واسطے استحصال قرأت اور درس علم عربی وغیرہ حاضر رہتے تھے علیٰ قدر فہم و ادراک کسی کو بجائے پکھاوج ڈھولک اور کسی کو بجائے بین ستار اور کسی کو بجائے دھرپد اور چھند اور پربند اور رہوا ماٹھا وغیرہ خیال بزبان ہندی اور قول و قلبانا بزبان عربی اور نقش و گل و ترانہ بزبان فارسی ایجاد و تعلیم کرکے ایسا طاق کیا کہ شہرۂ آفاق ہو جبکہ وہ نائک بعد انقضائے مدت معہودہ پھر آیا تو وہی کلمہ کبر زبان پر لایا جو کہ بقول حضرت سعدی شیرازی

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

ہنگام مقابلہ عہدہ برآ نہ ہوا شرمایا اور شاگرد شاگردان حضرت ممدوح ہوکر داخل اسلام ہوا۔ اُس وقت امیر خسرو نے دو تنبورہ جات نزاعی ہر ایک کے ذریعہ رقمہا سنا اپنے بجوا دیئے۔ یہ خبر تا بہ شاہ ممدوح پہونچی

شاہ طفلان کو حضور نے خود طلب کرکے باستصواب رائے امیر خسرو بعطائے خلعت اور خطاب قوالی مفتخر کیا اور بعد تقرری اذوقہ انکو احضاری حضوری کے لئے حکم دیا اُس زمانے سے قوم قوال مشہور ہوئے یعنی امیر خسرو صاحب نے ایک ذات جداگانہ مقرر کردی رفتہ رفتہ کثرت یہانتک ہوئی کہ بارہ چھبین قوالون مین مقرر ہین یہی بارہ طریقے فی زمانہ کوئی نایاب ایسا نہوا کہ چھبیس تیرہ ہین مشہور ہوتی۔ اسکو عرصہ قریب سات سو برس کے منقضی ہوتا ہے۔

حکایت ششم۔ نقل ہے کہ بعد ہمایون شاہ اکبر شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئے تو انتظام ملک بموجب دستور العمل مجوزہ شیر شاہ مرحوم ایسا کیا کہ جمیع رعایا اور برایا عہد حکومت اُنکی مین راضی رہی۔ ساتھ اسکے کثرت گویون کی اس کثرت سے ہوئی کہ ستترہ سو چھ کی ملازم سلطانی تھے۔ اُس زمانے مین وزرا اور امرا سب لائق تھے بقائے سلطنت کے شائق تھے۔ امور سلطنت مین کبھی کسی طرح کا تخلل واقع نہوا باوجودیکہ شاہ لہو لعب مین مشغول رہے اُس وقت مین چھ شخص ماہران علم موسیقی کامل تھے ایک ایک راگ کے عالم تھے۔ الا نایک عصر سید نظام الدین احمد متخلص بہ مدھ نایک قصبہ بلگرام مین تھے مگر تابہ حضور شاہ نہ گئے اور دو شخص اول میان بیجو باورے دوم گوپال لعل دہلی مین بڑے گایک تھے حضوری شاہ کے لائق تھے مگر بسبب لاپرواہی حضاری سے مقصر رہے ہان اول مسمی تانسین قوم برہمن گور ولد مکرند شاگرد ہرداس فقیر دوم بیج چند قوم برہمن نوہار ساکن دہلی سیوم سری چند قوم راجپوت ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی۔ چہارم راجہ سموکہن سنگھ قوم راجپوت ساکن ملک کہندہار نواح رو ہیلکھنڈ۔ یہ چارون شخص شاگرد خاندانی تھے انکو حضوری شاہ نصیب ہوئی تھی کہ باعث فرط محبت سلطانی ہر ایک نے اسلام قبول کیا اور حضور شاہ سے راجہ سموکہن سنگھ بخطاب نوبات خان اور تانسین بخطاب عطا حسین خان اور سری چند بخطاب سرج خان بیج چند بخطاب چاند خان اور نیز کلاونت مفتخر ہوئے۔ اور چار طریقے یعنی تانسین سے گوراری۔ اور بیج چند سے نوہاری۔ اور سری چند سے ڈانگری۔ اور راجہ سموکہن سنگھ سے کہنداری مقرر ہوئے۔ اور رفتہ

زمانہ کہ عرصہ تین سو برس کا گذرتا ہے کوئی اس درجہ کو نہ پہونچا مگر یہ چار بانیان کہنڈ ہاری نوہاری ڈانگری
گوراری مشہور ہین اور عرصہ مذکور سے ذات کلاونت کہلائی اور چارو بانیان مشہور ہوئین - اور دختر تانسین ساتھ راجہ
سموکہن سنگھ منعقد ہوگئی - چنانچہ اولاد تانسین سے رباب بجانیوالے - اور اولاد سموکہن سنگھ سے بین کار موجود ہین اور اُن
دونو کا سلسلہ گم ہے الابانیان چارو بقیہ لوگ جانتے ہین اور راقم بھی آگاہ ہے چارون طریقے کے الاپ جدا گانہ ہین

حکایت ہفتم نقل کرتے ہین کہ ایک نایک تنبورہ کی کوڑیون سے آٹا خریدکے کنوے پر جاکے
آلا پتا تھا اور پانی کنوین کا اوپر آجاتا تھا اُس سے وہ آٹا گوندھ اور جنگل کو راہی ہوتا وہان جاکے اپنا لکڑیونکا
جمع کرکے پھر الاپتا کہ وہ جل اُٹھتین اُس آگ سے روٹی پکا کھاتا - اسی افلاس مین حیات مستعار تلف کی صبح کو
چار کوڑیان تنبورہ مین پھر لگا لیتا اور زیادہ چار کوڑی سے تمام عمر طامع نہ ہوا - اسی توکل مین عمر تمام کی - کبھی
نہ منت خاص و عام کی - بے طمع ہونا نزدیک راقم بڑا کمال ہے یہ نعمت بے زوال ہے بہر حال قدرت
لایزال ذوالجلال ہے -

حکایت ہشتم نقل ہے کہ مسمی چاند خان لڑکے اپنے کو تعلیم کرتا تھا - عرصہ بارہ برس کا منقضی ہو گیا
اور آستائی سے انترے پر نوبت نہ پہونچی - ایک روز مان لڑکے کی طیش مین آ ایک طمانچہ رخسارہ لڑکے
بیچارہ پر مارا اور کہا کہ تجھپر کیا خدا کی مار ہے کہ ایک آستائی بھی تمام نہ ہوئی - تب چاند خان نے آزردہ ہوکے
انترا شروع کروایا اور کہا افسوس تو نے عجلت کی اور تاثیر پر نظر نہ کی - اب مقام غور ہے کہ جس آستائی کی
بارہ برس مشق ہو کیونکر ایسی چیز پُراثر نہ ہو واللہ اعلم بالصواب -

حکایت نہم راویان اخباریون زمزمہ پرداز ہین کہ سبحان خان نے عہد خسروی مین دست نغمہ
دراز کیا اور گویئون سے کہ جنمین انکے حسد اور بغض زیادہ تر ہوتا ہے - عرض کیا کہ حضور شاہ سے دیپک
راگ کی فرمایش نہین ہوتی ہے - آخرکار سلطان نے فرمایش دیپک فرمائی کسی نے حکم سلطانی کی تعمیل
نہ کی - سبحان خان نے بعد ادائے آداب دست ادب باندھ عرض کیا کہ غلام تصدق ہونے کو طیار ہے

اور قدیم نمکخوار ہے بہرحال جان نثار ہے ایک حوض برف سے معمور کیا جاوے اور کمر کمترین مین زنجیر باندھی جاوے جسوقت کہ زہرۂ برف تاثیر آگ سے آب آب ہو جائے اُسوقت تا بعد ارکھینچ لیا جاوے تو مرغ جان نیم جان جان نثار تصدق فرق مبارک آشیانہ کالبد سے پرواز نہ کرے آخرکار ایسا ہی ہوا کہ برف گھلی مگر براہ حسد کشید زنجیر مین دیدہ و دانستہ اس قدر تامل ہوا کہ تمام جسم سبحان خان آبلون سے گلزار ہوا حتی کہ صورت جذام آشکارا ہوئی تب تو وہ بیچارا آفت کا مارا پریشان ہوا مگر چارہ ساز زمان کا اُسکو کچھ اشارا ہوا کہ اس ہند سے منہ موڑ خویش و بیگانہ سے کنارا کر اہل و عیال کو چھوڑ خانۂ خدا کی راہ لے قسمت نے یاوری کی حج کعبہ سے فارغ ہو مدینہ منورہ مین آ بصدق دل زیارت مزار شریف شفیع روز محشر قسیم حوض کوثر پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جسم زار اپنے کو جو بہ نیت خلوص مزار منورہ سے مس کیا صحیح وسالم چشم زدن مین بہ صورت اصلی ہو گیا جس وقت کہ پھر واپس آیا شاہ عصر نے پہلے سے زیادہ اعزاز اور اکرام اُسکا فرمایا۔ اُس زمانہ مین بجاے سبحان خان نام اپنا سُرجان خان مشہور کیا تھا۔ مگر حاجی سبحان خان ملقب رہا سبحان اللہ سرو دپرداز کون و مکان کو کیسی خاطر اپنے حبیب کے زوار کی منظور رہی کہ بتصدق فرق مبارک سب بلا دور ہوئی ایسے صدہا معجزے محبوب رب العالمین اس دار ناپایدار مین نمودار ہوئے ہین اور تا یوم التناد یہ فیض عام ہر خاص و عام پر مانند چشمۂ ذخار جاری رہیگا۔ خوشا طالع اُسکے جو دُرشاہوار اور لولوے آبدار زیارت مزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُرکنار ہو۔

حکایت دہم۔ روایت ہے کہ ایک بادشاہ بت پرست نے تانسین کو طلب کرکے یہ کہا کہ تم بت پرستی اختیار کرو۔ تانسین نے بجواب اُسکے دہرپد ایسا گایا سر و گردن بت کا آگے تانسین کا بقدم خم ہو گیا تب تانسین نے اُس سے کہا کہ یہ اثنا اُسکی شان مین ہے کہ جسکے باعث سے زمین و آسمان قائم کیا گیا اور ہزارہا کفار نے اسلام قبول کیا آخرکار وہ بادشاہ بھی ایسا شرمایا کہ اُس سے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایمان لایا۔ مگر بدانست راقم اُس زمانہ مین کوئی بادشاہ بت پرست نہ تھا یہ اشارہ سمت کسی راجہ کے ہو تو کیا عجب ہے

حکایت یازدہم ۔ نقل ہے کہ وقت مرگ تانسین نے یہ وصیت کی کہ جو کوئی ایسا گاوے کہ میری لاش کو ہلاوے وہ بعد میرے میری جگہ پاوے یعنی گندہرپ کہلائے جس وقت طائر روح قالب قفس عنصری سے پرواز کر گئی ۔ تمامی لڑکے تانسین کے باری باری سے گائے کچھ نہوا مگر بلاس خان داماد ثانی تانسین ایسا گایا کہ میت کو زلزلہ آیا اور زبانی نواسہ ہائے تانسین کہ بین کار ہیں یہ روایت ہے کہ ایک لڑکا تانسین کا صحرا نورد تھا لوگ اسکو نصف النہار لائے جبکہ وہ آیا تو اس نے اپنے گانے سے اس لاش کو ہلایا بلکہ پلٹا کھلایا کہ حضار کو مسند نشینی اسی کی منظور ہوئی ۔ وہ مجنون وارستہ تو تھا ہی راہی بادیہ پیمائی ہوا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

حکایت دوازدہم ۔ راویان اخبار یوں روایت کرتے ہیں کہ ایک روز تانسین روبرو اکبر بادشاہ گا رہا تھا کہ ایک عالم محو بیت تھا اور مسمی نوبات خان بین بجا رہے تھے تانسین نے ایک تان میں ایسی گرہ دی کہ وہ نوبات خان سے ادا نہ ہوئی ۔ تب اُس نے کہ اصل میں راجپوت تھا تلوار تان ایک ضرب لگائی اور کہا کہ سے یہ تان تو پوری اُتر آئی ۔ بادشاہ نے انتقام چاہا تانسین نے عفو تقصیر چاہی اور عرض کیا کہ یہ زخم ہرا خشک ہو جائیگا ۔ داماد کہاں سے آئیگا بتصدق فرق مبارک جان بخشی فرمائی جائے سلطان نے بہ خاطر اجان اُسکی بخشی ۔ واللہ اعلم ۔

حکایت سیزدہم ۔ ذکر ہے کہ ایک روز حسین خان بمقابلہ لالہ بھوانی دین پکھاوج بجاتا تھا ۔ بھوانی دین نے براہ سرابت تذویر دست راست اُسکا کاٹ ڈالا بعدہ خان مذکور نے دست چپ اپنا ہموزن دست راست طیار کیا اور چند عرصہ میں الفاظ پکھاوج کے طیار کئے اور پھر حضوری شاہ میں جا کے مقابلہ بھوانی دین کا کیا اور جب دربار میں جاتا تو بعد از مریدگی دست سلام نہ کرتا اور یہ ٹکڑا بجائے سلام مُنہ سے ادا کرتا ۔ وہ یہ ہے اکتیس لفظ کا ٹکڑا ۔ گھی دھن تا کٹ دھٹ تا گھی گھی تٹ کٹ تھن تھن تٹ دھمکٹ کیتا گھی دھی کھتا دہی دہد دسے دہی دہاتی تٹ تا تا دہی دہد دہی دہا

حکایت چہاردہم[۱۴] ۔ نقل ہے کہ بین اور رباب اتفاقاً مقابلہ مین بجا آخرکار رباب نے شکست فاش کھائی اُسوقت والیان بین نے رباب کو والیان رباب سے انتزاع کر دست بند اور نتھ پہنائی اور اوڑھنی سُرخ اُڑھائی بعد آراستگی زیور و لباس پالکی مین بٹھا تشہیر کر دریا مین غرق کیا۔ چنانچہ ہنوز وہ عناد فریقین مین چلی جاتی ہے اکثر نزاع اُنکی راقم نے بچشم خود دیکھی کہ مستورات اُنکی آپس مین جنگ و جدل باہمام ٹونا ٹوٹکا وغیرہ کیا کرتی تھین اور مرد بھی اکثر پاسداری نساء کرتے تھے یہ دو توحکایتین زمانہ محمد شاہ غازی کے ہین۔

حکایت پانزدہم[۱۵] ۔ نقل ہے کہ تانسین سے کسی شخص نے پوچھا کہ تم نے علم موسیقی خوب حاصل کیا۔ ابتو کوئی دقیقہ باقی نہ رہا ہوگا اُس وقت تانسین نے ایک آہ سرد سینہ سے کھینچ کر کہا کہ ہم سا بے نصیب چشم فلک نے بھی نہ دیکھا اِس عمر کی سرگردانی ہین و پریشانی مین اس قدر حاصل ہوا ہے کہ جیسے دریائے عظیم سے ایک قطرۂ قلیل۔

حکایت شانزدہم[۱۶] ۔ نقل ہے کہ ایک بادشاہ نے اٹھارہ گوئیے ملازم رکھے اور ہر ایک کی آڑسے گانا سنا کرتا تھا ایک روز فرمایا کہ مین تنخواہ اٹھارہ نفر کی دیتا ہون اور روزانہ گانا ایک ہی کا سُنتا ہون۔ ایک دن دھوکا دے کے حجاب جو دور کیا دیکھا کہ اٹھارہ شخص باہم گا رہے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آواز کا کیا میل تھا یہ امر شاذ و نادر حسب اتفاق ہے ورنہ یکسوئی ایک سے دو کی دشوار پسند ہوتی ہے نہ کہ یہ کثرت یہ سنچائی سُر کی ہے۔

حکایت ہفتدہم[۱۷] ۔ روایت ہے کہ تا ایک زمانہ پیشین و تال ہی دو تار برچھی پر گایا کرتا تھا اور اکثر کہا کرتا تھا کہ مجھ سے دو تار طنبورہ کے باہم درست نہین ہوتے۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ جب تا کہ کان نامی کا یہ حال ہے تو اوروں کی کیا مجال ہے تار ہائے متعدد کا ملنا امر محال ہے اور نزدیک مولف کے قول درست اُستی سُر موجب تاثیر راگ ہے اور جبکہ سُر ہی کا پتہ نہین ہے تو سب کھٹراگ ہے۔

حکایت ہیجدہم ۱۸ نقل ہے کہ جب فیروز خان گاتا تو اٹھارہ ساز و آلات اُسکے ساتھ بجتے تھے اب مقام غور ہے اول تو آواز کو تصور کرنا چاہیئے کہ کس قدر وسعت ساتھ بلند پروازی کے ہوگی کہ اٹھارہ ساز اور آلات پر سبقت لیجاتی ہوگی۔ دو ساز ون مین آواز معدوم ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ دو سازون مین اگر سازندے درست ہین تو ایک عالم نظر آتا ہے نہ کہ اٹھارہ ساز کا متفق ہونا۔ بقول شخصیکہ سبحان ملا اعلیٰ کو وجد مین لاتا ہوگا بلکہ عرش کو ہلاتا ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت نوزدہم ۱۹ ذکر ہے کہ محمد شاہ بادشاہ نے لالہ بھوانی دین سے استفسار فرمایا کہ واس جی سنا ہے کہ تین لاکھ پرن تمکو یاد ہین اُس نے زمین خدمت چومی اور عرض کیا کہ قبلۂ عالم زیادہ اُسکے خانہ زاد کے ید قدرت مین ہین حتی کہ امتحان کرادیا اور خلعت بے بہا حضور شاہ سے واس مسطور نے لیا۔

حکایت بستم ۲۰ روایت ہے کہ ایک نایک دوازدہ ماہ دریا مین چار گھڑی شب باقی ماندہ سے پہر دن چڑھے تک کھڑے ہوکے کھرج بھرتا تھا بعد اُسکے اور کچھ کرتا تھا پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر شفافی اور پائداری ہوگی سچ ہے کہ ریاض کسی مخلوق کا نغمہ ساز خلاق زمان رائیگان نہین کرتا ہے۔

حکایت بست و یکم ۲۱ راویان سوانح نگار زیب قلم کرتے ہین کہ سلطان شرقی بادشاہ جونپور کہ صاحب اسرار تھے اس دار ناپائدار سے منہ موڑ کر ملک اپنا شاہزادگان پر چھوڑ جونپور خاص مین قیام کیا اور بار احسان خویش و بیگانہ کا نہ لیا کسی قدر مال و منال تقسیم کردیا فقیرانہ گذران پر قناعت کی۔ ایک کوڑی تحصیل ملک نہ لی۔ راگنی جونپوری اور بارہ شام ایجاد اُن سے ہین اور خیال گانے کے نایک تھے نظر قوالی مین بعد حضرت خسرو ایسا کامل خلق نہین ہوا

حکایت بست و دوم ۲۲ نقل ہے کہ نایک بیجو گاتا تھا تو پتھر موم ہوجاتا اور بجنت تالہاے پر بچی پتھر مین غرق ہوجاتی بمقابلہ اُسکے کوئی دوسرا نکال نہ سکا بہر حال اُسی کو اختیار رہا افسوس کہ زمانۂ حال مین اب وہ تاثیرات راگ یکقلم موقوف ہوگئین۔

حکایت بست[۲۳] سیوم - روایت ہے کہ نایک بکسو اور ایک نایک مسمّی بخشو گذرگیا وہ نہین -
بکسو جسوقت الاپتا تو جمیع وحوش وطیور صحرا مجتمع ہو پیش نایک مذکور سرنگون ہو جاتے تھے اور نایک مسطور
کہ فارغ البال تھا مالاے مروارید اپنے اُنکے گلے مین ڈال کے رہا کردیتا اور عند الحاجت کار مستعملہ اپنے سے
پھر لے لیتا تھا - یہ امر خالی از کمال علم نہین ہے اب خیال فرمایئے کہ گانا وہی ہے مگر زمانہ مختلف - لہذا علم
ہر طرف سے ہے نہ عیاناً نہ ساعتاً نہ عملاً کسی طرح کوئی عمل نہین کرتا ہے بنا علیہ آگ تاثیر نہین کرتا ہے -

حکایت بست و چہارم - ذکر ہے کہ نایک بیجو افسر مغنیون کا مدت دراز پہاڑ بھورجی کا خس
خاساک جمع کرکے جھونکتا اور اُسی کی صدا مین کھرج اپنی مستقیم کرتا بعد مشق کامل علیحدہ ہوگیا - اللہ رے ریاض
کوہ کندن عشق فرہاد پر بھی سبقت لے گیا - آخر کار نام کر گیا - گو مر گیا اور فقط ہر مخلوق کے واسطے سر کوب ہے -

حکایت بست و پنجم - نقل کرتے ہین کہ تانسین کے دو داماد تھے ایک مسمّی بلاس خان جسکی ٹوڑی
بلاس خانی اور بھیروی مشہور ہے - دوسرا توبات خان کہ بین کاری مین نظیر اپنا نہ رکھتا تھا اور لفظ تبین سے
جو حرف تا ملا اسم ہوا اور بین نوک سنان کو کہتے ہین - اسنان جمع ہے - اور اس جگہ یہ مراد ہے یعنی تان کی
نوک اسم مصدوقی ہوگیا - بطور یادگار حوالہ قلم کیا -

حکایت بست و ششم - ناقلان اخبار بیان کرتے ہین کہ زمانہ محمد شاہ مین سر دربار کہ لاابالی تہذیب
شاہانہ سے وہ دربار خالی تھا مگر زمانہ حال سے جب بھی زینت تھا مسمیان آوازنگ اور سدارنگ ہر دو
برادران حقیقی کلاونتان بیدار الاپا اور گاتے تھے ہر پد کے براہ تکبر یہ کلمہ زبان پر لاتے کہ چراغ روبرو ہمارے سیاہ
نہین فروغ پکڑتا - اب کوئی ایسا گائے بجائے - بعد اُنکے باری یہی رسول خان قوال کی نوبت آئی کہ اُسنے
بعد از عجز و انکسار بسیار قول و خیال کہ طریقہ اسلام سے یہ کار اختراع ہوا ہے بجا باری و نعت سرور کائنات
ایسا گایا کہ جملہ ہنار تحمل سلطان عصر کو وجد مین لایا - آخر کار جب کسی نے سر اٹھایا پھر تو ایک نقشہ
حال نظر آیا - ہر ایک نے زبان حمد و ثنا کھولی - اُن کلاونتون کی چوکڑی بھولی آنکھون مین بھول شخصیکہ سر دون لی

رسول خان خلعت وانعام سے مالامال ہوا۔ سیر دربار سرخرو وہ باکمال ہوا۔ آدا رنگ سدا رنگ درمیانے خجالت مین غرق ہوے۔ بقول ہندی مفت بیے مارے ہوے۔ اُس روز سے گانے دہرپد سے باز آئے اور صدہا خیال بنائے اور گائے کہ ابتک وہ خیال بھی زبان زد جمہور عوام ہین مرغوب ہر خاص و عام ہین۔

حکایت بست و ہفتم۔ راویان اخبار و ناقلانِ خوش افکاران اس طرح سے بیان بزبان قلم ہین کہ کسی نے نایکِ عصر سے پوچھا کہ آپ نے علم موسیقی مین کس قدر کمال بہم پہونچایا۔ مجھکو سر دست آٹھ ہزار دہرپد یاد ہین۔ نایکِ ثانی نے بجواب اُسکے کہا کہ کوئی تان رونے کی بھی اس کثرت مین ہے۔ آخرکار اُسنے منفعل اور خجل ہوکر سر بگریبان کیا اور نایک نے کہا میان اگر پُر اثر اُن مین سے کوئی نہین ہے تو سب برباد ہین۔ واقعی بدانست راقم انسان جس کام کو کرے با اصول اور با قواعد منضبط کرے خصوصا علم موسیقی کو ایسا کرے کہ پُر اثر ہو ورنہ کوہ کندن اور کاہ برآوردن سے کیا حاصل محض بے سود و بے نمود ہے۔ ایسے گانے سے مرثیہ خوانی بہتر کہ ہم خرما و ہم ثواب۔ دونون موجود یعنی اول لطف الحان و نغمہ حاصل دوم ثواب عظیم شامل۔ مگر ہان شرط یہ ہے کہ انسان بے طمع ہو اور بقول

"طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی"

نہ اِدھر مین نہ اُدھر مین یہ بلا کدھر مین۔ علاوہ برین یہ مثل ہندی بہ نسبت اُنکے راست آئی کہ "دونو دین سے گئے پانڈے۔ نہ ادھر حلوا نہ اُدھر مانڈے"۔ جبکہ کچھ نہ ہاتھ آئے تو مفت مین بھاٹ کھلائے والسلام ایام بکام۔ و بادۂ نشاط مدام در جام باد۔ بحرمت النون والصاد۔

حکایت بست و ہشتم۔ ناقلان شیرین بیان اور راویان راست بازان سے روایت صحیحہ ہے کہ مسمّی اَنجھا برس مغنی عارضۂ جذام مین ایسا مبتلا تھا کہ طاقت رفتار دو گام نہ رکھتا۔ اخبار قصد زیارت کعبہ بہ نیت حج بہ نسبت سبحان خان مجذوم جسکا ذکر ہو چکا ہے گوش زد انجھا برس جو ہین ہوا اور مثل ماہی بے آب غلطان تھا۔ اُسی حالت اضطرابی مین ایک اَشٹپت بہ نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بنا اور سبحان خان کو بُلا کر

کہا کہ مین قلیل البضاعت جاندادہ از دست و پا افتادہ بصد ذلت و خواری جلیسے عاری ہون - یہ ہدیہ میرا پیشکش رسول الثقلین محبوب رب المشرقین بصد آرزوے جان نثاری کر دینا۔ سبحان خان نے لیجا نا امانت کا افتخار کونین جانا باشتیاق تمام منقوش لوح سینہ کر راہی منزل مقصود ہوا جبکہ بعد الفراغ حج و زیارت کعبہ مدینہ منورہ مین آیا زیارت مزار شریف سے مشرف ہوا اور مس کرنے مزار حضور سے جسم اصلی اپنا پایا اُس خوشی مین پھولا ہوا پیراہن اپنے مین نہ سمایا شادان و فرحان اگھر کی لی الآدہ امانت بھولی - سبحان اللہ و بحمدہ کیا رحمت اپنی اُمت پر ہے اور کیسی نظر شفقت و عنایت بندگان خدا کی شفاعت پر ہے بہر حال بروز قیامت کام آئینگی اور ہر ایک کو بلا پرسش اعمال بخشوائینگی - خادمان خاص کو حکم نافذ ہوا کہ سبحان خان حاجی زوار ہمارے کو واپس لاؤ دیر نہ لگاؤ - خادمان نے فوراً اُسکو اثنائے راہ سے واپس لا حاضر حضور کیا حکم ہوا کہ اے شخص تو نے ہماری امانت مین خیانت کی تب تو سبحان خان گھبرایا اور مخوف ہو کر سر نہورایا بلکہ مانند بید تھرایا آپ نے فرمایا کہ خوف نہ کر یاد کر - آخر کار امانت انچھابرس کی یاد آئی - بصد عجز و ادب گذرانی - پھر یہ صدا اُسکے کان مین آئی کہ مرحبا اجرکم اللہ ہمارے نہایت پسند آئی - اب شوق سے راہی وطن ہو وہ باغ باغ مژدہ بشارت سے ہوا - یہان جسوقت کہ گھر اپنے مین آیا تو انچھابرس کو صحیح و سالم بصورت اصلی پایا - ہزار ہزار شکر بجالایا - اور تمام واقعہ وہان کا کہہ سنایا - اب مقام غور ہے دیکھو کیا لطف عمیم اُمت گنہ گار پر ہے - اور جناب رب کریم کو کیسی خاطر اور پاسداری اپنے محبوب دُر یتیم منظور ہے کہ ہر امور مین ہمارے حضرت کو اختیار کامل دیا ہے آپ مالک کارخانہ رب جلیل ہین ہم لوگ بار عصیان سے گو خوار و ذلیل ہین لا ہی شافع ہین - بقول شخصیکہ

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

بہر حال اپنی امت گنہگار کو آپ بخشوائینگے اور خداوند کریم بھی بپاس خاطر محبوب اپنے کے رحم فرمائینگے انسان کو لازم ہے کہ نظر اس آیہ کریمہ پر رکھے یعنی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ -

حکایت بست و نہم ۔ نقل واقعی ہے کہ ایک دن منشی عابد علی ڈھاری کہ تہذیب و ادب سے دماغ
اُسکا خالی تھا گستاخانہ بادشاہ عصر حضرت ظل سبحانی سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ سے پوچھا کہ آپ گانے مین
دخل نہین رکھتے ہے کمبخت نے یہ سمجھا کہ بادشاہ بقول سعدیؔ گا ہے بسلامے برنجند و گا ہے بدشنامے خلعت دہند
حضرت کو ملال ہوا جمیع مغنیان ملازم سلطانی معہ مین کاران و ربابیہ آل و اولاد تانسین اور عطائی شریف زادے مثل
میر احمد صاحب و میر ذکی صاحب و فتح الدولہ بہادر و راجہ یوسف علی خان مثل ثالثان حاضر بارگاہ سلطانی حسب الحکم
ظل سبحانی ہوئے ۔ منجملہ اُنکے یہ مؤلف بھی شریک تھا ۔ سبحان اللہ کیا انصاف ذات پاک مین ہے کہ ایک ایک گھڑی
سبھون کو دے کے فرمایا کہ مجھکو عابد علی بے تالا کہتا ہے از برائے خدا انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا کسی کی
خاطر کی نہ لینا جو حق ہو صاف صاف کہدینا ۔ اور آپ نے گانا شروع کیا ۔ چار گھڑی کامل گائے سرِ مو اوتال
سے باز نہ آئے ۔ اُسوقت سبھون نے عرض کیا کہ حضور کہین سے بے تالے نہین ہوتے ہین ۔ آخر کار شاہ
عصر نے بچشم غضب عابد علی کو دیکھکر فرمایا کہ تو لائق اُستادی کے ہے مین تیرا شاگرد ہوتا ہون میرے ہاتھ مین تو
یہ کلاوہ باندھ دے وہ بیچارا آفت کا مارا اپنے مارے مرگیا ۔ اِس عرصہ مین کودو سنگھ پکھاوجی نے عرض کیا کہ یہ
نکہ رام کیا حضور کے ہاتھ مین ناڑا باندھے ۔ یہ سب طبلہ نواز ہمارے غلام و سکھیا کار ہین کسی نے دم نہ مارا ۔
مگر جوت سنگھ پکھاوجی کچھ بول اُٹھے ۔ اب تاج خان و ناصر خان و کودو سنگھ کہ ایک خاندانی تھے مگر آپس مین
نفاق تھا ۔ بندہ نے آپس مین اتفاق کرادیا سب متفق ہوئے ۔ اِتنا کہ حضرت نے ایک توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان
مین رکھدیا اور فرمایا کہ جسکے ہاتھ میدان آئے وہ یہ زر لیجائے آخر کار جوت سنگھ نہ تو گت پرن مین ہاتھ سے
کودو سنگھ کے مقابلہ مین کرسکے اور نہ زبانی جگل بندی مین ٹھہرے ۔ ہاتھ اور مُنہ دونون کی کھائی ۔ شرم سے
سر جھکا لیا ۔ کودو سنگھ نے زمین ادب چوم کے وہ کیسۂ زر اُٹھا لیا اور تاج خان کہ خلیفہ تھے اُنکے پیش کیا
اُنھون نے نہ لیا معاف کیا ۔ پھر تو کودو سنگھ شادان و فرحان گھر آیا اور علاوہ اُسکے اپنے پاس سے بہت کچھ
نذر و نیاز مین صرف کیا ۔ یہ سخن بھی یادگار ہے ۔

حکایت سی[۱۳۰] ام - ایک دن نواب رزم الدولہ کاظم علی خان و راحت الدولہ پسران جعفر خان مرحوم نے دعوت عام کی بنظر اسکے کہ امیر خان و رحیم خان بین کاران پسران امراؤ خان کو باوجودیکہ استاد تھے شکست دیجیے چنانچہ اُس جلسہ مین یہ مؤلف اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان کہ یکتائے زمانہ تھے حسب الطلب گئے رحیم خان و امیر خان مالکوس ایسا گا کے بجا سکے کہ ایک عالم سکوت کا نظر آیا۔ بعد اُنکے صاحب دعوت صادق علی خان باب لیکے بیٹھے اور بھائی اُنکا گانے کو میر احمد صاحب نے فرمایا کہ بین کارون نے رنگ جمایا یہ ہنگام فرمایش ہے کہ نایک ہند کہلاتے ہین - اس راقم نے اُن سے فرمایش باگیسری کی جو کہ صورت باگیسری اور مضمون مالکوس کے ہے - آخرکار جو مالکوس کا رنگ جما ہوا تھا ہر چند کہ اُنھون نے بہت چاہا مگر باگیسری مین مالکوس نے پیچھا نہ چھوڑا - چنانچہ میر احمد صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ گانے کا حق جو تھا بین کار کر گئے آپ سے مالکوس نہ بجیگا بس ذلت و عزت باختیار خدا ہے -

حکایت سی[۱۳۱] و یکم - راویان سے واضح ہوا کہ بزمانہ تانسین نایک ہند نظام الدین احمد بلگرامی متخلص بدھ نایک تھے - چنانچہ تانسین باشتیاق ملاقات بلگرام آئے - جو کہ اول چاہ ملاقات مین کنارہ شہر کے چاہ پر ٹھہرے کنیزان بدھ نایک ہنگام آب کشی گھڑے کو زمین پر مار کے بے سُری آواز کیسی سنتے تانسین نے متعجب ہو کے دریافت کیا معلوم ہوا کہ کنیزان بدھ نایک ہین - آخرکار وقت صحبت سرود سرائی باہم محظوظ ہوئے مگر تانسین کو میران سے اعتقاد شرطیہ ہوا بعد آسودگی ملاقات تانسین بگراہی دہلی ہوئے واللہ اعلم بالصواب -

حکایت سی[۱۳۲] و دوم - حال حسد قیاین مغنیان ایسا ہے کہ ضیاء الدولہ عرف بہادر سین سُر سنگار بجاتے تھے - ایک راگ بجایا اور امیر خان بین کار داماد اپنے سے کہا کہ تعلیم مین تمکو یہ راگ پہونچا اُنھون نے کہا نہین - تراب علی خان چچا اُنکے سے پوچھا - اُنھین نے کہا پورا سے سُنا ہے تب براہ طعن کہا کہ آپکی اُستادی مین فرق نہین آیا کہنے کو ہوا کہ راگ بتا سکے کہا اور اصل مجکو یہ راگ پہونچا ہے کہا آپ کیا جانین آخرکار ایک سو روپیہ اُنکو تحلیہ مین جو سُنایا اور کہا کہ براہ خدا لڑکون کے آگے اس راگ کا نام نہ لیجیے گا - وہ راگ

پور باہاگ تھا۔ تو ایسا حسد اس قوم مین ہے۔ واما دسے یہ دریغ۔

حکایت سی و سیوم[۳۳] - اخبار صحیحہ ہے کہ حضرت امیر خسرو سے بادشاہ عصر نے پوچھا کہ علم فارسی بہتر ہے یا موسیقی۔ آپ نے کہا کہ دونو ہم پلہ۔ علم فارسی مثل عروس۔ اور علم موسیقی مثل زیور و لباس فاخرہ اگر رباعی و غزل یون پڑھی جائے تو بے تلطف ہے۔ اور اگر ساتھ الحان کے گائی جائے تو سرور و لطف زندگانی ہے۔ مگر علم سفینہ نہین ہے علم سینہ ہے۔ اگر سفینہ ہوتا تو مثل فارسی اس علم کے بھی ہین کئی دفتر کرتا حسرت یہ ہے کہ دل کی دل ہی مین رہی سارا مدار حیات و ممات اسی علم پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تمام شد

رسالہ راز النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمقدمہ نائکہ بھید کہ ہنگام بندش ہندی مقدم ہی ہوتا نائکہ بھید کا

ترانہ سنجان خوش الحانان و نغمہ پردازان سلیقہ شعاران پر واضح ہو - اور شائقان زمان اور ناظران دوران پر لائح ہو - اگرچہ رسالہ "معدن الموسیقی" نے باوجود اختصار نزدیک اتم یک گونہ طوالت کھینچی اور ہر چند کہ طوالت ناگوار خاطر نیاز گذاری - الّا ماہر ہونا نائکہ بھید سے صاحبان تصانیف ہندی مثل کبت و دوہا اور خیال و دھرپد اور ہولی و ٹھمری کو لازم بلزوم علی الخصوص رقاصان کو واقفیت درکار کس واسطے فی زمانہ رواج ناچنے اور بتلانے کا بدرجۂ اتم ہے اور بغیر از واقفیت ہرگز بتلا نہیں سکتا ہے بقول شخصیکہ

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

علی ہذا القیاس فہم و ادراک واسطے سامعین کے بھی مقدم تر ہے - لہذا خاکسار نے نائکہ بھید کا خلاصہ زبان سنسکرت سے بزبان اردوے روزمرہ کرکے ایک رسالہ جداگانہ موسوم بہ "رازالنسا" کیا ہے - یقین کامل ہے کہ ملاحظہ اسکے سے ناظرین اور شائقین استفادہ لطیف اٹھائیں مندرج و منسلک رسالہ ہذا کرتا ہے -

سبحان اللہ العظیم مشاطہ چہرہ افروز پری پیکران خلوت خیال اور دلالہ جلوہ آموز حور چہرگان شبستان بال یعنی قلم لطیفہ رقم بپاس بیقیاس بارگاہ احدی اور درود و نا محدود درگاہ احمدی تبرک و تیمم حسنہ ناصیہ بیاضات پر جلوہ گر کرتا ہے کہ اقسام شعر اور فنون سخن سنگار رس کہ دربیان عشق اور داستان محبت او

وابستگی کے سبب دلنشین زیادہ ہو۔ اور سبب عشق خیر و میان دو شخص کے کہ ایک جمال معشوقی آراستہ کرے اور دوسرا خیال عاشقی دکھلاے صورت پذیر ہو۔ لہذا دانشوران ہند نے بابداع مضامین و اختراع قوانین سخنوران آفاق پر تفوق کیا ہے بہمت والا نہمت کو ساتھ بیان اقسام اور احوال نایکہ اور نایک کہ عبارت عورت اور مرد سے ہے اور عشق طبعی بمقتضاے خلقنا کم ازواجا درمیان اسکے دو گوہر کان وجود سے متحقق ہوتے ہین مصروف کیا ہے۔ اِس مؤلف خاکسار ذرۂ بیمقدار نے اسی مطلب کو زبان سنسکرت سے بزبان اُردو سے روزمرہ بنابر استفادہ شائقین صغارہ کبار دو مقالہ پر خاتمہ سخن کیا۔

مقالہ اوّل بیچ بیان اقسام نایکہ

اور یہ تین قسم کے ہے

اوّل سُکیا۔ دوم پرکیا۔ سیوم ساما نیان۔

سُکیا وہ ہے کہ بعقد مناکحت مالک نایک اپنے مین آئی ہو۔ سکیا بھی تین قسم پر ہے۔ اوّل مُگدھا۔ دوم مدھیا۔ سیوم پرگلبھا۔ پس مگدھا وہ ہے کہ عین شباب و رآثار جوانی مین نرم دل اور شرمناک ہو اور کسی طرح کی آراستگی کا اُسکو شوق نہ ہو۔ یہ دو قسم کی ہے۔ اول "اگیات جوبنا" وہ ہے کہ باوجود شباب جوانی اپنی سے بےخبر ہو۔ اور دوم "گیات جوبنا" وہ ہے کہ آثار جوانی اپنی سے بخوبی مطلع اور آگاہ ہو اور "نوڈھا" وہ ہے کہ خوف اور شرم اُسکے دل پر مستولی ہو اور معاشرت اور مباشرت سے دور بھاگے اور جو ذرا بھی اس سے پیش قدمی کرے اُسکو "بشرب نوڈھا" کہین گے۔ اور مدھیا کہ دوم قسم ہے سکیا کی شوق اور حیا دونو برابر

قواعد دربیان تقسا ئنت آغاز کبت و کیت دوہرہ وغیرہ مین۔ یہ آٹھ حرف منع ہین مبارک نہین ہین۔ دوہرہ

بیچ دنبر کھن کہہ دوی کیت کیتہ ننان اسبہ ہوسے پنگل کہی اری گنی من جان

ہ ج کہہ تہ د ڈ ر کہہ بہہ سوائے ان چہار کن بھی ممنوع۔ جگن اس طرح سے ہو کر دنہ اگن ساتھ اس طریقہ کے ہو تو سگن سمجھیں مونن نگن یعنی ... یہ کلیہ ناگ کا ہے۔

رکھتی ہے نہ شوق اُسکو چھوڑے کہ دامن صحبت شوہر سے جنبش کرے اور نہ شرم رخصت دے نہ حیا
اس سے منہ موڑے کہ بخوشدلی اور شگفتگی مخالطت اور مجالست کرے اور پر کلھا کہ قسم سیوم شکیا ہے
عبارت اُس عورت سے ہے کہ رفع شرم اور حجاب شوہر اپنے سے کرکے بیچ حفظ قوانین صحبت اور رعایت
آداب مباشرت کے کوئی دقیقہ نامرعی نچھوڑے اور ہمیشہ خواہان عیش و نشاط اور طلبگار صحبت انبساط رہے
اور ہر ایک "مدہیا و پرکلھا" مین سے جس وقت کوئی اوپر عشق بازی اور کامرانی شوہر اپنے کی دوسرے کے
ساتھ مطلع و آگاہ ہون تو کیا کرین تین قسم سے باہر نہین ہین - اوّل دہیرا وہ کہ حلم و تحمل شعار اپنا کرے اور بیچ
اظہار خشم و عتاب کے اصلا کوشش اور جہد نہ کرے لیکن خشم نہانی بعد از تامل بسیار بشرہ اُسکے سے نمودار
ہو - اور دوم ادہیرا یہ الف انکاری ہے دہیر یعنی تامل اور ادہیر یعنی بے صبر و تامل بہرحال ادہیرا وہ کہ
تاب تامل ذرا بھی نہ لائے اور تندخوئی سے فریاد و زاری مچائے بلکہ ساتھ نایک اپنے کے بُری طرح سے
پیش آوے - اور سیوم "دہیرا دہیرا" وہ ہے کہ غضب اور حلم کو ہم پلہ رکھے ہزار طرز سے کوئی چاہے کہ آزار
دل اپنے کو تا بزبان لاوے زیادہ برینکہ سخن مطلب بسرحد مدعا پہونچا ہو مگر حلم و حیا سے مہر خاموشی غنچہ دہن
اپنی پر رکھے - اور سکیا منقسم ہے دو طرح پر اول جیشٹیا اور دوم کنشٹا - اول جیشٹیا یعنی بزرگ اور دوم کنشٹا یعنی
خورد - اور مدار خوردی اور بزرگی کا منحصر سن اور سال پر ہے نہ حسن و جمال پر - بلکہ بزرگ وہ ہے کہ شوہر اسکا
اُسکو بزرگی اور عزت دے - اور خورد وہ ہے کہ مرتبہ مین کمتر ہو -

اور پرکیا دوسری نائکہ ہے سکیا کی یعنی پرکیا وہ ہے کہ غیر مرد کے ساتھ عشقبازی اور عشرت رانی
مرد اپنے سے چھپا کے کرے دو طریقہ پر ہین - اول اوڈہا وہ کہ عقد مناکحت اور قید ازدواج مین کسی کے آئی ہو
دوم انوڈہا وہ ہے کہ ہنوز ماں باپ اپنے کے گھر مین ہے کسی کے عقد نکاح مین نہین آئی یعنی ہنوز کنواری
ہے - مگر عشقبازی اور عیش و عشرت سے اوقات بسر کرتی ہے - اور اقسام پرکیا اگرچہ نامحصور ہین الا چھ طور
پر مذکور ہین - اوّل گپتا - دوم بدگدہا - سیوم لچھتا - چہارم کلٹا - پنجم انسیانا - ششم مدتا - بس اول گپتا وہ ہے

کہ شناعت اور قباحت زنا تصور کرکے نہایت عقلمندی اور دانائی سے ساتھ پوشیدگی اور اخفا کے کام اپنا انجام کرے۔ اسکی تین قسمین ہین۔ ایک ”برت سُرت گوتپان“ وہ ہے۔ باوجودیکہ یار اپنے سے مباشرت کی ہو مگر ہمت اُسکی مقتضی اس بات کی ہووے کہ یہ فعل جو مجھ سے سرزد ہوا ہے انکشاف اسکا ظاہراً اور باطناً کسی پر نہ ہووے اور دوسری ”برت کہان سرت گوتپان“ وہ ہے کہ متر صد اس حال کے ہو بلکہ جہد و کوشش مین رہے کہ کوئی عمل یعنی ایک فعل اُس سے ہونے والا یا ہوگا الا کسی کو خبر اصلا نہ ہووے۔ اور تیسرے ”برت برت کہان سرت گوتپان“ وہ ہے کہ ایک عمل ناشایستہ اُس سے سرزد ہوا ہے۔ بہرحال عزم معاودت استقبال رکھتا ہے پس فعل گذشتہ کے اخفا کرنے اور پوشیدگی مین جہد اور کوشش اور معاودت آیندہ کے واسطے اہتمام تمام کرے۔ اور ”بدگدہا“ وہ ہے کہ ایک دانائی اور عقلمندی سے تحصیل حاجت اور قضائے شہوت اپنی مین پوشیدہ سعی کرے۔ یہ دو قسم کی ہے۔ اول ”یا کہیہ بدگدہا“ وہ ہے کہ بعبارت دلاویز اور حکایات کنایات آمیز سے مطلب اور مدعا اپنا نکالا کرے۔ اور دوم ”کریا بدگدہا“ وہ ہے کہ بلطائف اعمال و دقائق افعال اپنے کو خوش وضعی اور خوش اسلوبی سے سرانجام کرے۔ اور ”پلہتا“ وہ ہے کہ رسوائی کو بیباکی سے شعار اپنا جانے اور بدنامی زمانہ کو نیکنامی اور وقار اپنا دل مین ٹھانے۔ اور ”کلٹا“ وہ ہے کہ آتش شہوت اسکی کسی آب پاشی سے فرو نہ ہو۔ مگر اتنے خود قناعت کرے۔ اور ”انیسانا“ وہ ہے کہ واسطے تحصیل کام کے بادہوائی قدم رکھے اور بجالت بیہوشی اور بیخردی حماقت اپنی سے اخفا نہ کر سکے۔ تین قسم کی ہے۔ اول وہ کہ پہلے ایک جگہ پر ملاقات مباشرت ہوئی ہے پھر اسی جگہ متوقع ملاقات دوسری مرتبہ کی ہو۔ دوسرے وہ کہ امید وصال جائے مقررہ پر رکھے جہان تعین ہو چکی ہو۔ مگر قبل اُسے وہان کبھی گذر مجمع نہ ہوا ہووے۔ اور تیسری وہ ہے کہ کسی مکان و مقام پر لحاظ نہ کرے فقط یار اپنے پر نظر رکھے کہ کہان آرام کرتا ہے بلا لحاظ رسوائی اور بدنامی وہین جا کے کام اپنا کیا کرے اور ہمیشہ خوشدل اور شاد کام رہے ”ساما نیان“ کہ جسکو سامینسا بھی کہتے ہین وہ ہے کہ شوہر اور یار کی کچھ خصوصیت نرکھے بے تحصیل زر

بلا خواہش لعل و گہر کسی چیز پر خیال نہ کرے مفت محبت کرتی رہے - اور ہر ایک شکیا اور پرکیا اور ساما نیان
تین قسم پر ہین - ایک "انیہہ سنبھوگ دکہتا" وہ ہے کہ بعد مباشرت نایک اپنے کی ساتھ دوسری نایکہ کے
پاس کے نہایت آزردہ دل ہووے - اور دوسری "بکرا کت گربتیا" وہ ہے کہ آرزوے قرار پاتین کنایہ اور
اشارہ مین کرے یہ بھی دو قسم کی ہے ایک "پریم گربتیا" کہ وہ اپنے حسن و جمال کے غرور مین مبتلا نہ ہو اسکو
غرور اس بات کا ہو کہ میرا نایک مجھپر نہایت شگفتہ اور فریفتہ ہے - اور دوسری "سندر یہ گربتیا" وہ ہے کہ وہ
فقط اپنے حسن و جمال کے غرور مین والہ و شیدا ہے اور تیسری مانوتی وہ ہے کہ کسی سبب اُسکے حق مین
اُسکے نایک سے کوئی تقصیر وقوع مین آئی ہو اور وہ دمان کرے اور دمان سے عبارت ناز ہے چار اقسام
ہین - اول لگہہ وہ ہے کہ شوہر اُسکا غیر کی طرف دیکھے اور وہ متوقع اس امر کی ہو کہ نایک کسی قدر عذر پیش
کرے - دوم مدہم وہ کہ سبب مان اُسکے دل پر تھوڑی تر ہوا ہو یعنی شک ہو اس سبب سے کہ نایک مہر کسی
سے ہمکلام ہوا ہے - اور سوم گرمان وہ کہ ہمسے بھی قوی ہو یعنی شوہر اُسکا کسی غیر سے مباشرت کرتا ہو -
چہارم رسابہاس وہ ہے کہ ہر چند اُسکو اشارہ صلح کا ہو مگر وہ کسی طرح سے آشتی قبول نہ کرے - اور کم اس قسم
سے ہے مان[۱] خارج ہے اور منجملہ قسم ساما نیان ایک گنکا ہے کہ وہ بغیر حصول زرکسی سے بات نہ کرے -
نہ ملاقات مباشرت اور شوق دل کو بالاے طاق رکھے اور ہر امر مین طالب زر ہونا اُسکا بلکہ ہر ایک سے ثابت
ہو - یہ نایکہ از قسم طوائفان ہیوا سے ہے - چنانچہ ہر ایک قسم سیزدہ گانہ سے اور سکیا کہ ایک قسم اُسے مگدہا اور
چھ قسم مدہیا اور پرنگلہا اور ہر دو قسم پرکیا اور ایک قسم ساما نیان کہ یہی سولہ قسم ہین منقسم ہوتی ہین آٹھ آٹھ قسم پر پس
مجموع حاصل ضرب سولہ کا اوپر آٹھ کے ایک سو اٹھائیس ہوے اور منجملہ اقسام ہشتگانہ ایک "پروکہت پتکا"
ہے - کہ نایک اپنے کے نام پر مبتلاے بلا اور گرفتار ہو تین قسم پر ہے - ایک "گمکوت پتکا" وہ ہے کہ ہنوز
نایک اُسکے نے سفر نہین کیا ہے مگر ایک ماہ قبل سے میعاد قرار دی کہ اس قدر مدت کے راہی ہونگا - ۱۲

---

[۱] یعنی منجملہ گرمان کے ایک قسم مان ہے سو خارج ہے ۱۲

مقام حسرت ہے کہ نایکہ کو کیسا آلام مفارقت دوری اور غم فراق مہجوری اُسی زمانہ سے پیدا ہوا ہوگا۔ بقول شخصے قبل از مرگ واویلا۔ اور یہ شعر عشرت حسب حال اُسکے ہے کہ

ہنوز دفن ہوا ہے نہین ترا بسمل　　　　کہ زلزلہ مین زمین کا طبق ابھی سے ہے

دوم "کہیت پتیکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا عین شباب جوانی اور نشۂ عشق مین متوجہ سفر کا ہو۔ اللہ و غنی اس رنج والم کی بھی کچھ انتہا ہے کیسا خدنگ مفارقت دل تردد منزل اور سینہ نازک اُسکے سے دوسار ہوگا۔ سیوم "گت پتیکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا داغ مہاجرت اپنے سے لوح سینہ اُسکا تختہ گلزار بنا کر روانہ سفر ہوا ہو اب یہ شعر حسب حال اُس بے پر وبال کے ہے کہ

جدا کسی سے کسیکا غرض حبیب نہ ہو　　　　یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اب تصور کرنا چاہیئے کہ "سنجوگی" عبارت ہے عورت سے کہ با میدِ وصال یا آنکہ وصل سے مسرور و مالا مال ہو۔ اسکی تین قسم ہین۔ اول "اگمکہت پتیکا" وہ ہے کہ ہنوز نایک اُسکے نے رجعت سفر سے نہین کی۔ اِلّا ایک زمانہ پہلے سے اختیار کی ساعت مقرر ہے کہ فلان ساعت معہودہ مین باشتیاق وطن رجعت کرونگا خیال فرمانا چاہیئے کہ کیسی خورمی تازہ اور خوشی بے اندازہ دل بیقرار نایکہ تشنۂ شربت دیدار کو لا انتہا ہوئی ہوگی۔ بلکہ شعر ذیل اُسکے حسب حال ہے یعنی

کیا ہے شام کا وعدہ کسی نے کیا عشرت　　　　کہ منہ پہ آپکے پھولی شفق ابھی سے ہے

دوم "اگچہت پتیکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا عین حالت بیقراری اور تپ دوری مین سفر سے پھر کر آنیوالا ہی گھر کا ہو۔ یہ امید بھی ایک زندگانی نایکہ متصور ہے۔ اور سیوم "آگت پتیکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا سفر سے مراجعت کرکے حریم وصال مین مدام بہ عیش اور آرام ہو۔ اب اقسام ہشتگانہ کی دوسری "کھنڈتا" وہ کہ نایک اُسکا شب کو عورت غیر سے نزد مباشرت کھیلے اور صبح کو بہ نشانہا ے صحبت شب آگے نایکہ اپنی کے آوے۔ کہئے یہ کیسا مقام بیتابی دل اور صدمۂ عظیم ہے کہ خدا ے علیم ہے "تیسری کلہنترتا" وہ ہے

کہ پہلے تو نایک اپنے سے بناز و عتاب پیش آوے اور بعد چلے جانے نایک کے پشیمان ہو کے ندامت اُٹھاوے بلکہ زیادہ از حد پچھتاوے جب کہ یہ حال ہو تو کیونکر نہ مثل ضرب المثل ہو جاوے یعنی

آگے سکے دن پاچھے گئے اور ہر سون کیو نہ ہیت　　اب پچھتائے کا ہوت جب چڑیان چن گئین کھیت

اور چہارم "بپر بسدہا" وہ ہے کہ مثلاً ایک جگہ وصل کی مقرر ہے وہان جا کے واپس آوے اور جائے معہودہ پر نایک معشوق اپنے کو نہ پاوے۔ اُس وقت سے پھر آنے سے محزون و شکستہ دل ہو۔ حق تو یون ہے یہ مقام بھی غضب کے سامنے کا ہے۔ اور پنجم "اُتکنٹھا" وہ ہے کہ نایک نے اُس سے اقرار آنے کا کسی وقت کسی مقام پر کیا ہو اور وہ حسب الوعدہ منتظر آنے کی ہو بقول میر تقی صاحب کہ

"انتظاری بلا نصیبان سے ہے"

اور ششم باسک سجیا وہ ہے کہ لوازم وصال مثل آرایش مکان اور طیاری فرش وغیرہ مین بامید ملاقات باشتیاق تمام مشغول ہو۔ اور ہفتم "سوادہین پتیکا" وہ ہے کہ بیچ اطاعت و انقیاد نایک کے ہو اور بجز مہر و وفاداری اور خدمت و فرمان برداری کے اور کوئی امر خاطر مین نہ لاوے۔ اور ہشتم ابہسارکا وہ ہے کہ واسطے استحصال ملاقات کے جگہ معہودہ مقررہ پر کہ مشہور ہووے روانہ ہو اور یہ ابہسارکا تین قسم کی ہے۔ اول "تمرابہسارکا" وہ ہے کہ خیال شب تار راہ دل مین ذرا نہ لائی اور واسطے حصول مقصد کے بیخوف چلی جائے۔ دوم "جوتسنا ابہسارکا" وہ ہے کہ شب مہتاب مین درپئے استحصال کام اپنے کے قدم رنجہ کیا کرے۔ اور سیوم "دیوا ابہسارکا" وہ ہے کہ بروز روشن بلکہ نصف النہار بے محابا بقول شخصیکہ شتر بے مہار واسطے حصول مطلب راہ لیوے۔ چنانچہ ہر ایک ان سے ایک سو اٹھائیس قسم ہین اور ذکر اول مین ہو چکا ہے۔ تین قسم پر منقسم ہین یعنی اُوتم اور مدہم اور ادہم۔ بس انہین قسمون کی حاصل ضرب سے تین سو چوراسی ہوتی ہین۔ ایک اُوتم وہ ہے کہ ہمت اپنی رضاجوئی معشوق نایک پر رکھے۔ ہرچند اُسے جور و جفا اور ستم و دغا مشاہدہ کرے الا اپنی جانب سے بجز مہر و وفا دوسرے امر سے کام نہ رکھے۔

یہ قول اساتذہ حسب حال اسکے ہے۔ رباعی

زندہ کنی عطائے تو ورہ بکشی فدائے تو
دل شدہ مبتلائے تو ہرچہ کنی رضائے تو

دوسری مدہم وہ ہے کہ دونو پلہ پر نظر برابر رکھے یعنی نایک وفا کرے تو وہ بھی بیوفا پیش آئے اور اگر نایک جفا پر کمر باندھے تو وہ بھی دغا وجفا شعار اپنا کرے کبھی بیوفائی سے باز نہ آئے جفا سے جفا وفا سے وفا ہم پلہ رکھے تیسری ادہم وہ ہے کہ ہرچند نایک اسکے ساتھ سلوک اور مروت کیا کرے الا وہ کبھی بے مروتی و بدسلوکی سے باز نہ آوے اور ہر ایک اسے تین سو چوراسی منقسم ہوتی ہین ساتھ تین قسم کے دِبْ اور اَدِبْ اور دبّا دِبْ پس مجموعہ اقسام کہ ضرب تین تین سو چوراسی سے حاصل ضرب ایک ہزار ایک سو باون ہوتی تصور کرنا چاہیئے کہ دِبْ وہ ہے کہ ضعف پیری اور نقصان حسن جمال کا گذر نہو اور مدام جادۂ اعتدال انکو حاصل ہے اس قسم سے حوران کی مثالی متصور ہین۔ اور اَدِبْ وہ کہ نقصان وضعف پیری اور تنزل وزبونی جسم اور ناتوانی قوائے جسم عاید حال انکے ہے از قسم انسان تصور کرنا چاہیئے بہر حال مبتلائے ہر بلا جنس انسان ہے اور دبّ ادب برزخ ہو درمیان ان دونو مرتبون کے اختلاط واجتماع سے قیاس فرمانا چاہیئے برزخ بمعنی واقع وحائل ہونا درمیان دو چیز کے زمانہ مرگ سے تا قیامت مولف از منتخب اللغات خلاصہ تحریر یہ کہ اوصاف حوران ورقباحات انسان کے مابین دبا دب ہے۔ اور دبّ یا ادب پیدا ہوئی ہو شاید مثل سیتا جی زوجہ رامچندر جی راجہ اجودھیا دختر راجہ جنک تھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہی تین اقسام مانند نایکہ نایک یعنی مرد مین موجود ہین۔

مقالہ ثانی

شائقین سلیقہ شعاران وناظران است بازان پر اقسام نایک محتجب ومخفی نرہے کہ نایک بہ قسم اوّل مثل نایکہ تین قسم کے ہین پت اور اُپ پت اور بیسک پت وہ بہ نکاح صحیح مشہور ہو چار قسم پر ہے اوّل

و چھن اور دہرشت اور سٹھہ۔

اول انکول وہ ہے کہ ہمیشہ ایک زوجہ منکوحہ اپنی سے محبت رکھے اور سوائے زن ثانی نہ کرے۔ بخوف رب المشرقین یا بہ خیال احکام رسول الثقلین زوجہ اپنی سے ملتفت رہے۔

دوم چھن وہ کہ بکثرت متعدد عورات رکھتا ہو اور باہم بعدالت ہر ایک عورت سے مباشرت کرے حق تلفی کسی کی روا نہ رکھے اور خرچ اور اتفاق ساتھ عورتوں کے کشادہ دل اور فراخ پیشانی ہو کسی سے نوبت بغض اور عداوت کی آپس میں نہ آوے باعث عدالت ایسا اتفاق ہو کہ نفاق پیرامون خاطر احدی نہ ہو۔

سیوم دہرشت وہ کہ خود غیر عورت سے مباشرت کرکے عورت اپنی سے بعذر خواہی پیش آتے۔

چہارم سٹھہ وہ ہے کہ ساتھ عورتوں کے مکر اور فریب سے صحبت رکھے۔ دو قسم ہیں ایک مانی اور دوم چتر۔

اول مانی وہ کہ نائکہ کے ساتھ بطرز ناز اور خودنمائی پیش آوے اور مان سے مراد ناز و کرشمہ و غمزہ اور ادا ہے۔ اور دوم چتر وہ ہے کہ ناز اور دلجوئی شعار اپنا رکھے اور مدام نازبرداری معشوق میں بسر اوقات اپنی کیا کرے۔ جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ کرے۔ اور اپپت کہ قسم دوم کا نایک عبارت اُس سے ہے کہ عورت غیر پر عاشق ہوکے اُس سے صحبت کرے یہ بھی مانند پت اور پرچار قسم کے ہے انکول و چھن و دہرشت اور سٹھہ۔ اور قسم چہارم یعنی سٹھہ اس جگہ بہت ہیں اور قسم دوم سے بیسک کہ قسم سیوم کا نایک ہے عبارت اُس سے ہے کہ قحبہ سامانیان کے ساتھ صحبت کیا کرے تین قسم کا ہے اوتم مدہم ادہم۔

اول اوتم وہ ہے کہ مہر و محبت میں راسخ ہو اور رضامندی نائکہ کی مدنظر رکھے۔ ہر چند نائکہ بیوفائی کر سرشت زنان ہے پیشہ جور و جفا ملحوظ خاطر رکھے الّا وہ شرط وفاداری بجا لانے میں کبھی دریغ نہ کرے۔

دوم مدہم وہ کہ طریقۂ توسط مسلوک رکھے یعنی ساتھ وفادار کے مہر و وفا اور ساتھ جفاکار کے شعار مکر و دغا روا رکھے بہرحال ہم پلہ رہے۔

سیوم ادہم وہ کہ غرض اپنی کے تابع رہے اور مہر و محبت اور الفت و مروت سے کچھ سروکار اسکو نہو

اور جو منجملہ ہت اور ادہپت اور بیسیات کے گا ہے بداغ جدائی مبتلا ہو تو اُس وقت مین اُسکو پرو کہت کہین گے - اور ایک قسم منجملہ نایک کے اپہاس ہے کہ ہمیشہ مکر او رفریب نایکہ کے اُٹھایا کرے اور بیوقوف بقدر ہو کہ بے خردی اور حماقت سے زور و فریب اُسکے سے وقوف و آگاہی نرکھے -

اب تصور کرنا چاہیے کہ جو نسا نایک کہ ہمت اُسکی لہو و لعب اور خندہ بازی اور تمسخری کی جانب مائل و مصروف ہو تو اُسکو نرم سنجو کہین گے - چار قسم اسکی ہین - اول پہیٹیہ مرد - دوم پٹ - سیوم چٹک - چہارم بدو کہگ -

اول پہیٹیہ مرد وہ ہے کہ عورت بیچ غفلت و ناز کے بروقت آگئی ہو اور وہ اُسکو نرم دلی اور دلجوئی سے خوشنود کرے -

دوم پٹ وہ ہے کہ طریقہ اور طرز مباشرت کی لذتون سے ایسا ماہر ہو کہ اقسام کثرت اور ہنر سے ہنگام مجامعت نایکہ اپنی کو شیفتہ اور فریفتہ اپنا کر لیا کرے -

سیوم چٹک وہ کہ تمام جوہر اور ہنر اپنے ظاہر کرکے فائدہ اپنا نکال لیا کرے -

چہارم بدو کہگ وہ ہے کہ شرم و حیا اور وقار اور مرتبہ اپنا بالائے طاق رکھ کے شیوۂ مسخرگی اور طرز خیلاپن شعار اپنا کرے

الخاتمتہ بالخیر

مشتاقان مخزن گیاست اور دانایان فہم و فراست پر امر محتجب و منکشف و ہویدا ہو کہ جس وقت خواہش صحبت نایک اوپر دل نایکہ ماہ لقا خورشید سیما کے استیلا ہووے تو اُس حالت مین ایک حالت عجیب چہرہ غریب اور وضع نادرہ اُسکے سے جو ظاہر ہو اسکو ستاوک بہاؤ" قرار دیتے ہین آٹھ طرح پر ہے -

اول سویدیعنی عرق چہرہ گلدار پر برملا نمودار ہو -

دوم استبتھہ متحیر اور پریشان وار ایک حالت پر نرہے اور جادۂ اعتدال سے قدم باہر ہو جائے۔
سیوم زردیاپ یعنی ایک کیفیت ایسی طاری ہو کہ جسم نازنین پر رونگٹے مثل زرتار استادہ و بیقرار ہو جائیں
چہارم سرہبنگ یعنی حنجرہ میں ایسی حالت ہو کہ آواز دادودی پڑ جائے اور زبان شیرین خوش بیانی اور سخن رانی سے عاری ہو جائے۔
پنجم پتھہ کہ اسکو اکب بھی کہتے ہیں یعنی سیمین بدن زہرہ جبین پر لرزہ کسی حالت ہو جائے اور کسی نہج سے قرار دل بیقرار میں نہ آوے۔
ششم بپورن یعنی طایر رنگ رخ رنگین بلکہ تمامی جسم نازنین سے بحالت متغیر پریدہ ہو جائے۔
ہفتم آسرو کہ دُرشاہوار آہوے چشم اُسکی سے مانند ابر بہار تقاطر امطار کریں۔
ہشتم پرلاب یعنی دل نازک تر پر ایک حالت ایسی نمایاں ہو کہ اُس حالت میں ہر ایک بات پریشان مضطربانہ نامربوط درج دہان سے خلاف وضع نکالے۔
اب تصور کرنا چاہیے کہ سنگار رس عبارت اُس حالت سے ہے کہ بیچ محبت کے پیدا ہو ایک طرح پر قرار پکڑے یعنی کہ صحبت اور مباشرت سے زوال نہ پکڑے ہے اور اُسکو دو حال ہیں۔ ایک سنجوگ کہ عاشق دولت وصال معشوق خوش جمال سے مالامال و بیزوال ہو۔ دوسرا بپر لبھہ کہ اُسکو بیوگ بھی کہتے ہیں وہ کہ عاشق درد فراق دلدار میں گرفتار اور بلائے دوری و آلام مہجوری سے بیقرار و زار ہو اور بپرلبھہ سے دس حال ظاہر ہیں۔
اول ابھلاکھہ یعنی شوق اور تمنا اور آرزو۔
دوم چنتنا یعنی تفکرات گوناگون اور ترددات بوقلمون۔
سیوم سمرت یعنی یاد کرنا ہر لحظہ دہر آن معشوق مہ لقا و خورشید سیما۔
چہارم گن کہتن یعنی خوبیان اور نیک خصالی اور مہر و محبت دلبر دل آرام باوفا کی یاد کرنا بقول شخصیکہ

یاد کرنا ہر گھڑی دلدار کا ہو وظیفہ اُس دلِ بیمار کا

پنجم اودیگ یعنی بیقرار اور ناخوش ہونا ہر ایک لذات سے اور بے رخ رہنا جمیع مکروہات اور کیفیات زمانہ سے۔

ششم پرلاپ یعنی سخنان پریشان نہ کہنا۔

ہفتم اُنماد یعنی شورش دل و جان اور حرارت باطن۔

ہشتم بیاد یعنی بیماری۔

نہم جڑتا یعنی مدہوشی اور بیخبری۔

دہم مَرَن یعنی مرجانا اور جان شیرین بجانان سپرد کرنا۔

اب مخفی اور محتجب نرہے کہ دیدار اوپر تین طرح کے ہے۔

اوّل سپن کہ حال معشوق کا حالت خواب مین مشاہدہ کرے۔

دوم چتر کہ تصویر پری پیکر نازک خیال کا مشاہدہ ہونا۔

سیوم ساجہات کہ دولت دیدار حقیقی سے کامیاب اور شربت وصال تحقیقی سے سیراب ہو۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

اور واضح ہو کہ مضمون ہذا وجملہ کلمات ہنگام بندش بکار آمدہین بندش خیالی مین۔ بہرحال خیال ان الفاظون کا مقدم تر ہے منظور و منقوش لوح خاطر تھا کہ دوہا یا کبت یا شعر حسب مضمون خیال نایک یا نائکہ زیب قلم کیا جاوے۔ بہرحال بیان ہذا کو تصویر خیال تصور کرنا چاہیئے بخیال طوالت نظر باختصار کیگئی۔

دوہا

لکھائے ہے سو برس لو جو نہ مٹاوے کوی لکھنے ہارا یا ورا سو گل گل ماٹی ہوی

للّٰہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری

اب عنان شبدیز قلم کو جولانگاہ صفحۂ قرطاس پر روک کر بخدمت ارباب سخن سازان شائقین اور اصحاب نکتہ چینانِ ناظرین عرض و التماس ہے کہ عیب و صواب کے لحاظ کر کے بمضراب تشنہ و طعن نہ چھیڑین بلکہ بنظر پردہ پوشی چشم پوشی ملحوظ قانون سینہ کرین یا آنکہ بزمزمۂ اصلاح اس ہیچمیرز زمان کو مرہون منت فرماوین۔ اور یاد راقم ناشاد کو گوشۂ خاطر الطف واشرف سے نہ بھلاوین۔ اور تمنائے دلی یہ ہے کہ رب المشرقین بہ تصدق رسول الثقلین صاحب قاب قوسین آرزوے دلی سامعین ناظرین و رقم مؤلف بر آئی۔ بحرمت نبی و آلہ الامجاد بالنّون والصّاد۔ باسباب ظاہری رسالۂ ہذا چکیدۂ دل و تحریر خامہ ہے اور بہ چشم غور و تامل ملاحظہ کرو تو در حقیقت یہ فسانۂ ترانہ کارنامہ ہے۔ اور خیال تاریخ مین سمند خامہ لنگ تھا۔ عرصۂ وسعت مضمون زیر قدم تنگ تھا کہ ناگاہ سروش پردۂ غیب سے پکارا کہ مادۂ صوری آشکارا ہے پس جو کہ مادۂ صوری بہ ندائے غیبی ہاتھ آیا بقطعۂ طبع زاد زبان قلم پر لایا۔

طرز موسیقی بطرزِ نو رقم کردم چنان — مثل گل بشگفت نغمہ سنج ہر پیر و جوان
فکر تاریخش چو کردم از رہِ صدق اے کرم — نقش بستہ صورت صوری درین طبع روان
گفت ہاتف در ہزار و دو صد و ہفتاد و دو — معدن الموسیقی " تو سلسبیل است انس و جہان

۱۲۷۲ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد رنگین سلالۃ الاشرہی پرشاد صاحب متخلص بہ لائق شایق علم و کمال سررشتہ دار محکمہ ٹھاکر ڈال سنگھ صاحب بہادر ساکن حال شہر فرخ آباد

نغمہ پرداز معانی میر منشی کرم — کرد اندر علم موسیقی کتاب خوش بیان
گفت ہاتف سال تاریخش ز روے معنوی — معدن الموسیقی آمد راحت افزاے جہان

قطعہ تاریخ طبع وقاد شاعر بےنظیر شیخ علی بخش صاحب ظہیر بلگرامی شاگرد خلیفہ گلذار علی اسیر خلف الرشید نظیر اکبر آبادی باعث افراط عنایت فکرے فرمودند

علمی کہ بموسیقی نام است درین عالم — شخصے ز سلف آنرا ظاہر نچنان کردہ
آن خان کہ کرم باشد ملقب بامام اسمش — از طبع روان خود این بحر روان کردہ
یعنی کہ درین معنی تالیف کتابے کرد — بے شبہہ کہ قلزم را در کوزہ نہان کردہ
در وجد فتد زاہد بیند چو مضامینش — جادو بہ رقم پردہ اعجاز عیان کردہ
ہاتف ز پے سالش فرمود ظہیر از من — در معدن موسیقی آن سحر عیان کردہ

قطعہ تاریخ طبع زاد شیخ نور محمد بلگرامی متخلص ارشد شاگرد رشید غلام حسین قدر بلگرامی تاریخ انجام خوش گفتہ

تصنیف کرم امام خان چون فرمود — این نسخہ برائے خوشنوایان زمان
نامش بگذاشت معدن الموسیقی — بشگفت بہار غنچۂ طبع روان
زہرہ پے سال نغمہ زد اے ارشد — شد رونق بزم مطربان دوران

ایضاً

این نسخہ کرم امام چون جسم نمود — ہر اہل طرب بجان و دل شد خوشنود
از پردۂ غیب شد تدایم ارشد — ساز و سامان عشرت آمد بوجود

سبحان اللہ العلی العظیم خیال تواریخ سنین آغاز و انجام رسالہ ہذا ملحوظ خاطر مولف از حد تھا کہ باغبان حقیقی نے طرفہ گل کھلایا۔ بواحد لعین کرشمہ عجیب نظر آیا یعنی تاریخ صوری آغاز رسالہ باین بے بضاعتی زبان قلم پر

لایا۔ اِلّا تلاش انجام مین گو کہ سر کھپایا مضمون نہ پایا۔ دل متوحش زیادہ تر گھبرایا۔ آخر کار بسراعنی و بجسسی تمام مادۂ تاریخ معنوی بتائید غیبی ۱۳۰۲ھ ہجری خاتمہ بلفظ بسراعنی پردہ بطون سے جلوہ ظہور مین در آیا کہ قطعہ طبع زاد منسلک خاتمہ کیا گیا۔

قطعہ تاریخ طبع زاد مؤلف متخلص بہ کرم

با اصول ایسا ہوا نادر ہے یہ اپنا کلام — کیون نہو خوشنود اسکو سنکے ہر اک خاص و عام
ستر باطن صاف کھل جاتا ہے اسکی سیر سے — معدن الموسیقی نام اسکا ہوا ہے لاکلام
راحت و آرام دے دنیا مین اے ربّ کریم — ہمدم و اوراد اپنا ہے یہی ہر صبح و شام
اور سر ہر شعر سے اک حرف سے باقاعدہ — مادّۂ تاریخ کا اُنکے عدد مین ہے تمام
غبطہ اس جا ہے سروش غیب نے دی یہ ندا — اے کرم صد مرحبا اب تو قلم کو اپنے تھام

یاد رکھ اعدا ترے مغضوب اور مقہور ہین
حسرت و افسوس مین جان اپنی دیوینگے مدام

غلطنامہ کتاب معدن الموسیقی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲	۱۱	محلی	تخلی	۳۷	۳	ڈھرپد	ڈھرپدے
۴	۱۲	یہ عطیہ	بہ عطیہ	۳۹	۱	پیٹہ	پٹہ
۸	۵	افضال	افضال	۴۰	۳	بُرہیودہ	سُرہیودہ
۸	۷	بنظر پردہ داری سے	بنظر پردہ داری پردہ دری سے	۴۱	۴	مرقوم	مرقوم ہے
				۴۲	۴	ملاذم	ملازم
۱۰	۱۵	امیر قدس سرہ	امیر قدس سرہ	۴۴	۱۳	باج پی عطای	باج عطائی
۱۳	نوٹ سطر اول	ایہم	بہم	۴۷	نوٹ سطر اول	ودہوس	ودہوس
۱۴	۱۱	سمی کوسلا	مساۃ کوسلا	۴۸	۹	گنتیا	گنتیا
۱۵	۰	دیباچہ	باب اول فصل اول	۵۱	۱	ہندوستان کے والی	ہندوستان کے ایک والی
۱۷	۷	الفاظ سی سے	الفاظ سے پہلے	۵۱	نوٹ سطر ۲	ملاقی وجہولی	ملاقی جو ہولی
۱۷	۱۸	کہ اس سے پہلے	کہ اوس سے پہلے	۵۲	۶	دھرپدی	دھرپدی
۲۴	۴	چارہ ن	یہ چارہ ون	۵۴	۷	سگھر	سکھر
۲۵	۸	جرکہ	جیرگہ	۵۶	۷	کہن سے	کہن سے
۲۶	۱۶	سال گی	سالگی	۵۹	۱۱	تت	تنت
۲۷	۱۰	مستثنی	مستثنیٰ	۶۱	۸	خانۂ آوار	خانہ وار
۳۲	۱۵	رافرشائقین	وافرشائقین	۶۱	۱۲	پیراسے	پیرانیسے
۳۴	۱۵	دہرپدے	دہرپدئے	۶۱	۱۳	[illegible]	[illegible]
۳۴	نوٹ	سنہ اولہ	سنہ اول	۶۱	۱۴	تکرڑ الانبا	تکرڑا الانبا
۳۶	۱۸	مرجانا ہولی کا	مرجانا ہولی کا	۶۱	۱۵	تکرڑی لکڑی	تکرڑی لکڑی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۷۱	۱۶	شہر بین	سربین	۷۹	۱۲	مورچیا	مورچھیا
۷۵	نوٹ سطر اول	ہوا اہندی	ہوا ہندی	۷۹	نوٹ سطر اول	ہندی ہو مشکلات	ہندی ہو اول مشکلات
۷۶	۱	تاج	مزاج	۸۰	۵	جاگزیر	جاگزین
۷۷	۲و۳	ستبک	سبتک	۸۰	۷	نکری	مقری
۷۷	۔	خاساک	خاشاک	۸۰	۸	نکری	مقری
۷۸	۶	معلوم ہوا	معلوم ہو	۸۰	۱۴	نکرین	مقرین
۷۸	۱۰	روراشنی	روشنی	۸۰	۱۵	دیوزاد	دیوزادوں میں
۷۹	۔	فصل چہارم	فصل پنجم	۸۰	نوٹ سطر اول	رہکامعنی	رہکا یعنی
۷۹	۱۴	مثل تو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۱	۔	باب اول فصل نہم	باب اول فصل ہشتم
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	بون زبان	یون زبان
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	ارامی راگ	اساسی راگ
۷۳	۷	ستبکن	سبتکین	۸۱	۲	سیفتم	ہفتم
۷۳	۸	ستبک	سبتک	۸۱	۳	جوشنا	جوتشنا
۷۴	۳	مثل تو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۳	۲	سہفگانہ ہے	ہفتگانہ سے
۷۴	نقشہ کے آخر میں سطر اول	وانہ	ورنہ	۸۳	۲	بیتھر بروزن عذرہا وجا	بیشتر بروزن عذرہ بہار جا
۷۵	۱۳	دکھا دکھا	دہا دہا	۷۳	۱۵	ستار نوازاور حقیر	ستار نوازی اور یہ حقیر
۷۶	۶	مثل تو	مثلث	۸۳	۱	لیگیا ادربارہ	لیگیا کے دربارہ
۷۹	۲	ایسی ہے	اس سے ہی	۸۷	۱۳	پرت	برت
۷۹	۱۱	ستبک	سبتک	۸۸	صحیح	نقشہ علیحدہ شامل ہو دیکھو صفحہ	
۷۹	۱۵	مورچیا اور	مورچھیا اور	۸۹	۴	جہاں پراضح ہو	جہاں پر واضح ہو

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۸۹	۱۰	بازت	تارت	۹۵	۱۴	ہیں کے حاہر ہوا	ہیں کے ظاہر ہوا
۹۰	۴	کہاہل	کہاہل	۹۵	۱۵	تقبیل	ثقیل
۹۰	۵	کہ تپیچ	کہ پیچ	۹۵	۱۶	حکہ مالم	چکہ ملایم
۹۰	۶	مشرت رتارات	مشرت وتارات	۹۶	۳	اور ہا سے	اور رو ہا سے
۹۰	۱۷	دلچسپ دو چیت	دلچسپ و چیت	۹۶	۱۲	آ آ کے بعد	آ آ کے بعد
۹۲	۱	کھیتی	کنیتی	۹۶	۱۳	بقول ہندن	بقول ہندی
۹۲	۴	سامنے	سامع	۹۷	۰	باب اول فصل	باب اول فصل یازدہم
۹۲	۱۳	کھرچ ہے	کھرچ سے	۹۸	سطر ۱۳ خانہ ۳	[illegible]	[illegible]
۹۳	سطر ۲ خانہ ۶	تسارے	سا	۹۹	۰	باب اول فصل نہم	باب اول فصل یازدہم
۹۳	خانہ ۷	۷۔ ابرو کرتا	۷۔ ابرو کتا	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۶	۲۸	۲۷
۹۴	۳	سرامان خوش	سرایان خوش	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۷	۲۹	۲۷
۹۴	۶	بانفس	بالفعل	۱۰۱	۶	ہیں وبیدانت	ہیں و دبیدانت
۹۴	۱۱	شر پرارہے	شر پر آرہے	۱۰۲	۱	لہرقام	شرقائم
۹۴	۱۱	ادا مددکا	اور رو کا	۱۰۲	۲	دوسراسر	دوسرا شر
۹۴	۱۵	تارسیدہی	تان سیدہی	۱۰۲	۲	لبنی عداوت	یعنی عداوت
۹۴	۱۵	ازروے ساب	ازروے حساب	۱۰۲	۳	مثلث تو مثلاً	مثلث مثلاً
۹۵	۱۱	بیان یوم کن ہیں	بیان سیوم کن ہیں	۱۰۲	۴	ازد مقام	اثمرد مقام
۹۵	۱۲	واسے کن کا	واسطے کن کا	۱۰۲	۱۳	اورادے تار	اور اوسی ہیں تار
۹۵	۱۳	واجبات سے سے	واجبات سی ہے	۱۰۲	۱۷	ستعن	تینوں
۹۵	۱۲	تو بہربال	تو بہرحال	۱۰۳	۴	بنتد ہیں	بنبندیاں

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۰۳	سطر ۱۶ خانہ ۳	ساگاسا	سماگاسا	۱۲۳	۶	ازالاپ ہومی	ازالاپ ہولی
۱۰۴	۶	موسیقی کا	موسیقی کے	۱۲۵	۰	باب دوم فصل سیوم	باب دوم فصل چہارم
۱۰۴	۷	مہادیو ہے	مہادیو جی ہین	۱۲۶	۱	ہیتور کو یل	ہیتور کومل
۱۰۵	سطر ۵ خانہ ۵	د	دہا	۱۲۷	۱	م دیان	م دہان
۱۰۵	سطر ۱ خانہ ۲ خانہ ۸	س رک	س رگ	۱۲۹	۱۱	سمندنہ	سمندر
۱۰۶	سطر ۴ خانہ ۲	پ	پ	۱۲۹	۱۳	نواس ہین	تواوس ہین
۱۰۶	سطر ۱ خانہ ۳	ن	ن	۱۳۰	۱۶	کوڑیا سنے	کوڑیا سلے
۱۰۶	۱۸	لاجم	لاتجم	۱۳۱	۱۵	پرزرجوڑا	پرنزد جوڑا
۱۰۷	۳	قاریان اسان	قاریان ساحان	۱۴۰	نوٹ سطر اول	مختلف لیکی	مختلف لیکے
۱۰۷	۷	کوزہ صفار	کوزہ صغار	۱۴۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم
۱۱۱	۱	سوزج	سورج خان	۱۴۲	۱۰	بڑہس	بڑہنس
۱۱۱	۱۲	آنکو بطرنہ	آنکو بہ انداز	۱۴۳	۱۱	ایجاد	ایجاد
۱۱۱	۱۳	بوکمیلان	باکمالون	۱۴۳	۱۳	اورباجونتی	اورجاجونتی
۱۱۲	۴	علی نصاحب	علی خان صاحب	۱۵۰	۶	زوئیہ مہادیو	زوجۂ مہادیو
۱۱۳	۵	فصل اول	فصل دویم	۱۵۰	۸	غلبہ رائے	غلبہ رائی
۱۱۳	۹	ومنجلہ	سومنجلہ	۱۵۰	۹	سرراگ	شرراگ
۱۱۵	۵	موم ہا	موم رہا	۱۵۰	۱۹	لکت	للت
۱۱۵	۵	فرمائی ہیچ نخچہ اس	فرمائی ہے چنانچہ اس	۱۵۳	۱۶	خورد وکلات	خورد وکلان
۱۱۸	۴	ہوتی ہے	ہوتی تھی	۱۵۳	۱	ساوُنی	ساوُتی
۱۲۰	۹	نظر پڑے	نظر پڑے	۱۶۳	۱۳	بلکن	یتن

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۶۳	۱۷	افیون	ابیسون	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۳	۱۸	آبیھاس	آبھیتاس	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اِس زمانے
۱۶۴	۱۵	اختیار منصف	اختیار مصنف	۱۷۵	۱۲	تقیسم کیا ہے	تقسیم کیا ہے
۱۶۴	۱۷	شمال رود نوحیرا	شمال رود نوحیرا	۱۷۷	۱۴	ہنڈول بنلاولی سے	ہنڈول تیلاولی سے
۱۶۵	۱	عزبان دکن	زبان دکن	۱۷۷	۱۶	مرکب ہمن ہوے	مرکب بہنیں ہوے
۱۶۵	۰	باب دوم فصل نہم	باب دوم فصل دہم	۱۷۸	۲	مسپورن	سمپورن
۱۶۵	۲	ہفتم دہر دو زبان	ہفتم دہرو زبان	۱۷۸	۳	سدہ سارنگ	سدہ و سارنگ
۱۶۵	۲	بندش اردبنیارہ	بندش نازو نیاز	۱۷۸	۳	گذر ہار لیو لکتی ہے	گند ہار نیو لکتی ہے
۱۶۵	۹	ترکیب دسکے	ترکیب دیکھے	۱۷۸	۷	سارنگ وسرہ	سارنگ و سدہ
۱۶۵	۱۰	بیان ش عشق	بیان سوزش عشق	۱۷۸	۱۰	بجاے بہبہاس و	بجاے بہبہاس
۱۶۵	۱۶	دو بہی مثل	وہ بہی مثل	۱۷۸	۱۲	مرکب کوجری سے	مرکب گوجری سے
۱۶۶	۸	سعا ناسی	سوا راستی	۱۷۸	۱۶	گوری ونبک	گوری وبنک
۱۶۶	۱۱	قای محمود	قاضی محمود	۱۷۹	۰	فصل اول	فصل دوم
۱۶۷	۶	پوشید رہے	پوشیدہ نہ رہے	۱۷۹	۴	سری سے مرکب ہے	سرسی سے مرکب ہے
۱۶۷	۷	یہ نقشے ما	یہ نقشے بہی	۱۷۹	۸	بعض لے نزدیک	بعض کے نزدیک
۱۶۷	۸	اس صور	اس صورت	۱۸۳	۵	ترکٹ	تترکٹ
۱۶۷	۹	شائقین نقشہ	شائقین نقشہ	۱۸۳	۷	ٹکڑا ایک تک دہمکٹ	ٹکڑا ایک تک دہمکٹ
۱۷۲	۵	گنند ہارو سوسر	گند ہار وشوہر	۱۸۳	۱۲	دکٹ	دہکٹ
		وسترودنا بخہہ	وسترو دہا بخہہ	۱۸۳	۱۳	تنکن	تکن
۱۷۲	۷	بخلہ راگنی	منجملہ راگنی	۱۸۴	۱۸	مثلاً اول	مثلث مثلاً جیسے اول

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
١٩١	٨	سگرئی خالی	نجاحلی خالی	٢٢٣	٠	فصل ہشتم	فصل نہم
١٩٣	١٤	نہن ٣	تُہن ٣	٢٢٤	٠	باب ششم فصل نہم	معدن الموسیقی
٢٠٢	١٥	اے ببا یکی	اے ببار یکی	٢٢٤	١٢	نوآشابہ	نوآمشابہ
٢١٣	٠	فصل اول	فصل دویم	٢٢٥	١٨	اشارہ ہمت	اشارہ سمت
٢١٥	٩	انتلاف	اختلاف	٢٤٦	٩	علی ہذاالقیاس	علی ہذا القیاس
٢١٧	٠	فصل چہارم	فصل پنجم	٢٤٨	١٦	یعنی ہہور	یعنی ہہورنہ
٢١٩	٠	فصل پنجم	فصل ششم	٢٥٨	٦	رقم مولف	راقم مؤلف
٢٢١	٠	فصل ہفتم	فصل ہشتم				

غلط نامہ (صحت صفحہ ۸۸ متعلق معدن الموسیقی)

کھرج	سا	کھرج	تیبرا کمودنی مندرکا چھندوتی	سا رے	۱ اوتر مند ۲ رنجنی ۳ اترانتا ۴ سدھ کھرجا	۱ ۲ ۳ ۴	کھرج	تیبرا کمودنی مندرکا چھندوتی	رے گا	۱ اوتر مند ۲ رنجنی ۳ اترانتا ۴ سدھ کھرجا	۱ ۲ ۳ ۴	کھرج	تیبرا کمودنی مندرکا چھندوتی	رے گا	۱ اوتر مند ۲ رنجنی ۳ اترانتا ۴ سدھ کھرجا	۱ ۲ ۳ ۴
رکھب رکھب	رے رے	رکھب	دیاوتی رنجنی رکتکا	گا م	۵ مجری کرتا ۶ اسوکرانتا ۷ ابروکتا	۵ ۶	رکھب	دیاوتی رنجنی رکتکا	ما	۵ مجری کرتا ۶ اسوکرانتا ۷ ابروکتا	۵ ۶	رکھب	دیاوتی رنجنی رکتکا	ما	۵ مجری کرتا ۶ اسوکرانتا ۷ ابروکتا	۵ ۶
گندھار گندھار	گا گا	گندھار	اودرا کرودھا	پا	۸ سوبیرے ۹ ہرناسواد	۷	گندھار	اودرا کرودھا	پا دھا	۸ سوبیرے ۹ ہرناسواد	۷	گندھار	اودرا کرودھا	پا	۸ سوبیرے ۹ ہرناسواد	۷
مدھم مدھم	ما ما	مدھم	بجرا پرسارنی پریتی مارجنی	دھا	۱۰ کلوپتا ۱۱ بارلی ۱۲ برکھرکا	۸ ۹ ۱۰	مدھم	بجرا پرسارنی پریتی مارجنی	نی	۱۰ کلوپتا ۱۱ بارکے ۱۲ برکھرکا	۸ ۹ ۱۰	مدھم	بجرا پرسارنی پریتی مارجنی	دھا	۱۰ کلوپتا ۱۱ بارکے ۱۲ برکھرکا	۸ ۹ ۱۰
پنچم	پا	پنچم	چھتی رکتا سندیپنی الاپنی	نی سا	۱۳ سدھ ہیا ۱۴ کوراپی ۱۵ پہرا ۱۶ ببالا	۱۱ ۱۲ ۱۳	پنچم	چھتی رکتا سندیپنی الاپنی	سا رے	۱۳ سدھ ہیا ۱۴ کوراپی ۱۵ پہرا ۱۶ ببالا	۱۱ ۱۲ ۱۳	پنچم	چھتی رکتا سندیپنی الاپنی	نی	۱۳ سدھ ہیا ۱۴ کوراپی ۱۵ پہرا ۱۶ ببالا	۱۱ ۱۲ ۱۳
دھیوت دھیوت	دھا دھا	دھیوت	مدنتی روہنی رمیا	رے	۱۷ سوبکھی ۱۸ ببارکا ۱۹ روپنی	۱۴ ۱۵	دھیوت	مدنتی روہنی رمیا	گا	۱۷ سوبکھی ۱۸ ببارکا ۱۹ روپنی	۱۴ ۱۵	دھیوت	مدنتی روہنی رمیا	سا	۱۷ سوبکھی ۱۸ ببارکا ۱۹ روپنی	۱۴ ۱۵
نکھاد نکھاد	نی نی	نکھاد	اوگرا چوبھنگا	گا	۲۰ برکتا ۲۱ انتا	۱۶	نکھاد	اوگرا چوبھنگا	ما	۲۰ برکتا ۲۱ انتا	۱۶	نکھاد	اوگرا چوبھنگا		۲۰ برکتا ۲۱ انتا	۱۶

تاریخ طبع کتاب ہذا

نتیجۂ فکر جناب سید منشی قمر الدین احمد صاحب قمر رئیس سندیلہ

یہ اپنے طرز کی پہلی عجب تصنیف ہے۔ اسمین
کہین دُھرپد کہین ٹھمری کہین ٹپہ کہین سرگم

کرم اس کے مصنف تھے طبیب و شاعر یکتا
وہ موسیقی کے فن کے تھے نہ موجد بلکہ تھے خاتم

نہان تھا ایسا کامل آہ گمنامی کے پردے مین
لحد پر بیکسی کرتی تھی اسکے نام کا ماتم

کیا احسان میر واجد علی نے اُسکو چھپوا کر
کرم کا نام زندہ ہو کے اب ہے اشرف و اکرم

مسیحی سن مین یہ تاریخ مین نے اے قمر کہدی
کتاب نغمۂ دلچسپ و مطبوع دل عالم

سنہ ۱۹۲۵ع

ختم شد

...ین کوئی صاحب

...ی ومسری نی بان...

...صدہ فرمائیں

...یہ جلال الشراف محلہ

...بذریعہ خط مفروری سے طلب فرمائیں

سید احمد علی سندیلوی ...

جس کتاب پر پبلشر کے دستخط یا مہر نہو وہ مال مسروقہ سمجھا جائیگا